﴿وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ﴾ (٥٤/القمر:١٧)

لسان القرآن

(عربی کے بنیادی قواعد)

مرتب

عامر سہیل

مکتبہ قرآن اکیڈمی فیصل آباد

﴿ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴾ (٥٤/القمر:١٧)

لسان القرآن

(عربی کے بنیادی قواعد)

مرتب
عامر سہیل

ناشر: مکتبہ قرآن اکیڈمی فیصل آباد

کتاب	لسان القرآن
مرتب	عامر سہیل aamir.sohail206@gmail.com 0333-6612806
ناشر	مکتبہ قرآن اکیڈمی فیصل آباد
مقام اشاعت	P-45 قرآن اکیڈمی روڈ، سعید کالونی نمبر 2، فیصل آباد 041-8520869,2420490
ویب سائٹ	www.khuddam-ul-quran.com
ای میل	info@khuddam-ul-quran.com
تاریخ اشاعت	ذیقعدہ ۱۴۳۶ھ
بار اشاعت	ششم
تعداد	1000
مطبع	ثوبان نعمان پرنٹنگ پریس، لاہور 0300-8661763
قیمت	400 روپے

ملنے کے پتے

لاہور قرآن اکیڈمی، K-36، ماڈل ٹاؤن لاہور فون: 03-042-35869501

مکتبہ اسلامیہ، بادیہ حلیمہ سینٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور فون: 042-37244973

کراچی 55DM قرآن اکیڈمی، درخشاں خیابان، راحت فیز 6 ڈیفنس، کراچی فون: 23-021-35340022

قرآن اکیڈمی یاسین آباد بلاک نمبر 9 فیڈرل بی ایریا کراچی فون: 021-36806561

ملتان 25 آفیسرز کالونی ملتان فون: 061-6520451

جھنگ لالہ زار کالونی نمبر 2 ٹوبہ روڈ جھنگ صدر فون: 047-7628361,7628561

فیصل آباد P-157 صادق مارکیٹ ریلوے روڈ فیصل آباد: 041-2624290

مکتبہ اسلامیہ، بیسمنٹ سمٹ بینک بالمقابل شیل پٹرول پمپ کوتوالی روڈ، فیصل آباد فون: 041-2631204

پشاور قرآن اکیڈمی پشاور A-18 ناصر مینشن ریلوے روڈ نمبر 2 شعبہ بازار پشاور فون: 091-2262902,2214495

فہرست مضامین

عرض مرتب

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ اَمَّا بَعْدُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿اِنَّ هُدَی اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰی﴾

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: خَیْرُكُمْ مَّنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِیْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ الْكَرِیْمُ

رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ یَفْقَهُوْا قَوْلِیْ

اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِیْ بِالْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ وَاجْعَلْهُ لِیْ اِمَامًا وَّنُوْرًا وَّهُدًی وَّرَحْمَةً

وَاجْعَلْهُ لِیْ حُجَّةً یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ (آمین)

اس دنیا میں اللہ سے مانگنے والی اصل چیز ہدایت ہے۔ میرا رب مجھ سے کس طرح راضی ہوگا؟ کن کاموں سے وہ ناراض ہوجاتا ہے؟ میں دنیا کی زندگی کیسے بسر کروں؟ آخرت میں کامیابی کیسے حاصل ہوگی؟ سیدھا راستہ کونسا ہے؟ مجھے راہنمائی چاہیے۔ ان سوالوں کا جواب قرآن دیتا ہے کہ یقیناً اللہ کی راہنمائی ہی حقیقی راہنمائی ہے اور بے شک یہ قرآن بتلاتا ہے وہ راہ جو بالکل سیدھی ہے۔

قرآن کی زبان عربی ہے۔ ہمارے رسول ﷺ کی زبان عربی ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ تم میں بہترین لوگ وہ ہیں جو قرآن سیکھتے ہیں اور اس کو سکھاتے ہیں۔ حضور ﷺ نے یہ بھی فرمایا ''قرآن پڑھا کرو کیونکہ یہ قیامت کے روز اپنے پڑھنے والے کا سفارشی بن کر آئے گا'' پھر ہمیں یہ دعا بھی سکھا دی ''اے اللہ ہم پر اس قرآن کے ذریعے رحم فرما اور اِسے ہمارے حق میں دلیل بنا۔''

قرآن اور آپ ﷺ کے فرامین کو سمجھنے کے لیے عربی زبان کا سیکھنا بہت ضروری ہے۔ کسی بھی زبان کا ترجمہ اُس زبان کا نعم البدل نہیں ہوسکتا۔

اللہ تعالیٰ کا کروڑہا شکر ہے کہ اُس نے اِس بندے کو اپنے کلام، اپنے محبوب ﷺ کی زبان سیکھنے کی توفیق دی۔ اتنی بڑی نعمت کا شکر کیسے ادا کروں؟ یہی بات سمجھ میں آئی کہ جو کچھ اللہ نے عطا فرمایا اسے آگے پہنچانا شروع کردوں۔ جس کلام نے میری زندگی بدل کے رکھ دی، ہو ہی نہیں سکتا کہ وہ دوسروں کی زندگیاں تبدیل نہ کرے۔ اللہ نے ہی ہمت دی، قرآن

فہمی کے لیے عربی گرامر پڑھانا شروع کر دی۔ اللہ نے برکت عطا فرمائی اور بہت سارے ساتھی عطا کر دیے۔

اپنے تمام اساتذہ کرام کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں۔ اساتذہ کرام کی فہرست طویل ہے۔ جس سے ایک قاعدہ بھی سیکھا اس کو اس فہرست میں شامل کرتا گیا۔ ڈاکٹر عبدالسمیع صاحب میرے پہلے استاد ہیں۔ وہی میری عربی کی بنیاد ہیں اور بنیاد کی کیا اہمیت ہوتی ہے ہم سب جانتے ہیں۔ ان ہی کے ذریعے میں قرآن سے جڑا۔ میرے دل میں ان کا کیا مقام ہے؟ میرے پاس الفاظ نہیں ہیں اور اگر ہوں بھی تو میرے دل میں ان کا مقام بیان کرنے کا حق ادا نہیں کریں گے۔

اپنی اس کاوش کو ان تمام افراد کے نام کرتا ہوں جنہوں نے قرآن فہمی کے لیے عربی سکھانے کی کوشش کی یا اس کام میں بڑھ چڑھ کے حصہ لیا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کی کوشش کو قبول فرمائے اور اخروی نجات کا ذریعہ بنائے (آمین)

وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللّٰهِ

لسان القرآن کا چوتھا ایڈیشن آپ کے ہاتھوں میں ہے، الحمدللہ اس کتاب سے اور اس کتاب پر مشتمل اسباق کے ویڈیو لیکچرز سے پاکستان سمیت دنیا بھر میں قرآن اور اس کی زبان سے محبت کرنے والے افراد مستفید ہو رہے ہیں۔ جس کے لیے اللہ کے حضور سراپا سپاس ہوں۔

اس ایڈیشن میں کتاب کی تقریباً تمام غلطیاں درست کر دی گئی ہیں اور غلطیوں کی نشاندہی اس کتاب کو پڑھنے والے طلبہ کی طرف سے ہوئی ہے، حالانکہ میں نے اس کتاب کو کئی بار پڑھا لیکن ایک بھی غلطی نہ پکڑ سکا اس کی وجہ غالباً یہی ہے کہ انسان کو اپنی غلطیاں کم ہی نظر آتی ہیں جبکہ دوسرے آپ کی باریک سی غلطی کو بھی پکڑ لیتے ہیں، بہر حال ان تمام طلبہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اس عمل خیر میں حصہ لیا۔ اسم کے چاروں پہلوؤں کا احاطہ کرنے کے لیے کچھ چارٹس کا اضافہ کیا گیا ہے جو ایک ہی ورق پر ہیں، امید ہے طلبہ کو فائدہ ہوگا۔

ویڈیو لیکچرز کے حوالے سے اہم بات یہ ہے کہ 2014 میں ہونے والی بنیادی قواعد پر مشتمل عربی گرامر کی ایک کلاس کو بھی ریکارڈ کیا گیا تھا، جو اب خدام القرآن کی ویب سائٹ پر موجود ہے۔ یہ تمام لیکچرز پہلے سے بہتر HD کوالٹی میں ریکارڈ کیے گئے ہیں۔ جہاں تک مواد کا تعلق ہے تو پہلی اور اس کلاس میں چار سال کا وقفہ ہے اور چار سال میں علم جامد نہیں رہ سکتا، یقیناً آپ کو فرق نظر آئے گا، لہٰذا ان لیکچرز سے بھی فائدہ اٹھایا جائے۔

دعا ہے کہ اللہ اپنے کلام اور ہمارے پیارے نبی ﷺ کی زبان کو محبت اور شوق سے سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے اور سمجھے ہوئے پر عمل کرنے کی بھی توفیق فرمائے اور اس کاوش کو قبول و منظور فرمائے۔

والسلام
عامر سہیل
2-2-2015

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

''عربی زبان'' ایک بین الاقوامی زبان ہونے کے علاوہ ہمارے سرمایۂ ہدایت ''قرآن وحدیث'' کی زبان ہے قرآن و حدیث کی تعلیمات کو عالمی زبان میں منتقل کرنے میں اگرچہ کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی گئی تاہم قرآن وحدیث کی فصاحت و بلاغت، معنویت و جامعیت اور لذت و چاشنی کو پانے کے لیے انھیں براہ راست عربی زبان میں سمجھنے کی ضرورت بھی ہے اور امت کے فہیم طبقات میں اس حوالے سے تشنگی اور کشش بھی۔

اسی تناظر میں قدیم وجدید ادوار میں دیگر علمی زبانوں میں بالعموم اور اردو زبان میں بالخصوص عربی گرامر پر بہت سے نصابات وجود میں آچکے ہیں۔ نصابات کی تیاری میں روایتی طریقے پر معلومات کو ایک ترتیب سے جمع کردینا اور بات ہے جبکہ تدریسی تجربات کی روشنی میں مخاطبین کی ذہنی سطح اور علمی استعداد کی رعایت رکھتے ہوئے تسہیل وتقریب کے اصولوں پر مبنی نصاب ترتیب دینا دوسری بات ہے۔ پیش نظر کتاب ''لسان القرآن'' الحمدللہ اسی قسم ثانی کے زمرے میں آتی ہے۔

مؤلفِ کتاب محنت پر ثمرہ مرتب ہونے کی زندہ مثال ہیں، انہوں نے مدارس میں رائج عربی گرامر کا طویل نصاب باقاعدہ نہیں پڑھا بلکہ عوامی سطح پر شارٹ کورسز سے اپنی تشنگی کا مداوا کرتے ہوئے عربی زبان وگرامر کو اپنی ذات محنت کا ایسا محور بنایا کہ قلیل عرصے میں قابل قدر حد تک عبور حاصل کر کے اپنے اساتذہ کی نظروں میں بھی اُستاذِ فن کا درجہ حاصل کیا ہے۔ ''سونے پر سہاگہ'' یہ کہ ربُّ العالمین نے انہیں معلومات کو آسان بنا کر مخاطبین کے دل ودماغ میں اُتار دینے کی فطری صلاحیت سے نوازا ہے۔

رفیق مکرم جناب عامر سہیل صاحب نے اپنے سالہا سال کے تدریسی تجربات کی روشنی میں ''قرآن شناسی'' کے ہدف کے تحت عربی گرامر کی یہ نصابی کتاب ترتیب دی ہے۔ بندہ نے اپنی کم مائیگی کے باوجود تعمیل حکم میں کتاب پر ایک نظر ڈالی ہے۔ الحمدللہ کتاب کے مندرجات درست، اُسلوب بیان دلنشین اور امثلہ وتمرینات جامع ومفید ہیں۔ مزید بہتری کے لیے کچھ طالب علمانہ تجاویز پیش کی ہیں جنہیں فاضل مؤلف نے وسعت ظرفی سے قبول فرمایا ہے۔ مجموعی طور پر کتاب تفہیم عربی کی کوششوں میں ایک قابل تحسین اضافہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فاضل مؤلف کی تدریسی وتالیفی خدمات کو قبول فرما کر انہیں مزید توفیقات سے نوازے اور ان کی صلاحیتوں سے اُمت کو فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بحرمة سید المرسلین علیہ الصلاة والسلام

مفتی سعید احمد
فارغ التحصیل جامعہ امدادیہ اسلامیہ فیصل آباد، فارغ التحصیل جامعہ دار العلوم کراچی
ایم اے عربی انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى أَشْرَفِ الْأَنْبِيَاءِ مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ أَمَّا بَعْدُ:

مسلمانوں کا عربی زبان سے تعلق صرف اس وجہ سے نہیں کہ یہ دنیا کی زبانوں میں سے ایک زبان ہے بلکہ مسلمانوں کے لیے عربی کے ساتھ گہرا مذہبی تعلق ہے۔ ہمارے نبی ﷺ اور ان پر نازل ہونے والی کتاب عربی زبان میں ہے۔

ہمارے المیوں میں سے ایک المیہ یہ ہے کہ پاکستان میں عربی زبان کو وہ فروغ نہ مل سکا جو اس کا حق تھا۔ پاکستان کی پوری تاریخ میں عربی کی ترویج کے لیے کماحقہ کام نہ ہو سکا، اگرچہ پاکستان کے اسلامی مدارس اور جامعات میں عربی کا دور دورہ نظر آتا ہے مگر جاننے والے جانتے ہیں کہ وہاں بھی عربی زبان کسمپرسی کی حالت میں ہے۔ دوسری طرف ہندوستان کو دیکھیں وہاں کے مدارس و جامعات میں عربی کو بہت فروغ دیا جا رہا ہے۔ اس وقت بیسیوں عربی رسائل و جرائد وہاں سے شائع ہو رہے ہیں جبکہ پاکستان میں ان کی تعداد نہایت قلیل ہے۔ اس ساری افسوس ناک صورتحال میں روشنی کی ہلکی سی کرن بہرصورت باقی ہے۔

پورے ملک میں قرآن فہمی کے بہت سے ادارے قائم ہو رہے ہیں جہاں عربی لغت و گرائمر کی باقاعدہ کلاسز ہو رہی ہیں۔ اسی طرح مختصر دورانیے کے کورس بھی کروائے جا رہے ہیں۔ کسی مسلمان کی سب سے بڑی سعادت یہ ہے کہ اس کی نسبت اور پہچان قرآن فہمی کے حوالے سے ہو اور جناب عامر سہیل حفظہ اللہ ان سعادت مند لوگوں میں سے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اس سعادت سے بہرہ مند فرمایا۔

پچھلے کئی سالوں سے وہ پورے فیصل آباد میں مسلکی اختلافات کو بالائے طاق رکھ کر قرآن فہمی کے کورس کروا رہے ہیں۔ اسی دوران انہوں نے اپنے تجربے اور علم کو مزید فائدہ مند بنانے کے لیے ''لسان القرآن'' کے نام سے ایک کتاب لکھی۔ میں نے اس کتاب کے چیدہ چیدہ مقامات پڑھے ہیں۔ جوں جوں میں مقامات پڑھتا گیا دعاؤں کا سلسلہ دراز ہوتا گیا۔ انھوں نے عام پڑھے لکھے طبقہ کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ کتاب لکھی ہے۔ اللہ ان کی اس کاوش کو ان کی میزان حسنات میں شامل کر دے۔

اب اس کتاب کا تیسرا ایڈیشن عوام کے لیے پیش کیا جا رہا ہے۔ اس موقعہ پر یہ چند سطور لکھ کر میں بھی اس سعادت میں شامل ہو رہا ہوں۔ مجھے اللہ سے اُمید ہے کہ جناب عامر سہیل صاحب عربی زبان اور قرآن فہمی کے لیے جتنی محنت اور کوشش کریں گے ان میں اللہ تعالیٰ مجھے ان شاء اللہ کچھ نہ کچھ اجر ضرور عطا فرمائیں گے۔

مولانا نجیب اللہ طارق

فاضل مدینہ یونیورسٹی، مدرس جامعہ سلفیہ فیصل آباد

نجیب اللہ

دیباچہ

عربی زبان کو قرآن مجید کی زبان ہونے کا شرف حاصل ہے اور قرآن مجید کے بارے میں سورۂ قمر میں ایک آیت بار بار آئی ہے کہ ﴿ وَ لَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴾ ''اور ہم نے قرآن کو نصیحت کے لیے بہت آسان بنادیا ہے، تو ہے کوئی (اس کے ذریعے) نصیحت حاصل کرنے والا'' قرآن مجید آسان اُسی صورت میں ہوسکتا ہے اگر اس کی زبان بھی آسان ہو اور میں نے اسے واقعتاً بہت آسان پایا ہے۔ میں نے عربی زبان اولاً چھٹی سے آٹھویں جماعت تک ایک اختیاری مضمون کی حیثیت سے پڑھی، اس بنیاد پر بھی میں 60 فیصد سے زائد قرآنی آیت کو بغیر ترجمہ سمجھ سکتا تھا۔ بعدازاں کچھ اور اساتذہ سے استفادہ کا موقع بھی ملا جن میں ڈاکٹر اسرار احمد رحمہ اللہ اور پروفیسر حافظ احمد یار رحمہ اللہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ میرا تعلق ویسے بھی استادوں کے خاندان سے تھا اور تدریس کا فن مجھے وراثتاً ملا تھا۔ یوں بہت کم وقت میں عربی کے بنیادی قواعد پڑھانے کا ملکہ بھی رب کریم نے عطا فرما دیا، یہاں تک کہ راقم اس غلط فہمی میں مبتلا ہونے لگا کہ اس جیسی عربی کوئی نہیں پڑھا سکتا۔ لیکن جب میری تحریک پر عزیزم عامر سہیل نے عربی کی تدریس شروع کی تو ''ریختی کہ تم ہی استاد نہیں غالب'' کے مصداق احساس ہوا کہ عامر سہیل کو شاید اللہ تعالیٰ نے پیدا ہی عربی پڑھانے کے لیے کیا تھا۔ ڈاکٹر اسرار احمد رحمہ اللہ اور پروفیسر احمد یار رحمہ اللہ سے دینی مدارس کے نصاب کے برعکس گردانوں سے پہلے اسم پڑھا کر بالغ طلبہ کے concepts clear کرتے ہوئے عربی کی تعلیم کو دلچسپ بنانے کا جو ڈھنگ سیکھا تھا اس کو بروئے کار لاتے ہوئے میں نے عربی کی تدریس کو دلچسپ بنایا اور کلاسز کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کا کامیاب تجربہ کیا لیکن عزیزم عامر سہیل نے ایک نیا ریکارڈ قائم کیا کہ ان کی کلاس کی حاضری روز بروز بڑھتی رہی۔ مزید براں موصوف نے اپنے ایک ہونہار شاگرد اورنگ زیب ہرل کے ساتھ مل کر عربی زبان کے ایک خادم خواجہ مشتاق احمد مرحوم کی سرپرستی میں لسان القرآن کے معلمین کی ایک کھیپ تیار کر ڈالی یہاں تک کہ ان سطور کے لکھنے والے نے محسوس کیا کہ اب اُس سے بہت بہتر عربی پڑھانے والے شہر فیصل آباد میں موجود ہیں، لہٰذا اب اُسے عربی پڑھانے کی چنداں ضرورت نہیں اور یوں راقم نے عربی کی تدریس چھوڑ دی۔ ماضی قریب تک کلاسز کے دوران اور عامر کی حد درجہ پاپولر DVDs کے ساتھ موصوف کے نوٹس کی فوٹو کاپیاں ہی فراہم کی جارہی تھیں لیکن اب موصوف نے اپنے نوٹس کو کتابی شکل دے دی ہے اور انجمن خدام القرآن اُنہی کے ایک شاگرد کے مالی تعاون سے انہیں کتابی شکل میں شائع کر کے آپ کی خدمت میں پیش کر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ شیطان سے ہم سب کی حفاظت فرماتے ہوئے اور ہماری اس کاوش کو قبول فرماتے ہوئے اس کو ہم سب کے لیے توشۂ آخرت بنائے۔ (آمین)۔

عبدالسمیع

خادم لسان القرآن

صدر انجمن خدام القرآن فیصل آباد

عبدالسمیع

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

رَبِّ يَسِّرْ وَلَا تُعَسِّرْ وَتَمِّمْ بِالْخَيْرِ

عربی زبان جو قرآن مجید کی زبان ہے انتہائی آسان ہے۔ بالخصوص اردو بولنے اور سمجھنے والوں کے لیے تو یہ زبان اور بھی زیادہ آسان ہے کیونکہ اردو زبان میں بولے جانے والے 80 فیصد الفاظ عربی ہی کے ہیں۔ صرف ایک زبان سے دوسری زبان میں منتقل ہوتے ہوئے ان میں کچھ تغیّر واقع ہو گیا ہے۔ لہٰذا اگر ہم صرف اس تبدیلی کو سمجھ لیں تو نصف سے زائد عربی زبان کے بارے میں آگاہی حاصل ہو جاتی ہے۔

عربی زبان میں بنیادی حیثیت **حروف الهجاء** کو حاصل ہے۔ جنہیں ہم اردو میں حروفِ تہجی اور انگریزی میں Alphabet کے نام سے جانتے ہیں۔ **حروف الهجاء** درج ذیل ہیں۔

خ	ح	ج	ث	ت	ب	ا
ص	ش	س	ز	ر	ذ	د
ق	ف	غ	ع	ظ	ط	ض
ی	ہ	و	ن	م	ل	ك

عربی زبان میں دوسری اہم چیز حرکات ہیں۔ بنیادی حرکات درج ذیل ہیں:

☆ ـــَــ زبر جسے عربی میں فتحہ کہتے ہیں۔

☆ ـــِــ زیر جسے عربی میں کسرہ کہتے ہیں۔

☆ ـــُــ پیش جسے عربی میں ضمہ کہتے ہیں۔

جس حرف پر زبر ہو اس حرف کو **مَفْتُوْح** کہا جاتا ہے۔

جس حرف پر زیر ہو اس حرف کو **مَكْسُوْر** کہا جاتا ہے۔

جس حرف پر پیش ہو اس حرف کو **مَضْمُوْم** کہا جاتا ہے۔

دوہری (Double) حرکت ـــً ـــٍ ـــٌ کو تنوین کہتے ہیں۔

حرکات کے علاوہ ایک اور اہم علامت سکون کی علامت ہے جو کہ درج ذیل ہے:

........ۡ یا ....ۡ

عربی **حروف الهجاء** کی تعداد 28 یا 29 ہے۔ اس فرق کی وجہ **الف** اور **همزه** ہے۔ جو لوگ **الف** اور **همزه** کو

ایک ہی حرف شمار کرتے ہیں ان کے نزدیک ان حروف کی تعداد 28 ہے اور جو ان دونوں حروف کو علیحدہ علیحدہ حرف شمار کرتے ہیں ان کے نزدیک **حروف الهجاء** 29 ہو جاتے ہیں۔

الف اور همزه کا فرق:

جب الف پر تینوں حرکات (زبر۔زیر۔پیش) میں سے کوئی حرکت آ جائے یا علامتِ سکون آ جائے تو وہ **همزه** کہلاتا ہے۔

ا = الف

اَ اِ اُ اْ = همزه

حروف اور حرکات کے ملنے سے الفاظ وجود میں آتے ہیں۔ جو بے معنی بھی ہو سکتے ہیں اور با معنی بھی۔

ہر بامعنی لفظ **كَلِمَة** کہلاتا ہے۔ مثلاً:

ق ل م ...... قَلَم

ا ن س ا ن ...... اِنْسَان

ك ت ا ب ...... كِتَاب

جب بھی کسی زبان کے قواعد مرتب کیے جاتے ہیں تو اس زبان میں استعمال ہونے والے تمام بامعنی الفاظ کی گروپنگ کر لی جاتی ہے۔ انگریزی میں یہ گروپنگ آٹھ کی تعداد میں ہے جسے آپ (Parts of Speech) کے نام سے جانتے ہیں۔ جبکہ اردو اور عربی میں یہ تقسیم تین کی تعداد میں ہے۔ ہم یوں کہہ سکتے ہیں کہ عربی میں کلمہ کی تین اقسام ہیں۔

۱۔ اسم ۲۔ فعل ۳۔ حرف

۱۔ اِسم: کسی شخص، چیز، جگہ، صفت یا کام کا نام اسم کہلاتا ہے۔ کام کے نام سے مراد 'مصدر' ہے۔ مثلاً پڑھنا۔ لکھنا۔ مارنا۔ جانا۔ آنا۔ کھانا۔ پینا وغیرہ وغیرہ۔

۲۔ فعل: وہ کلمہ ہے جس میں کسی کام کا کرنا یا واقع ہونا زمانے کی قید کے ساتھ پایا جائے۔ مثلاً 'مارا' ایک فعل ہے جس میں مارنے کا کام زمانہ ماضی میں واقع ہوا ہے جبکہ 'مارنا' ایک اسم ہے جس میں کام کا مفہوم تو موجود ہے لیکن زمانے کی قید نہیں ہے۔

۳۔ حرف: وہ کلمہ ہے جس کے معنی ہوتے تو ہیں لیکن جب تک یہ کسی اسم یا فعل کے ساتھ استعمال نہ ہو اس کا مطلب سمجھ میں نہیں آتا جیسے اردو میں 'پر' ایک بامعنی لفظ ہے لیکن 100 مرتبہ بھی 'پر پر پر' کی رٹ لگائی جائے تو کوئی مطلب سمجھ میں نہیں آتا جبکہ ایک ہی مرتبہ ''کرسی پر'' کہنے سے مطلب سمجھ میں آ جاتا ہے۔

اِسم

عربی زبان میں استعمال ہونے والے کسی اسم کے بارے میں چار باتوں کا علم ضروری ہے۔اس کے بغیر نہ وہ اسم سمجھ میں آسکتا ہے اور نہ اس کو جملے میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔

اسم کے بارے میں وہ چار باتیں درج ذیل ہیں۔

۱۔ اسم کا 'معرفہ' یا 'نکرہ' ہونا (وسعت۔Capacity)

۲۔ اسم کا 'مذکر' یا'مؤنث' ہونا (جنس۔ Gender)

۳۔ اسم کا 'واحد'، 'مُثَنّٰی' یا 'جمع' ہونا (عدد۔ Number)

۴۔ اسم کا 'اِعْرَاب' یعنی جملے یا ترکیب میں اس کا مقام یا (Status)

مندرجہ بالا چار باتوں میں سے پہلی تین سے چونکہ ہم لوگ کسی قدر مانوس ہیں جبکہ چوتھی بالکل نئی ہے۔لہٰذا ہم سب سے پہلے اس کو بیان کرتے ہیں۔

اعراب

'اعراب' عربی زبان کا سب سے اہم وصف ہے۔

اعراب کے لفظی معنی ہیں 'کسی (چیز) کو عربی بنانا'

اعراب کے معنی زبر، زیر اور پیش نہیں ہیں بلکہ زبر، زیر اور پیش کو تو حرکات کہتے ہیں جن کے ذریعے کسی آواز کو کسی سمت میں حرکت دی جاتی ہے یہی کام انگریزی میں 'Vowels' (a,e,i,o,u) کرتے ہیں۔

چونکہ اردو میں ان حرکات ہی کو عام طور پر 'اعراب' کہہ دیتے ہیں لہٰذا یہ بات عربی زبان سیکھنے میں ایک بہت بڑی رکاوٹ اور پیچیدگی کا باعث بن جاتی ہے۔لہٰذا اس بات کو ابتدا ہی سے پلّے باندھ لیں کہ 'حرکات' اور شے ہے اور 'اعراب' بالکل دوسری چیز۔

اعراب کی حقیقت کو سمجھنے کے لیے درج ذیل جملوں پر غور کریں:

☆ حامد نے محمود کو مارا

☆ محمود نے حامد کو مارا

☆ محمود نے حامد کے بھائی کو مارا

ان تینوں جملوں میں 'مارنے' کا کام ہوا ہے۔ پہلے جملے میں کام کرنے والا یعنی 'فاعل' حامد ہے جبکہ محمود 'مفعول'

ہے دوسرے جملے میں حامد کا مقام یعنی Status تبدیل ہو گیا ہے اور وہ 'مفعول' کی حیثیت سے استعمال ہوا ہے۔ جبکہ تیسرے جملے میں حامد نہ تو 'فاعل' ہے اور نہ ہی 'مفعول' بلکہ اس کا ذکر ضمناً آیا ہے۔ ان تینوں جملوں میں اسم 'حامد' کے معنی میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی لیکن 'حامد' کا status یعنی اس کی حالت تبدیل ہوئی ہے۔

اسی طرح (لڑکا آیا) اور (میں نے لڑکے کو پڑھایا)

مندرجہ بالا جملوں میں اسم 'لڑکا' اور 'لڑکے' کے معنی میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی لیکن status اور شکل میں تبدیلی واقع ہوئی ہے۔

''معنی میں تبدیلی کے بغیر کسی اسم کی حالت یا شکل کی تبدیلی اعراب کی تبدیلی کہلاتی ہے''

اعراب کے لحاظ سے اسم کی تین حالتیں ہوتی ہیں

۱۔ حالت رفع ۲۔ حالت نصب ۳۔ حالت جرّ

اسم کسی ترکیب میں مندرجہ بالا تین حالتوں میں سے کسی ایک حالت میں ہی پایا جائے گا چوتھی حالت کوئی نہ ہوگی۔

اسم کے حالت رفع، حالت نصب یا حالت جرّ میں ہونے کی مختلف وجوہات ہوسکتی ہیں جوہمیں آئندہ اسباق میں معلوم ہونگی۔

عربی زبان میں استعمال ہونے والے اسماء دو قسم کے ہیں ایک وہ جو مختلف اعرابی حالتوں میں شکل تبدیل کرتے ہیں۔ انہیں **مُعْرَب اسماء** کہتے ہیں اور دوسرے وہ جو تینوں اعرابی حالتوں میں ایک ہی شکل اختیار کیے رہتے ہیں۔ انہیں **مَبْنِی اسماء** کہتے ہیں۔

مُعْرَب اور **مبنی اسماء** کی تفصیل درج ذیل ہے:

① مُعْرَب مُنْصَرِف اسماء:

یہ تقریباً ۸۵ فیصد اسماء ہیں اور تین اعرابی حالتوں میں تین شکلیں اختیار کرتے ہیں مثلاً:

حالت رفع	حالت نصب	حالت جرّ
زَيْدٌ	زَيْدًا	زَيْدٍ
كِتَابٌ	كِتَابًا	كِتَابٍ
مُسْلِمٌ	مُسْلِمًا	مُسْلِمٍ

منصرف اسماء کی علامت 'تنوین' ہے اور یہ اسماء جب حالت نصب میں استعمال ہوتے ہیں تو ان کے آخر میں دو زبر

کے ساتھ ایک الف کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ اس قاعدے کے دو استثناء ہیں۔

① جو اسماء 'تائے مربوطہ' یعنی گول تاء (ۃ) پر ختم ہوتے ہیں، حالت نصب میں ان پر دو زبر کے ساتھ الف کا اضافہ نہیں ہوتا۔ مثلاً:

حالت جرّ	حالت نصب	حالت رفع
جَنَّةٍ	جَنَّةً	جَنَّةٌ
اٰيَةٍ	اٰيَةً	اٰيَةٌ
شَهْوَةٍ	شَهْوَةً	شَهْوَةٌ

② جو اسماء 'ھمزہ' پر ختم ہوں اور ھمزہ سے پہلے الف آ جائے تو ان اسماء پر بھی حالت نصب میں دو زبر کے ساتھ الف کا اضافہ نہیں ہوتا مثلاً:

حالت جرّ	حالت نصب	حالت رفع
سَمَاءٍ	سَمَاءً	سَمَاءٌ
مَاءٍ	مَاءً	مَاءٌ
جَزَاءٍ	جَزَاءً	جَزَاءٌ

② مُعْرَب غیر مُنْصَرِف اسماء:

یہ تقریباً ۱۳ فیصد اسماء ہیں جو تین اعرابی حالتوں میں دو شکلیں اختیار کرتے ہیں مثلاً:

حالت جرّ	حالت نصب	حالت رفع
اِبْرَاهِيْمَ	اِبْرَاهِيْمَ	اِبْرَاهِيْمُ
زَيْنَبَ	زَيْنَبَ	زَيْنَبُ
اُسَامَةَ	اُسَامَةَ	اُسَامَةُ
عُثْمَانَ	عُثْمَانَ	عُثْمَانُ
اَكْبَرَ	اَكْبَرَ	اَكْبَرُ

غیر منصرف اسماء پر تنوین نہیں آتی اور انکی حالت نصب اور حالت جرّ کی شکل ایک ہی ہوتی ہے غیر منصرف اسماء حالت جرّ میں 'زیر' قبول نہیں کرتے لیکن دو صورتیں ایسی ہیں جن میں یہ حالت جرّ میں 'زیر' قبول کر لیتے ہیں۔ ان دونوں صورتوں کے بارے میں ہم آگے پڑھیں گے۔ فی الحال غیر منصرف اسماء پر ہم حالت جرّ میں 'زیر' استعمال نہیں کریں گے۔

عربی زبان میں استعمال ہونے والے کون کون سے اسماء غیر منصرف ہیں؟

یہ عربی قواعد کا تھوڑا مشکل اور پیچیدہ موضوع ہے لہذا آسانی کے لیے ہم یہاں اسماء کے چند گروپس بیان کر رہے ہیں جو غیر منصرف استعمال ہوتے ہیں۔

① انبیاء علیہم السلام کے اکثر نام مثلاً:

اٰدَمُ - اِبْرَاهِیْمُ - اِسْحٰقُ - اِسْمَاعِیْلُ - دَاوٗدُ - سُلَیْمَانُ - یُوْنُسُ - یُوْسُفُ - اَیُّوْبُ وغیرہ۔

نُوْحٌ - لُوْطٌ - هُوْدٌ - شُعَیْبٌ - صَالِحٌ اور مُحَمَّدٌ استثناء ہیں۔

② عربی مونث اسمائے اعلام مثلاً

خَدِیْجَةُ - عَائِشَةُ - حَفْصَةُ - فَاطِمَةُ - زَیْنَبُ وغیرہ

③ مردوں کے نام جو گول تاء پر ختم ہوں مثلاً:

اُسَامَةُ - طَلْحَةُ - حُذَیْفَةُ - مُعَاوِیَةُ - حَمْزَةُ وغیرہ

④ مردوں کے نام جو ''ان'' پر ختم ہوں مثلاً

عُثْمَانُ - عَدْنَانُ - سَلْمَانُ - وغیرہ

⑤ فرشتوں کے نام مثلاً

جِبْرِیْلُ - مِیْکٰلُ - هَارُوْتُ - مَارُوْتُ وغیرہ

⑥ شہروں اور ملکوں کے اکثر نام مثلاً

مَکَّةُ - پَاکِسْتَانُ - مِصْرُ - بَابِلُ - لَاهَوْرُ وغیرہ

⑦ عربی زبان میں کچھ ''وزن'' یعنی ''shapes'' ایسی ہیں جن پر آنے والے اسماء بھی

غیر منصرف ہوتے ہیں مثلاً

اَفْعَلُ جیسے اَکْبَرُ - اَصْغَرُ - اَکْرَمُ - اَرْحَمُ - اَنْوَرُ وغیرہ

فَعْلَاءُ جیسے خَضْرَاءُ - صَفْرَاءُ - زَرْقَاءُ - حَمْرَاءُ - بَكْمَاءُ وغیرہ

فُعَلَاءُ جیسے غُرَبَاءُ - اُمَرَاءُ - شُهَدَاءُ - عُلَمَاءُ - فُقَرَاءُ وغیرہ

⑧ دیگر اسماء جن کے بارے میں مطالعے میں اضافہ کے ساتھ معلوم ہو جائے گا مثلاً

فِرْعَوْنُ - هَامٰنُ - قَارُوْنُ - اِبْلِيْسُ - جَهَنَّمُ وغیرہ

③ مَبْنِی اسماء

یہ باقی رہنے والے تقریباً ۲ فیصد اسماء ہیں جو تینوں اعرابی حالتوں میں ایک ہی شکل اختیار کیے رہتے ہیں اپنی شکل بدلتے نہیں مثلاً:

حالت رفع	حالت نصب	حالت جرّ
هٰذَا	هٰذَا	هٰذَا
ذٰلِكَ	ذٰلِكَ	ذٰلِكَ
اَلَّذِیْ	اَلَّذِیْ	اَلَّذِیْ

مبنی اسماء کی کوئی خاص علامت نہیں ہے۔

درج ذیل اسماء کی تینوں اعرابی حالتیں تحریر کریں۔

	حالت رفع	حالت نصب	حالت جرّ
رَسُوْل (منصرف)			
يُوْنُس (غیر منصرف)			
شَهْوَة (منصرف)			
مُسْلِم (منصرف)			
مَرْيَم (غیر منصرف)			
اَسْوَد (غیر منصرف)			
اَلَّذِيْنَ (مبنی)			
اُولٰٓئِكَ (مبنی)			
سَوَاء (منصرف)			
اُخِر (منصرف)			
صَادِق (منصرف)			
هٰٓؤُلَآءِ (مبنی)			
سُلَيْمَان (غیر منصرف)			
شُعَيْب (منصرف)			
مُطْمَئِنَّة (منصرف)			
شَيْء (منصرف)			
سُوْء (منصرف)			
اَخ (منصرف)			
نِدَاء (منصرف)			

جنس

اردو اور انگریزی کی طرح عربی زبان میں بھی جنس دو ہی ہیں۔

① مذکر

② مؤنث

عربی زبان میں استعمال ہونے والا ہر اسم مذکر سمجھا جائے گا جب تک اس کا مؤنث ہونا ثابت نہ ہو جائے۔

مؤنث کی اقسام

① **مؤنث حقیقی:**

وہ مؤنث جس کے مقابل فی الواقع کوئی مذکر موجود ہو مثلاً **اُمٌّ** (ماں)، **بِنْتٌ** (لڑکی) **اُخْتٌ** (بہن)، **اِمْرَءَ ةٌ** (عورت) وغیرہ۔

② **مؤنث لفظی:**

وہ مؤنث جسے مؤنث کے طور پر استعمال کیا جاتا ہو مثلاً **مِرْوَحَةٌ** (پنکھا)، **شَمْسٌ** (سورج)، **ذِكْرٰى** (نصیحت)، **صَحْرَاءُ** (صحرا) وغیرہ

مؤنث لفظی کی اقسام

① **مؤنث قیاسی/ علامتی:**

وہ مؤنث لفظی جس میں مؤنث کی علامت پائی جائے مثلاً **غُرْفَةٌ** (کمرہ) **صَفْرَاءُ** (زرد رنگ)، **بَكْمَاءُ** (گونگی)، **كُبْرٰى** (سب سے بڑی)

علاماتِ مؤنث:

ا۔	ۃ	(تائے مربوطہ)
۲۔	ـَــ اءُ	(الف ممدودہ)
۳۔	ـٰــ ی	(الف مقصورہ)

② مؤنث سماعی:

وہ مؤنث لفظی جسے اہلِ زبان مؤنث بولتے ہوں۔مثلاً سَمَاءٌ (آسمان)، اَرْضٌ (زمین)، شَمْسٌ (سورج)، یَدٌ (ہاتھ) وغیرہ۔

مؤنث سماعی کے چند گروپ

۱۔	ہواؤں کے نام	رِیْحٌ - صَرْ صَرٌ - بَادٌ - سَمُوْمٌ
۲۔	شراب کے نام	خَمْرٌ - خَرْطُوْمٌ
۳۔	آگ کے نام	نَارٌ - جَهَنَّمُ - جَحِيْمٌ - سَعِيْرٌ - سَقَرُ
۴۔	جسم کے وہ اعضاء جو دو دو ہیں	یَدٌ - قَدَمٌ - اُذُنٌ - عَيْنٌ - رُكْبَةٌ
۵۔	متفرق اسماء مثلاً:	سَمَاءٌ - اَرْضٌ - شَمْسٌ - نَفْسٌ - دَارٌ - حَرْبٌ - عَصًا

نوٹ: استثناء کے لیے ذہن ہر وقت تیار رکھیں۔

عربی زبان میں صفات کا گروپ آپ کو مذکر/مؤنث کے فرق کے ساتھ ملے گا مثلاً اچھا اور اچھی، برا اور بری، نیلا اور نیلی، اندھا اور اندھی، سب سے بڑا اور سب سے بڑی کے لیے استعمال ہونے والے الفاظ۔

پہلی قسم کی صفات (اچھا اور اچھی، برا اور بری وغیرہ) میں مذکر سے مؤنث بنانے کے لیے مذکر اسم کے آخری حرف کو زبر دیکر گول تاء (ۃ)'' کا اضافہ کر دیتے ہیں۔جیسے

صَالِحٌ سے صَالِحَةٌ
حَسَنٌ سے حَسَنَةٌ
مُسْلِمٌ سے مُسْلِمَةٌ

یہی قاعدہ بعض دوسرے اسماء کی مؤنث بنانے کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔مثلاً:

اُسْتَاذٌ سے اُسْتَاذَةٌ تِلْمِيْذٌ سے تِلْمِيْذَةٌ
طِفْلٌ سے طِفْلَةٌ اِبْنٌ سے اِبْنَةٌ

جبکہ دوسری قسم کی صفات (نیلا اور نیلی، اندھا اور اندھی، سب سے بڑا اور سب سے بڑی) کے بارے میں تفصیل سے اس کتاب کے آخری حصے (اسمائے مشتقات) میں پڑھیں گے۔(ان شاء اللہ)

مشق

مندرجہ ذیل اسماء میں سے مؤنث اسماء کی نشاندہی کریں۔

الفاظ	معنی	مذکر یا مؤنث
مَسْجِدٌ	مسجد	
بَيْتٌ	گھر	
دَارٌ	گھر	
جِدَارٌ	دیوار	
سَاعَةٌ	گھڑی	
عَابِدَةٌ	عبادت کرنے والی	
خَضْرَاءُ	سبز	
حُسْنٰى	سب سے اچھی	
زَرْقَاءُ	نیلی	
ذِكْرٰى	نصیحت	

عدد

اردو اور انگریزی میں عدد صرف دو ہیں۔ایک کے لیے ''واحد'' اور دو یا دو سے زیادہ کے لیے ''جمع'' جبکہ عربی میں عدد تین ہیں۔ایک کے لیے 'واحد' دو کے لیے 'مُثَنّٰی' اور دو سے زیادہ کے لیے 'جمع'

① واحد:

عربی زبان میں بھی اردو اور انگریزی کی طرح ایک کے لیے واحد عدد استعمال کیا جاتا ہے مثلاً: قَلَمٌ (ایک قلم)، کِتَابٌ (ایک کتاب)۔وَلَدٌ (ایک لڑکا)

② مُثنّٰی:

عربی زبان میں دو کے لیے علیحدہ سے ایک لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔جسے مثنّٰی کہتے ہیں۔مثنّٰی بنانے کے عمل کو 'تثنیہ' کہا جاتا ہے۔

مثنّٰی بنانے کا طریقہ:

مثنّٰی بنانے کا طریقہ مذکر اور مؤنث دونوں کے لیے ایک ہی ہے لیکن اعراب کے لحاظ سے مختلف ہے۔

حالتِ رفع میں:

حالت رفع میں مثنّٰی بنانے کے لیے متعلقہ واحد اسم کے آخری حرف کو

i۔ زبر دے کر

ii۔ الف اور زیر والی نون یعنی ''انِ'' کا اضافہ کردیں۔

جس سے اسم کے آخر میں ''آنِ'' کی آواز پیدا ہوتی ہے۔مثلاً:

کِتَابٌ	سے	کِتَابَانِ	قَلَمٌ	سے	قَلَمَانِ
وَلَدٌ	سے	وَلَدَانِ	رَجُلٌ	سے	رَجُلَانِ
بَابٌ	سے	بَابَانِ	بَيْتٌ	سے	بَيْتَانِ
جِدَارٌ	سے	جِدَارَانِ	كُرْسِيٌّ	سے	كُرْسِيَّانِ
صَالِحٌ	سے	صَالِحَانِ	صَادِقٌ	سے	صَادِقَانِ

اسی طرح

بِنْتٌ	سے	بِنْتَانِ	اِمْرَءَةٌ	سے	اِمْرَءَ تَانِ
جَنَّةٌ	سے	جَنَّتَانِ	خُطْبَةٌ	سے	خُطْبَتَانِ
كَلِمَةٌ	سے	كَلِمَتَانِ	اٰيَةٌ	سے	اٰيَتَانِ
عَيْنٌ	سے	عَيْنَانِ	يَدٌ	سے	يَدَانِ
ثَقِيْلَةٌ	سے	ثَقِيْلَتَانِ	خَفِيْفَةٌ	سے	خَفِيْفَتَانِ

حالتِ نصب اور جرّ میں:

حالت نصب اور حالت جرّ میں مثنّٰی بنانے کا طریقہ ایک ہی ہے۔ متعلقہ واحد اسم کے آخری حرف کو

i۔ زبردے کر

ii۔ ساکن "ی" اور زیر والی نون "نِ" یعنی "يْنِ" کا اضافہ کردیں۔

جس سے اسم کے آخر میں 'اَینِ' کی آواز آتی ہے۔

كِتَابًا	اور	كِتَابٍ	سے	كِتَابَيْنِ	قَلَمًا	اور	قَلَمٍ	سے	قَلَمَيْنِ
وَلَدًا	اور	وَلَدٍ	سے	وَلَدَيْنِ	رَجُلًا	اور	رَجُلٍ	سے	رَجُلَيْنِ
بَابًا	اور	بَابٍ	سے	بَابَيْنِ	بَيْتًا	اور	بَيْتٍ	سے	بَيْتَيْنِ
جِدَارًا	اور	جِدَارٍ	سے	جِدَارَيْنِ	عَبْدًا	اور	عَبْدٍ	سے	عَبْدَيْنِ
صَالِحًا	اور	صَالِحٍ	سے	صَالِحَيْنِ	مُسْلِمًا	اور	مُسْلِمٍ	سے	مُسْلِمَيْنِ
غُلَامًا	اور	غُلَامٍ	سے	غُلَامَيْنِ	يَتِيْمًا	اور	يَتِيْمٍ	سے	يَتِيْمَيْنِ
مَلَكًا	اور	مَلَكٍ	سے	مَلَكَيْنِ	اِمْرَءَةً	اور	اِمْرَءَةٍ	سے	اِمْرَءَ تَيْنِ
جَنَّةً	اور	جَنَّةٍ	سے	جَنَّتَيْنِ	شَفَةً	اور	شَفَةٍ	سے	شَفَتَيْنِ
عَيْنًا	اور	عَيْنٍ	سے	عَيْنَيْنِ	قَرْيَةً	اور	قَرْيَةٍ	سے	قَرْيَتَيْنِ

جمع

عربی زبان میں جمع دو قسم کی ہے۔

i۔ جمع سالم :

جمع کی وہ قسم جس کے شروع میں متعلقہ واحد اسم اپنی اصل حالت میں صحیح وسالم موجود رہتا ہے۔ مثلاً مُسْلِمٌ سے مُسْلِمُوْنَ

ii۔ جمع مکسر :

جمع کی وہ قسم جس کے شروع میں متعلقہ واحد اسم اپنی اصل حالت میں صحیح وسالم نہیں رہتا بلکہ ٹوٹ جاتا ہے۔ مثلاً کِتَابٌ سے کُتُبٌ

جمع سالم بنانے کا طریقہ:

جمع سالم بنانے کا طریقہ مذکر اور مؤنث دونوں میں مختلف ہے۔

جمع سالم مذکر بنانے کا طریقہ:

جمع سالم مذکر بنانے کا طریقہ حالتِ رفع اور حالتِ نصب اور جر میں بھی مختلف ہے۔

جمع سالم مذکر حالتِ رفع میں :

متعلقہ واحد اسم کے آخری حرف کو

i۔ ''پیش'' دے کر

ii۔ ساکن واو اور زبر والا نون یعنی 'وْنَ' کا اضافہ کر دیں جس سے اسم کے آخر میں ''ُوْنَ'' کی آواز پیدا ہوتی ہے۔ مثلاً:

مُسْلِمٌ	سے	مُسْلِمُوْنَ	مُؤْمِنٌ	سے	مُؤْمِنُوْنَ
کَافِرٌ	سے	کَافِرُوْنَ	مُنَافِقٌ	سے	مُنَافِقُوْنَ
خَالِدٌ	سے	خَالِدُوْنَ	مُفْلِحٌ	سے	مُفْلِحُوْنَ

فَاسِقٌ	سے	فَاسِقُوْنَ	عَابِدٌ	سے	عَابِدُوْنَ
خَاشِعٌ	سے	خَاشِعُوْنَ	حَافِظٌ	سے	حَافِظُوْنَ
صَادِقٌ	سے	صَادِقُوْنَ	كَاذِبٌ	سے	كَاذِبُوْنَ
تَائِبٌ	سے	تَائِبُوْنَ	خَاسِرٌ	سے	خَاسِرُوْنَ
رَاجِعٌ	سے	رَاجِعُوْنَ	مُجْرِمٌ	سے	مُجْرِمُوْنَ
ظَالِمٌ	سے	ظَالِمُوْنَ	مُفْسِدٌ	سے	مُفْسِدُوْنَ
مُشْرِكٌ	سے	مُشْرِكُوْنَ	وَارِثٌ	سے	وَارِثُوْنَ

جمع سالم مذکر حالتِ نصب اور جر میں:

متعلقہ واحد مذکر اسم کے آخری حرف کو

i۔ زیر دے کر

ii۔ ساکن 'ی' اور زبر والا نون 'نَ' یعنی 'یْنَ' کا اضافہ کر دیں۔ جس سے اسم کے آخر میں 'اِیْنَ' کی آواز پیدا ہوگی۔ مثلاً:

مُسْلِمًا	اور	مُسْلِمٍ	سے	مُسْلِمِیْنَ	مُؤْمِنًا	اور	مُؤْمِنٍ	سے	مُؤْمِنِیْنَ
كَافِرًا	اور	كَافِرٍ	سے	كَافِرِیْنَ	مُنَافِقًا	اور	مُنَافِقٍ	سے	مُنَافِقِیْنَ
خَالِدًا	اور	خَالِدٍ	سے	خَالِدِیْنَ	فَاسِقًا	اور	فَاسِقٍ	سے	فَاسِقِیْنَ
مُجْرِمًا	اور	مُجْرِمٍ	سے	مُجْرِمِیْنَ	مُشْرِكًا	اور	مُشْرِكٍ	سے	مُشْرِكِیْنَ

نوٹ: یہ جمع مذکر ذوی العقول کے علَم یا مذکر ذوی العقول کی صفت سے بنتی ہے۔

درج ذیل الفاظ استثناء ہیں:

عَالَم	سے	عَالَمُوْنَ	اور	عَالَمِیْنَ	اَهْل	سے	اَهْلُوْنَ	اور	اَهْلِیْنَ
اَرْض	سے	اَرْضُوْنَ	اور	اَرْضِیْنَ	سَنَة	سے	سِنُوْنَ	اور	سِنِیْنَ

جمع سالم مؤنث بنانے کا طریقہ:

جن مؤنث اسماء کے آخر میں گول تاء 'ۃ' آتی ہے ان اسماء کی گول تاء 'ۃ' ہٹا کر

حالتِ رفع میں:

اتٌ لگادیں جس سے اسم کے آخر میں (آتٌ) کی آواز پیدا ہوگی۔ مثلاً

مُسْلِمَةٌ	سے	مُسْلِمَاتٌ	مُؤْمِنَةٌ	سے	مُؤْمِنَاتٌ
قَانِتَةٌ	سے	قَانِتَاتٌ	صَادِقَةٌ	سے	صَادِقَاتٌ
صَابِرَةٌ	سے	صَابِرَاتٌ	خَاشِعَةٌ	سے	خَاشِعَاتٌ
مُتَصَدِّقَةٌ	سے	مُتَصَدِّقَاتٌ	صَائِمَةٌ	سے	صَائِمَاتٌ
حَافِظَةٌ	سے	حَافِظَاتٌ	اٰيَةٌ	سے	اٰيَاتٌ
جَنَّةٌ	سے	جَنَّاتٌ	خُطْبَةٌ	سے	خُطْبَاتٌ

حالتِ نصب اور جر میں:

اتِ لگادیں جس سے اسم کے آخر میں (آتِ) کی آواز پیدا ہوگی مثلاً:

مُسْلِمَةً	اور	مُسْلِمَةٍ	سے	مُسْلِمَاتٍ	مُؤْمِنَةً	اور	مُؤْمِنَةٍ	سے	مُؤْمِنَاتٍ
عَابِدَةً	اور	عَابِدَةٍ	سے	عَابِدَاتٍ	صَائِمَةً	اور	صَائِمَةٍ	سے	صَائِمَاتٍ
جَنَّةً	اور	جَنَّةٍ	سے	جَنَّاتٍ	خُطْبَةً	اور	خُطْبَةٍ	سے	خُطْبَاتٍ
اٰيَةً	اور	اٰيَةٍ	سے	اٰيَاتٍ	بَيِّنَةً	اور	بَيِّنَةٍ	سے	بَيِّنَاتٍ

نوٹ: ☆ یہ جمع مؤنث ذوی العقول کے عَلَم اور صفت یا غیر ذوی العقول کی صفت سے بنتی ہے۔

☆ جمع سالم مؤنث میں (ت) پر ''زبر'' نہیں آتی۔

منصرف اسم کا اعراب

اَلْ کے بغیر

		رفع	نصب	جر
مذکر	واحد	مُسْلِمٌ	مُسْلِمًا	مُسْلِمٍ
	مثنّٰی	مُسْلِمَانِ	مُسْلِمَيْنِ	مُسْلِمَيْنِ
	جمع	مُسْلِمُوْنَ	مُسْلِمِيْنَ	مُسْلِمِيْنَ
مونث	واحد	مُسْلِمَةٌ	مُسْلِمَةً	مُسْلِمَةٍ
	مثنّٰی	مُسْلِمَتَانِ	مُسْلِمَتَيْنِ	مُسْلِمَتَيْنِ
	جمع	مُسْلِمَاتٌ	مُسْلِمَاتٍ	مُسْلِمَاتٍ

اَلْ کے ساتھ

		رفع	نصب	جر
مذکر	واحد	اَلْمُسْلِمُ	اَلْمُسْلِمَ	اَلْمُسْلِمِ
	مثنّٰی	اَلْمُسْلِمَانِ	اَلْمُسْلِمَيْنِ	اَلْمُسْلِمَيْنِ
	جمع	اَلْمُسْلِمُوْنَ	اَلْمُسْلِمِيْنَ	اَلْمُسْلِمِيْنَ
مونث	واحد	اَلْمُسْلِمَةُ	اَلْمُسْلِمَةَ	اَلْمُسْلِمَةِ
	مثنّٰی	اَلْمُسْلِمَتَانِ	اَلْمُسْلِمَتَيْنِ	اَلْمُسْلِمَتَيْنِ
	جمع	اَلْمُسْلِمَاتُ	اَلْمُسْلِمَاتِ	اَلْمُسْلِمَاتِ

اسم مَنْقُوص کا اعراب

اسم منقوص وہ اسم ہے جس کے آخر میں یاء ماقبل کسرہ ہو جیسے ھَادِی، وَادِی، دَاعِی وغیرہ۔

	رفع	نصب	جر
الْ کے بغیر	هَادٍ	هَادِيًا	هَادٍ
الْ کے ساتھ	اَلْهَادِیْ	اَلْهَادِیَ	اَلْهَادِیْ

اسم مقصور کا اعراب

اسم مقصور وہ اسم ہے جس کے آخر میں الف مقصورہ ہو، جیسے فَتًى اور عَصًا وغیرہ۔

	رفع	نصب	جر
الْ کے بغیر	فَتًى	فَتًى	فَتًى
	عَصًا	عَصًا	عَصًا
الْ کے ساتھ	اَلْفَتٰى	اَلْفَتٰى	اَلْفَتٰى
	اَلْعَصَا	اَلْعَصَا	اَلْعَصَا

جمع مکسر

جمع کی وہ شکل جس کے شروع میں متعلقہ واحد اسم جوں کا توں موجود نہ ہو جمع مکسر کہلاتی ہے۔ مثلاً کِتَابٌ سے کُتُبٌ اور قَلَمٌ سے اَقْلَامٌ۔ جمع مکسر بنانے کا کوئی قاعدہ نہیں ہے۔ اس کا علم صرف عربی محاورے یا لغت کے استعمال ہی سے ہوگا۔ البتہ جمع مکسر کے کچھ اوزان ہیں جن میں سے چند درج ذیل ہیں:

وزن	مثالیں						
اَفْعَالٌ	اَقْلَامٌ	اَصْحَابٌ	اَبْوَابٌ	اَذْکَارٌ	اَشْخَاصٌ	اَسْبَابٌ	اَوْقَاتٌ
	اَنْصَارٌ	اَعْمَالٌ	اَشْعَارٌ	اَوْزَانٌ	اَمْرَاضٌ	اَطْفَالٌ	اَوْلَادٌ
	اَمْوَالٌ	اَصْوَاتٌ					
فِعَالٌ	جِبَالٌ	عِبَادٌ	بِحَارٌ	کِرَامٌ	غِلَاظٌ	شِدَادٌ	رِجَالٌ
	کِلَابٌ	طِوَالٌ	ثِیَابٌ	جِمَالٌ	شِرَافٌ		
فُعُوْلٌ	قُلُوْبٌ	نُجُوْمٌ	بُیُوْتٌ	حُدُوْدٌ	ذُنُوْبٌ	وُجُوْهٌ	اُمُوْرٌ
	نُفُوْسٌ						
فُعُلٌ	کُتُبٌ	رُسُلٌ	سُرُرٌ	صُحُفٌ	حُمُرٌ	جُدُدٌ	
فُعَّالٌ	کُفَّارٌ	حُکَّامٌ	قُرَّاءٌ	خُدَّامٌ	عُمَّالٌ	طُلَّابٌ	
فَعَلَةٌ	طَلَبَةٌ	بَرَرَةٌ	کَفَرَةٌ	فَجَرَةٌ	سَفَرَةٌ	کَتَبَةٌ	
اَفْعِلَةٌ	اَلْسِنَةٌ	اَسْئِلَةٌ	اَجْوِبَةٌ	اَفْئِدَةٌ	اَدْوِیَةٌ	اٰلِهَةٌ	
فُعَلَاءُ	غُرَبَاءُ	شُرَکَاءُ	شُعَرَاءُ	حُکَمَاءُ	اُمَرَاءُ	جُهَلَاءُ	سُفَهَاءُ
	وُزَرَاءُ	خُلَفَاءُ	بُخَلَاءُ	عُقَلَاءُ			
اَفْعِلَاءُ	اَنْبِیَاءُ	اَوْلِیَاءُ	اَغْنِیَاءُ	اَصْدِقَاءُ	اَشِدَّاءُ		
فَوَاعِلُ	قَوَاعِدُ	عَوَامِلُ	شَوَاهِدُ	فَوَاحِشُ			
فَعَائِلُ	صَغَائِرُ	کَبَائِرُ	خَبَائِثُ	خَزَائِنُ	عَقَائِدُ	صَحَائِفُ	
مَفَاعِلُ	مَسَاجِدُ	مَدَارِسُ	مَذَاهِبُ	مَنَازِلُ	مَنَاظِرُ		
فَعْلٰی	مَرْضٰی	مَوْتٰی	صَرْعٰی	قَتْلٰی			

نوٹ = جمع مکسر کے اوزان منصرف بھی ہیں، غیر منصرف بھی اور مبنی کی طرح بھی۔

وُسعت

وُسعت کے اعتبار سے اسم دو طرح کا ہوتا ہے۔

☆ نکرہ ☆ معرفہ

نکرہ کا دائرہ بہت وسیع ہے جبکہ معرفہ کا دائرہ محدود ہے۔

عربی زبان میں استعمال ہونے والا ہر اسم "نکرہ" شمار ہوگا جب تک اس کا معرفہ ہونا ثابت نہ ہو۔

عربی میں اسم درج ذیل 7 صورتوں میں معرفہ ہو سکتا ہے۔

① **اسم عَلَم:**

کسی خاص شخص، چیز یا جگہ کا نام مثلاً: زَيْدٌ ،فَاطِمَةُ، مَكَّةُ اور جَهَنَّمُ وغیرہ

② **اسمائے ضمائر:**

وہ الفاظ جو کسی اسم کی جگہ استعمال ہوتے ہیں مثلاً وہ (He, She اور It) کے لیے هُوَ اور هِيَ تو (You) کے لیے اَنْتَ اور اَنْتِ، میں اور ہم (I اور We) کے لیے اَنَا اور نَحْنُ وغیرہ۔ ضمائر کے متعلق مزید تفصیلات ہم آگے پڑھیں گے۔

③ **اسمائے اشارہ:**

عربی زبان میں کسی چیز کی طرف اشارہ کرنے کے لیے استعمال ہونے والے الفاظ مثلاً: یہ (This) کے لیے هٰذَا اور هٰذِهٖ اور وہ (That) کے لیے ذٰلِكَ اور تِلْكَ وغیرہ۔ اسمائے اشارہ کی تفصیلات ہم آگے پڑھیں گے۔

④ **اسمائے موصولہ:**

اردو کے "جو" اور "جس" وغیرہ جیسے الفاظ کے مترادف استعمال ہونے والے عربی اسماء مثلاً اَلَّذِيْ ۔ اَلَّتِيْ اور اَلَّذِيْنَ وغیرہ۔ اسمائے موصولہ کی تفصیلات بھی ہم آگے پڑھیں گے۔

⑤ **مُعَرَّف باللّام (اَلْ کے ذریعے معرفہ بنایا ہوا)**

وہ اسم جس پر" اَلْ " داخل ہو "معرف باللّام" کہلاتا ہے۔ کسی نکرہ اسم کے شروع میں اَلْ لگانے سے وہ معرفہ بن جاتا ہے۔ مثلاً:

كِتَابٌ سے اَلْكِتَابُ

جس اسم پر تنوین ہو "اَلْ" کے داخل ہونے سے اس اسم کی تنوین ختم ہو جاتی ہے یعنی اَلْ اور تنوین دونوں کسی اسم پر اکٹھے نہیں آسکتے۔

واحد (مذکر۔مؤنث) اسماء کے ساتھ اَلْ کا استعمال

اسم	حالت رفع	حالت نصب	حالت جرّ
قَلَمٌ	اَلْقَلَمُ	اَلْقَلَمَ	اَلْقَلَمِ
اِنْسَانٌ	اَلْاِنْسَانُ	اَلْاِنْسَانَ	اَلْاِنْسَانِ
بَيْتٌ	اَلْبَيْتُ	اَلْبَيْتَ	اَلْبَيْتِ
غُرْفَةٌ	اَلْغُرْفَةُ	اَلْغُرْفَةَ	اَلْغُرْفَةِ
اَرْضٌ	اَلْاَرْضُ	اَلْاَرْضَ	اَلْاَرْضِ

مُثنّٰی (مذکر۔مؤنث) اسماء کے ساتھ اَلْ کا استعمال

اسم	حالت رفع	حالت نصب	حالت جرّ
كِتَابَانِ	اَلْكِتَابَانِ	اَلْكِتَابَيْنِ	اَلْكِتَابَيْنِ
قَلَمَانِ	اَلْقَلَمَانِ	اَلْقَلَمَيْنِ	اَلْقَلَمَيْنِ
وَلَدَانِ	اَلْوَلَدَانِ	اَلْوَلَدَيْنِ	اَلْوَلَدَيْنِ
بِنْتَانِ	اَلْبِنْتَانِ	اَلْبِنْتَيْنِ	اَلْبِنْتَيْنِ
اُخْتَانِ	اَلْاُخْتَانِ	اَلْاُخْتَيْنِ	اَلْاُخْتَيْنِ

جمع سالم (مذکر۔مؤنث) اسماء کے ساتھ اَلْ کا استعمال

اسم	حالت رفع	حالت نصب	حالت جرّ
مُسْلِمُوْنَ	اَلْمُسْلِمُوْنَ	اَلْمُسْلِمِيْنَ	اَلْمُسْلِمِيْنَ
كَافِرُوْنَ	اَلْكَافِرُوْنَ	اَلْكَافِرِيْنَ	اَلْكَافِرِيْنَ
مُؤْمِنُوْنَ	اَلْمُؤْمِنُوْنَ	اَلْمُؤْمِنِيْنَ	اَلْمُؤْمِنِيْنَ
مُسْلِمَاتٌ	اَلْمُسْلِمَاتُ	اَلْمُسْلِمَاتِ	اَلْمُسْلِمَاتِ
عَابِدَاتٌ	اَلْعَابِدَاتُ	اَلْعَابِدَاتِ	اَلْعَابِدَاتِ

جمع مکسر منصرف (مذکر۔مؤنث) اسماء کے ساتھ اَلْ کا استعمال

اسم	حالت رفع	حالت نصب	حالت جرّ
کُتُبٌ	اَلْکُتُبُ	اَلْکُتُبَ	اَلْکُتُبِ
اَقْلَامٌ	اَلْاَقْلَامُ	اَلْاَقْلَامَ	اَلْاَقْلَامِ
بُیُوْتٌ	اَلْبُیُوْتُ	اَلْبُیُوْتَ	اَلْبُیُوْتِ
عُیُوْنٌ	اَلْعُیُوْنُ	اَلْعُیُوْنَ	اَلْعُیُوْنِ
اٰذَانٌ	اَلْاٰذَانُ	اَلْاٰذَانَ	اَلْاٰذَانِ

غیر منصرف اسماء کے ساتھ اَلْ کا استعمال

ہم جانتے ہیں کہ غیر منصرف اسماء پر حالت جرّ میں ''زیر'' نہیں آتی مثلاً:

حالت رفع	حالت نصب	حالت جرّ
اَکْبَرُ	اَکْبَرَ	اَکْبَرَ
مَسَاجِدُ	مَسَاجِدَ	مَسَاجِدَ
فُقَرَآءُ	فُقَرَآءَ	فُقَرَآءَ
مَسَاکِیْنُ	مَسَاکِیْنَ	مَسَاکِیْنَ

لیکن غیر منصرف اسماء پر جب اَلْ داخل ہوتا ہے تو وہ حالت جرّ میں قبول کر لیتے ہیں۔

اسم	حالت رفع	حالت نصب	حالت جرّ
اَکْبَرُ	اَلْاَکْبَرُ	اَلْاَکْبَرَ	اَلْاَکْبَرِ
مَسَاجِدُ	اَلْمَسَاجِدُ	اَلْمَسَاجِدَ	اَلْمَسَاجِدِ
فُقَرَآءُ	اَلْفُقَرَآءُ	اَلْفُقَرَآءَ	اَلْفُقَرَآءِ
مَسَاکِیْنُ	اَلْمَسَاکِیْنُ	اَلْمَسَاکِیْنَ	اَلْمَسَاکِیْنِ

مبنی کی طرح استعمال ہونے والے اسماء کے ساتھ اَلْ کا استعمال

اسم	حالت رفع	حالت نصب	حالت جرّ
كُبْرٰى	اَلْكُبْرٰى	اَلْكُبْرٰى	اَلْكُبْرٰى
حُسْنٰى	اَلْحُسْنٰى	اَلْحُسْنٰى	اَلْحُسْنٰى
مَوْتٰى	اَلْمَوْتٰى	اَلْمَوْتٰى	اَلْمَوْتٰى

☆ (اَلْ) میں ھمزہ (اَ) کو هَمْزَةُ الْوَصْل کہتے ہیں جبکہ لام (لْ) لامِ تعریف کہلاتا ہے۔

☆ معرف باللّام کے ماقبل کوئی لفظ آجائے تو ملا کر پڑھتے ہوئے ھمزۃ الوصل کا ہمزہ پڑھنے میں نہیں آتا صرف لکھنے میں رہ جاتا ہے مثلاً:

ذٰلِكَ + اَلْكِتَابُ = ذٰلِكَ الْكِتَابُ

☆ (اَلْ) میں (لْ) کی ادائیگی کبھی کی جاتی ہے اور کبھی لام صرف لکھا رہ جاتا ہے اس کا تلفظ نہیں کیا جاتا مثلاً:

اَلْقَمَرُ - اَلشَّمْسُ

اس بات کا فیصلہ متعلقہ نکرہ اسم کے پہلے حرف سے کیا جاتا ہے۔ اس اعتبار سے حروف الھجاء کی تقسیم دو طرح سے کی جاتی ہے۔

① قمری حروف

(جن پر اَلْقَمَرُ کے اصول کا اطلاق ہوگا)

② شمسی حروف

(جن پر اَلشَّمْسُ کے اصول کا اطلاق ہوگا)

ان حروف کی تفصیل درج ذیل ہے:

	قمری حروف		شمسی حروف
ا	اَلْاَوَّلُ - اَلْاٰخِرُ - اَلْاَحَدُ	ت	اَلتَّوَّابُ - اَلتَّوْبَةُ - اَلتِّیْنُ
ب	اَلْبَارِئُ - اَلْبَاسِطُ - اَلْبَصِیْرُ	ث	اَلثَّاقِبُ - اَلثَّمَرُ
ج	اَلْجَبَّارُ - اَلْجَلِیْلُ - اَلْجَامِعُ	د	اَلدُّنْیَا - اَلدِّیْنُ - اَلدَّارُ
ح	اَلْحَكَمُ - اَلْحَلِیْمُ - اَلْحَفِیْظُ	ذ	اَلذِّكْرُ - اَلذِّكْرٰی -
خ	اَلْخَالِقُ - اَلْخَافِضُ - اَلْخَبِیْرُ	ر	اَلرَّحْمٰنُ - اَلرَّحِیْمُ - اَلرَّزَّاقُ
ع	اَلْعَزِیْزُ - اَلْعَلِیْمُ - اَلْعَدْلُ	ز	اَلزَّكٰوةُ - اَلزَّیْتُوْنُ -
غ	اَلْغَفَّارُ - اَلْغَفُوْرُ - اَلْغَنِیُّ	س	اَلسَّلَامُ - اَلسَّمِیْعُ
ف	اَلْفَتَّاحُ - اَلْفَاتِحَةُ - اَلْفَوْزُ	ش	اَلشَّكُوْرُ - اَلشَّهِیْدُ
ق	اَلْقُدُّوْسُ - اَلْقَهَّارُ - اَلْقَابِضُ	ص	اَلصَّمَدُ - اَلصَّبُوْرُ
ك	اَلْكَبِیْرُ - اَلْكَرِیْمُ - اَلْكِتَابُ	ض	اَلضَّارُّ - اَلضَّالِّیْنَ - اَلضَّرَّاءُ
م	اَلْمَلِكُ - اَلْمُؤْمِنُ - اَلْمُهَیْمِنُ	ط	اَلطَّیِّبُ - اَلطَّارِقُ
و	اَلْوَهَّابُ - اَلْوَاسِعُ - اَلْوَدُوْدُ	ظ	اَلظَّاهِرُ
ہ	اَلْهَادِیْ - اَلْهُدٰی -	ل	اَللَّطِیْفُ - اَللَّیْلُ - اَللِّسَانُ
ی	اَلْیَوْمُ - اَلْیَقِیْنُ	ن	اَلنَّافِعُ - اَلنُّوْرُ - اَلنَّجْمُ

☆ اَلْ کسی معرفہ اسم پر داخل نہیں ہوگا سوائے اس کے کہ اہل زبان داخل کریں مثلاً اَلرُّوْمُ - اَلْقَاهِرَةُ - اَلْعَبَّاسُ - اَلْحَسَنُ - اَلْحُسَیْنُ وغیرہ۔

☆ عربی کا 'اَلْ' انگریزی کے آرٹیکل "The" کے مشابہ ہے۔ جس طرح انگریزی زبان میں The

COW سے مراد کوئی مخصوص گائے بھی ہوسکتی ہے اور گائے کی پوری جنس بھی، اسی طرح عربی میں اَلْاِنْسَانُ سے مراد کوئی متعین انسان بھی ہوسکتا ہے اور نسلِ انسانی بھی۔

☆ نکرہ اور معرفہ کے ترجمے میں فرق کرنے کے لیے اردو میں نکرہ کے ساتھ عام طور پر ایک، کوئی، ایسا یا کچھ جیسے الفاظ کا اضافہ کیا جاتا ہے مثلاً:

کِتَابٌ	ایک یا کوئی کتاب	اَلْکِتَابُ	کتاب
کُتُبٌ	کچھ کتابیں	اَلْکُتُبُ	کتابیں
قَلَمٌ	ایک/کوئی قلم	اَلْقَلَمُ	قلم
اَقْلَامٌ	کچھ قلم	اَلْاَقْلَامُ	قلم (جمع)

⑥ مضاف الی المعرفہ (کسی معرفہ اسم کی طرف نسبت دیا ہوا اسم)

۔ کسی نکرہ اسم کو اگر کسی معرفہ اسم کے متعلق کر دیا جائے یا نسبت دے دی جائے تو وہ نکرہ اسم بھی معرفہ ہو جاتا ہے۔ مثلاً ''زید کی کتاب'' اور ''اُس کی کتاب'' میں اسم ''کتاب'' بھی معرفہ ہے کیونکہ اسے معرفہ اسماء یعنی اسم علم 'زید' اور اسم ضمیر یا اسم اشارہ کے ساتھ متعلق کر دیا گیا ہے یا نسبت دے دی گئی ہے۔ اس عنوان کے متعلق اگلے اسباق میں تفصیل سے پڑھا جائے گا۔

⑦ منادٰی (جسکو بلایا جائے)

کسی نکرہ اسم کو بلانے یا آواز دینے پر وہ نکرہ اسم معرفہ ہو جاتا ہے۔ مثلاً اے لڑکے اور ارے بھائی۔ ہر زبان میں کسی کو بلانے کے لیے مخصوص الفاظ ہوتے ہیں۔ ان کے بارے میں تفصیل سے آئندہ آنے والے اسباق میں پڑھا جائے گا۔

مرکبات

کوئی بھی لفظ خواہ اسم ہو، فعل ہو یا حرف ہو جب تن تنہا جملے سے ہٹ کر استعمال ہو رہا ہو تو عربی گرامر کی اصطلاح میں اس لفظ کو 'مفرد' کہتے ہیں مفرد جب مفرد سے ملتا ہے تو مرکب بنتا ہے یعنی:

مفرد + مفرد = مرکب

مرکب دو طرح کے ہوتے ہیں۔

۱۔ مرکب ناقص ۲۔ مرکب تامّ

مرکب ناقص:

دو یا دو سے زائد الفاظ کا ایسا مرکب جس سے بات پوری نہ ہو مرکب ناقص کہلاتا ہے مثلاً اچھا لڑکا، لڑکے کی کتاب، یہ کتاب اور کتاب میں وغیرہ۔

مرکب تامّ:

دو یا دو سے زائد الفاظ کا ایسا مرکب جس سے بات پوری ہو جائے مرکب تامّ کہلاتا ہے مثلاً کتاب پکڑ، لڑکا نیک ہے اور یہ کتاب ہے وغیرہ، **مرکب تامّ کو جملہ بھی** کہتے ہیں جملہ دو طرح کا ہوتا ہے۔

۱۔ جملہ اسمیہ ۲۔ جملہ فعلیہ

عربی زبان میں اسم سے شروع ہونے والے جملہ کو جملہ اسمیہ کہتے ہیں جبکہ فعل سے شروع ہونے والا جملہ، جملہ فعلیہ کہلاتا ہے۔

مرکب ناقص کی کئی اقسام ہیں جن میں سے چار درج ذیل ہیں:

۱۔ مرکب توصیفی
۲۔ مرکب اشاری
۳۔ مرکب اضافی
۴۔ مرکب جارّی

مرکب توصیفی

کم ازکم دو اسماء کا ایسا مرکب جس میں ایک اسم دوسرے اسم کی صفت بیان کرتا ہے مرکب توصیفی کہلاتا ہے مثلاً نیک لڑکا، ست آدمی، محنتی لڑکی، زرد گائے، کالا پتھر، گونگی عورت اور سب سے بڑی لڑکی وغیرہ

جس اِسم کی صفت بیان کی جائے اُسے ''موصوف'' کہتے ہیں، جو اِسم صفت بیان کرتا ہے اُسے ''صفت'' کہتے ہیں مثلاً مرکب توصیفی ''نیک لڑکا'' میں ''لڑکا'' موصوف ہے جبکہ ''نیک'' صفت ہے۔

اردو اور انگریزی ترکیب میں صفت پہلے آتی ہے اور موصوف بعد میں جبکہ عربی میں ترتیب اس کے برعکس ہے یعنی موصوف پہلے آتا ہے اور صفت بعد میں۔

مرکب توصیفی بنانے کا قاعدہ: مرکب توصیفی میں **'صفت'** اسم کے چاروں پہلوؤں کے اعتبار سے **'موصوف'** کے تابع ہوتی ہے یعنی

i۔ وسعت کے اعتبار سے : موصوف اگر معرفہ ہو تو صفت بھی معرفہ ہوتی ہے، موصوف اگر نکرہ ہو تو صفت بھی نکرہ ہوتی ہے۔

ii۔ عدد کے اعتبار سے : موصوف اگر واحد/مثنّٰی یا جمع ہو تو صفت بھی بالترتیب واحد/مثنّٰی یا جمع استعمال ہوتی ہے۔

iii۔ جنس کے اعتبار سے : موصوف اگر مذکر ہو تو صفت بھی مذکر اور موصوف اگر مؤنث ہو تو صفت بھی مؤنث۔

iv۔ اعراب کے اعتبار سے : موصوف جس اعرابی حالت میں ہوتا ہے صفت بھی اُسی اعرابی حالت میں ہوتی ہے۔

نیک لڑکا	نیک لڑکی
اَلْوَلَدُ الصَّالِحُ	اَلْبِنْتُ الصَّالِحَةُ
دو نیک لڑکے	دو نیک لڑکیاں
اَلْوَلَدَانِ الصَّالِحَانِ	اَلْبِنْتَانِ الصَّالِحَتَانِ
نیک لڑکے	نیک لڑکیاں
اَلْاَوْلَادُ الصَّالِحُوْنَ	اَلْبَنَاتُ الصَّالِحَاتُ

نوٹ: مرکب توصیفی میں موصوف اگر غیر عاقل کی جمع ہوتو اسکی صفت عام طور پر واحد مؤنث استعمال ہوتی ہے۔لیکن جمع مونث اور جمع مکسر بھی آسکتی ہے۔مثلاً:

اَبْوَابٌ مَفْتُوْحَةٌ	صُحُفٌ مُطَهَّرَةٌ
اَیَّامٌ مَعْدُوْدَةٌ	اَیَّامٌ مَعْدُوْدَاتٌ
اَشْهُرٌ مَعْلُوْمَاتٌ	بَقَرَاتٌ سِمَانٌ

عربی میں ترجمہ کریں

۱۔ نیک آدمی	۲۔ اچھالڑکا
۳۔ حکمت والاقرآن	۴۔ سیدھاراستہ
۵۔ (ایک) عادل حکمران	۶۔ (ایک) طویل جنگ
۷۔ دونیک استاد	۸۔ دومحنتی استانیاں
۹۔ دونئی گاڑیاں	۱۰۔ دوپرانی کتابیں
۱۱۔ نیک عورتیں	۱۲۔ لمبےآدمی
۱۳۔ (ایک) زردگائے	۱۴۔ (ایک) نیلارومال
۱۵۔ کھلی کھڑکیاں (نَوَافِذُ)	۱۶۔ بنددروازے (مُغْلَقٌ)
۱۷۔ خوبصورت گھڑیاں	۱۸۔ ایساعلم جونفع دینے والاہو
۱۹۔ ایساعمل جومقبول ہو	۲۰۔ ایسارزق جوپاک ہو

۲۔ بریکٹ میں دی گئی صفات کی مدد سے مرکبات مکمل کریں۔

۱۔ یَوْمٌ ـــــ (عَظِيْمٌ)	۲۔ اَلرَّجُلَانِ ـــــ (صَالِحٌ)
۳۔ شَيْءٌ ـــــ (عَجِيْبٌ)	۴۔ اِمْرَءَتَانِ ـــــ (مُجْتَهِدٌ)
۵۔ قَلْبٌ ـــــ (مُطْمَئِنٌّ)	۶۔ نِسَاءٌ ـــــ (مُؤْمِنٌ)
۷۔ اَلنَّفْسُ ـــــ (مُطْمَئِنٌّ)	۸۔ اَبْوَابٌ ـــــ (مَفْتُوْحٌ)
۹۔ اَلْاَرْضُ ـــــ (مُقَدَّسٌ)	۱۰۔ اٰيٰتٌ ـــــ (بَيِّنٌ)

نوٹ: مشق میں ایک، کوئی اور کچھ جیسے الفاظ ترکیب میں موصوف کونکرہ لانے کے لیے استعمال کیے گئے ہیں۔

مرکب اشاری

ہر زبان میں کسی چیز کی طرف اشارہ کرنے کے لیے کچھ الفاظ استعمال ہوتے ہیں جیسے اردو میں ''یہ'' اور ''وہ'' اور انگریزی میں This اور That وغیرہ۔ یہ الفاظ **اسمائے اشارہ** کہلاتے ہیں۔ جس اسم کی طرف اشارہ کیا جائے اسے **مشارٌ الیہ** کہا جاتا ہے۔ اسم اشارہ اور مشارٌ الیہ مل کر (مرکب اشاری) بناتے ہیں مثلاً یہ کتاب، وہ کرسی، یہ لڑکے، اور وہ لڑکیاں وغیرہ۔

اردو اور انگریزی زبان کی طرح عربی میں بھی قریب اور دور کا فرق کر کے اسمائے اشارہ استعمال ہوتے ہیں جو جنس اور عدد کے لیے بھی مختلف ہوتے ہیں۔ عربی زبان میں استعمال ہونے والے اسمائے اشارہ درج ذیل ہیں:

اسمائے اشارہ

		واحد	مثنّٰی		جمع
			حالت رفع	حالت نصب اور جرّ	
قریب	مذکر	هٰذَا	هٰذَانِ	هٰذَيْنِ	هٰٓؤُلَاءِ
	مؤنث	هٰذِهٖ	هَاتَانِ	هَاتَيْنِ	
بعید	مذکر	ذٰلِكَ	ذَانِكَ	ذَيْنِكَ	اُولٰٓئِكَ
	مؤنث	تِلْكَ	تَانِكَ	تَيْنِكَ	

☆ تمام اسمائے اشارہ معرفہ ہیں۔

☆ واحد اور جمع کے اسمائے اشارہ مبنی ہیں۔

☆ مرکب اشاری میں اردو کی طرح عربی میں بھی اشارہ پہلے آتا ہے اور مشارٌ الیہ بعد میں۔

☆ مرکب اشاری میں بھی مرکب توصیفی کی طرح مطابقت ضروری ہے البتہ اسم اشارہ مشارٌ الیہ کے مطابق استعمال ہوتا ہے۔

☆ غیر عاقل کی جمع کے لیے اشارہ واحد مؤنث استعمال ہوتا ہے۔

لڑکا	یہ
مُشَارٌ الیہ	اسم اشارہ
الْوَلَدُ	هٰذَا

هٰذَا الْوَلَدُ

لڑکی	وہ
مُشَارٌ الیہ	اسم اشارہ
اَلْبِنْتُ	تِلْكَ

تِلْكَ الْبِنْتُ

نوٹ: بعید کے اسمائے اشارہ کے آخر میں آنے والا ''ک'' کافِ خطاب کہلاتا ہے جو مخاطب کے اعتبار سے بدل بھی جاتا ہے۔ جیسے ذٰلِكَ، ذٰلِكُمَا، ذٰلِكُمْ، ذٰلِكِ، ذٰلِكُنَّ، تِلْكَ، تِلْكُمْ، اُولٰٓئِكُمْ وغیرہ

عربی میں ترجمہ کریں۔

۱۔	یہ آدمی	۲۔	وہ لڑکا
۳۔	یہ دو معلم	۴۔	وہ دو معلمات
۵۔	یہ لڑکے	۶۔	وہ عورتیں
۷۔	یہ کتاب	۸۔	وہ کھڑکیاں
۹۔	یہ کتابیں	۱۰۔	یہ شہر
۱۱۔	وہ نیک لڑکا	۱۲۔	وہ اونچے پہاڑ
۱۳۔	یہ امن والا شہر	۱۴۔	یہ دنیاوی زندگی

خالی جگہ میں مناسب اسم اشارہ (قریب) استعمال کریں۔

۱____ الْجِدَارُ	۲____ الْكَلْبُ	۳____ السَّيَّارَةُ
۴____ الْغُرْفَتَانِ	۵____ الدَّرْسَانِ	۶____ الْمُسْلِمُوْنَ
۷____ الْاَبْوَابُ	۸____ الْبَنَاتُ	۹____ السُّرُرُ
۱۰____ الْبَلَدُ الْاَمِيْنُ		

خالی جگہ میں مناسب اسم اشارہ (بعید) استعمال کریں۔

۱____ الطَّالِبُ	۲____ الطُّلَّابُ	۳____ النُّجُوْمُ
۴____ الْمَسْجِدُ	۵____ الْمَدْرَسَةُ	۶____ الْبِنْتُ
۷____ السَّيَّارَتَانِ	۸____ الْمُدَرِّسَاتُ	۹____ الدَّارُ
۱۰____ الْبُيُوْتُ		

مرکب اضافی

کم ازکم دو اسماء کا ایسا مرکب جس میں ایک اسم کو دوسرے اسم کے ساتھ نسبت دی جائے یا ایک اسم کا دوسرے اسم کے ساتھ تعلق قائم کیا جائے **مرکب اضافی** کہلاتا ہے مثلاً زید کی کتاب۔

جس اسم کو نسبت دی جائے اسے ''مضاف'' کہتے ہیں اور جس اسم کی طرف نسبت دی جائے وہ ''مضاف الیہ'' کہلاتا ہے۔مندرجہ بالا مثال میں ''کتاب'' مضاف ہے جبکہ ''زید'' مضاف الیہ ہے۔

اردو زبان کے برعکس عربی زبان میں ''مضاف'' پہلے آتا ہے اور ''مضاف الیہ'' بعد میں، لٰہذا ترجمہ کرتے ہوئے اس فرق کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

مرکب اضافی بنانے کا طریقہ: مرکب اضافی کے دونوں اجزا مضاف اور مضاف الیہ پر قواعد کے اطلاق سے مرکب اضافی بنتا ہے۔

مضاف کے قواعد: ا۔ مضاف پر اَلْ داخل نہیں ہوتا ۲۔ مضاف کا اعراب ہلکا ہوتا ہے۔

اسم کا اعراب ہلکا کرنے کا طریقہ: اسماء کی وہ Categories جن پر تنوین آتی ہے انکی تنوین ختم کردیں مثلاً:

حالت رفع میں	حالت نصب میں	حالت جر میں
کِتَابٌ سے کِتَابُ	کِتَابًا سے کِتَابَ	کِتَابٍ سے کِتَابِ
جَنَّةٌ سے جَنَّةُ	جَنَّةً سے جَنَّةَ	جَنَّةٍ سے جَنَّةِ
اٰيَاتٌ سے اٰيَاتُ	اٰيَاتٍ سے اٰيَاتِ	اٰيَاتٍ سے اٰيَاتِ
اَبْوَابٌ سے اَبْوَابُ	اَبْوَابًا سے اَبْوَابَ	اَبْوَابٍ سے اَبْوَابِ

اور مثنّٰی (مذکر اور مؤنث) اور جمع سالم مذکر اسماء کے آخر میں آنے والا نون ہٹادیں مثلاً

حالت رفع میں	حالت نصب اور حالت جر میں
کِتَابَانِ سے کِتَابَا	کِتَابَيْنِ سے کِتَابَيْ
يَدَانِ سے يَدَا	يَدَيْنِ سے يَدَيْ
بَنُوْنَ سے بَنُوْ	بَنِيْنَ سے بَنِيْ

مضاف الیہ کے قواعد: مضاف الیہ ہمیشہ حالت جر میں ہوتا ہے۔

مضاف اور مضاف الیہ کے قواعد کے اطلاق کے بعد مطلوبہ مرکب اضافی

زید کی کتاب

کِتَابٌ	زَیْدٌ
(مضاف)	(مضاف الیہ)
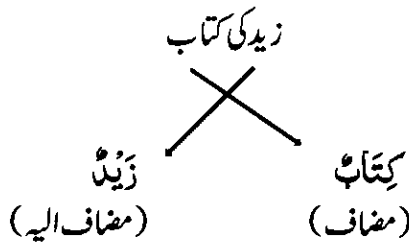
کِتَابُ زَیْدٍ

نوٹ: مرکب اضافی ترکیب میں مضاف کے معرفہ یا نکرہ ہونے کا فیصلہ مضاف الیہ کے معرفہ یا نکرہ ہونے پر کیا جائے گا، اردو ترکیب میں استعمال ہونے والے ایک، کوئی یا کچھ جیسے الفاظ مرکب اضافی ترکیب نکرہ بنانے میں مدد دیں گے۔

عربی میں ترجمہ کریں

اللہ کا گھر	اللہ کی کتاب	اللہ کا رسول
اللہ کا بندہ	اللہ کی مدد	اللہ کی نعمت
نماز کا قائم کرنے والا	جمعہ کا دن	فجر کی نماز
غیب کا جاننے والا	مومن کی معراج	دین کا ستون
مومن کی جیل	کافر کی جنت	دنیا کی محبت
کسی راستے کا پار کرنے والا	لڑکے کی دو کتابیں	دو لڑکوں کی کتاب
زید کے دونوں گھر	مسلمانوں کا گھر	مدینہ کے مسلمان
تمام جہانوں کا رب	تمام انسانوں کا بادشاہ	مسجد کے دروازے
اللہ کی نشانیاں		

نیچے دیے ہوئے اسماء کو مضاف اور مضاف الیہ کے قواعد لاگو کر کے مرکب اضافی بنائیں۔

مضاف	مضاف الیہ	مضاف	مضاف الیہ
عَبْدٌ	اَلسَّمِيْعُ	شَهْرٌ	رَمَضَانُ
نَارٌ	جَهَنَّمُ	مَزْرَعَةٌ	اَلْاٰخِرَةُ
رَسُوْلَانِ	اَللّٰهُ	صَاحِبَانِ	اَلسِّجْنُ
اِخْوَانٌ	لُوْطٌ	اِخْوَةٌ	يُوْسُفُ
نُوْرٌ	اَلسَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ	صُحُفٌ	اِبْرَاهِيْمُ وَمُوْسٰى

پیچیدہ مرکب اضافی

ایسا مرکب اضافی جس میں ایک سے زیادہ مضاف یا مضاف الیہ ہوں مثلاً:

حامد کے گھر کا دروازہ

مندرجہ بالا مرکب اضافی درحقیقت دو مرکبات اضافی کا مجموعہ ہے۔

۱) حامد کا گھر

۲) گھر کا دروازہ

پہلے مرکب اضافی میں ''گھر'' مضاف ہے اور ''حامد'' مضاف الیہ جبکہ دوسرے مرکب اضافی میں ''دروازہ'' مضاف ہے اور ''گھر'' مضاف الیہ اِن دونوں مرکبات میں مشترک ''گھر'' ہے جو پہلی ترکیب میں مضاف ہے اور دوسری ترکیب میں مضاف الیہ جبکہ ''حامد'' اور ''دروازہ'' بالترتیب مضاف الیہ اور مضاف ہیں۔

اِن دونوں مرکبات کو ملا کر جب ہم نے ایک مرکب بنایا تو ''حامد'' اور ''دروازہ'' تو مضاف الیہ اور مضاف ہی رہے جبکہ ''گھر'' مضاف اور مضاف الیہ دونوں حیثیتیں اختیار کر گیا۔

ایسے مرکب اضافی کا ترجمہ کرنے کا طریقہ بڑا آسان ہے پہلے ہر اسم کی حیثیت معین کرلیں پھر اسکی حیثیت کے مطابق قواعد کا اطلاق کردیں۔

بَابُ بَيْتِ حَامِدٍ
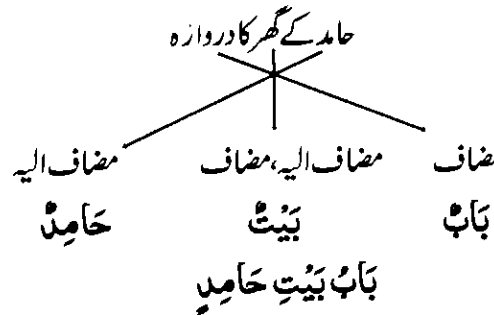
عربی میں ترجمہ کریں۔

۱)	اللہ کے رسول کی دعا	۶)	ابولہب کے دونوں ہاتھ
۲)	اللہ کے فضل کی علامت	۷)	آدم کے بیٹے کے دونوں قدم
۳)	موت کی یاد کی کثرت	۸)	اللہ کے رسول کی بیٹی کی دعا
۴)	بدلے کے دن کا مالک	۹)	زید کے گھر کے کمرے کی چابی
۵)	اللہ کے رسول کی اطاعت	۱۰)	مدینہ کے مسلمانوں کے گھر

نوٹ : غیر منصرف اسماء جب مضاف ہو کر آتے ہیں تو حالت جر میں کسرہ یعنی زیر قبول کر لیتے ہیں۔

اللہ کی مساجد کے دروازے

اَبْوَابُ مَسَاجِدِ اللهِ

مرکب اضافی میں ضمائر کا استعمال

کسی اسم کی جگہ استعمال ہونے والے لفظ کو ضمیر کہتے ہیں مثلاً مرکب اضافی زید کی کتاب میں اسم زید کی جگہ اگر میں ضمیر استعمال کروں تو مرکب بنے گا ''اُس کی کتاب'' اسی طرح 'تمہاری کتاب' اور 'میری کتاب' میں استعمال ہونے والے الفاظ 'تمہاری' اور 'میری' بھی ضمائر ہیں آپ اپنے کسی دوست سے مخاطب ہیں کہ میں حامد کے گھر جا رہا تھا۔ وہ اور اس کا دوست راستے ہی میں مجھے مل گئے وہیں سے ہم تمہارے گھر آ گئے۔ ان جملوں میں استعمال ہونے والے الفاظ 'میں، وہ، اس، مجھے، ہم، تمہارے' ضمائر کی مختلف حالتیں ہیں۔ جنہیں ہم انگریزی میں Cases of Pronouns کے حوالے سے بخوبی جانتے ہیں۔

ہم پڑھ چکے ہیں کہ کسی ترکیب یا جملے میں اسم کو صحیح طور پر استعمال کرنے کے لیے اس کے بارے میں وسعت، جنس، عدد اور اعراب کا معلوم ہونا ضروری ہے۔ ضمائر بھی چونکہ اسم ہیں لہذا ضمائر کے بارے میں بھی ہمیں یہ چاروں پہلو معلوم ہونے چاہئیں۔ ضمائر کے بارے میں ہمیں یہ معلوم ہے کہ وہ معرفہ ہیں باقی تین پہلوؤں کو جاننے کے لیے اگر ہم درج ذیل دو چارٹ یاد کر لیں تو ضمائر کو استعمال کرنا ہمارے لیے آسان ہو جائے گا (انشاءاللہ)۔

کسی ترکیب یا جملے میں ہمیں جس ضمیر کی ضرورت پڑے گی ہم ان دو چارٹس میں سے متعلقہ ضمیر استعمال کریں گے۔

ضمائر حالت رفع میں

		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	هُوَ	هُمَا	هُمْ
3rd Person	مؤنث	هِيَ	هُمَا	هُنَّ
حاضر	مذکر	اَنْتَ	اَنْتُمَا	اَنْتُمْ
2nd Person	مؤنث	اَنْتِ	اَنْتُمَا	اَنْتُنَّ
متکلم 1st Person	مذکر / مؤنث	اَنَا	نَحْنُ	

ضمائر حالت نصب اور جر میں

		واحد	مثنٰی	جمع
غائب	مذکر	ـــهُ	ـــهُمَا	ـــهُمْ
3rd Person	مؤنث	ـــهَا	ـــهُمَا	ـــهُنَّ
حاضر	مذکر	ـــكَ	ـــكُمَا	ـــكُمْ
2nd Person	مؤنث	ـــكِ	ـــكُمَا	ـــكُنَّ
متکلم 1st Person	مذکر مؤنث	ـــیَ	ـــنَا	

نوٹ: حالت نصب اور جرّ کے ضمائر یاد کرنے کے لیے ہر ضمیر کے ساتھ لفظ "attached" کا استعمال کریں کیونکہ یہ ضمائر زیادہ تر الفاظ کے ساتھ ملا کر لکھے جاتے ہیں۔

مرکب اضافی میں ضمائر چونکہ مضاف الیہ کے طور پر آتے ہیں اور مضاف الیہ حالت جرّ میں ہوتا ہے لہذا مرکب اضافی میں حالت جرّ والے ضمائر استعمال ہونگے مثلاً:

زید کی کتاب	كِتَابُ زَيْدٍ
اُس کی کتاب	كِتَابُهٗ
اُن (دو مذکر) کی کتاب	كِتَابُـهُمَا
اُن (سب مذکر) کی کتاب	كِتَابُـهُمْ
اُس (ایک مؤنث) کی کتاب	كِتَابُـهَا
ان (دو مؤنث) کی کتاب	كِتَابُـهُمَا
ان (سب مؤنث) کی کتاب	كِتَابُـهُنَّ
تیری (ایک مذکر کی) کتاب	كِتَابُكَ
تمہاری (دو مذکر کی) کتاب	كِتَابُكُمَا

تمہاری (سب مذکر کی) کتاب	كِتَابُكُمْ
تیری (مؤنث کی) کتاب	كِتَابُكِ
تمہاری (دو مؤنث کی) کتاب	كِتَابُكُمَا
تمہاری (سب مؤنث کی) کتاب	كِتَابُكُنَّ
میری (ایک مذکر/ مؤنث کی) کتاب	كِتَابِيْ
ہماری (دو/سب/ مذکر/ مؤنث کی) کتاب	كِتَابُنَا

واحد مذکر غائب کی ضمیر یعنی "هٗ":

واحد مذکر غائب کی ضمیر "هٗ" کو لکھنے اور پڑھنے کے مختلف طریقے ہیں اس کا عام اصول یہ ہے کہ اس ضمیر سے پہلے اگر

☆ پیش یا زبر ہو تو ضمیر پر الٹا پیش آتا ہے جیسے کِتَابُهٗ ۔ کِتَابَهٗ

☆ زیر ہو تو ضمیر پر کھڑی زیر آتی ہے جیسے کِتَابِهٖ

☆ یائے ساکن ہو تو ضمیر پر زیر آتی ہے جیسے کِتَابَيْهِ

☆ کوئی اور حرف ساکن ہو یا الف ہو تو ضمیر پر سیدھا پیش آتا ہے جیسے کِتَابَاهُ ۔ مِنْهُ

نوٹ: حالت نصب اور جر کی ضمائر هُمَا ، هُمْ اور هُنَّ کو بھی تبدیلی کے ساتھ پڑھا اور لکھا جاتا ہے۔ انکا اصول ہے کہ اگر ان ضمائر سے پہلے

- زیر آجائے یا
- یائے ساکن آجائے

توانھیں بالترتیب هِمَا ، هِمْ اور هِنَّ لکھا اور پڑھا جاتا ہے مثلاً

بِهِمَا	بِهِمْ	بِهِنَّ
عَلَيْهِمَا	عَلَيْهِمْ	عَلَيْهِنَّ

واحد متکلم کی ضمیر یعنی "ی":

واحد متکلم کی ضمیر کو یائے متکلم کہا جاتا ہے اس ضمیر کے متعلق بھی چند اہم باتیں نوٹ کرنے والی ہیں۔

☆ یائے متکلم اپنے ماقبل زیر demand کرتی ہے اسم اس کی یہ demand پوری کرتا ہے لہٰذا جب بھی

مرکب اضافی میں یائے متکلم استعمال ہو تو مرکب اضافی تینوں اعرابی حالتوں میں ایک ہی شکل اختیار کیے ہوتا ہے۔

حالت رفع	كِتَابُ	+	ی	= كِتَابِیْ
حالت نصب	كِتَابَ	+	ی	= كِتَابِیْ
حالت جر	كِتَابِ	+	ی	= كِتَابِیْ

☆ یائے متکلم کی طرف جب مثنّٰی اور جمع سالم (مذکر) مضاف ہو کر آتے ہیں تو یائے متکلم پر زبر آتی ہے مثلاً

حالت رفع	كِتَابَا	+ ی	= كِتَابَایَ	بَنُوْ	+	ی	=	بَنِيَّ
حالت نصب اور جر	كِتَابَيْ	+ ی	= كِتَابَيَّ	بَنِيْ	+	ی	=	بَنِيَّ

☆ یائے متکلم سے پہلے اگر الف آجائے تو بھی یائے متکلم پر زبر آتی ہے مثلاً: عَصَایَ (میری لاٹھی)

☆ یائے متکلم کو آگے ملائیں تو بھی اس پر زبر آتی ہے مثلاً: رَبِّیَ اللّٰهُ (میرا رب اللہ ہے)

اور زبر دیئے بغیر بھی آگے ملا کر پڑھا جا سکتا ہے مثلاً: لَا يَنَالُ عَهْدِی الظّٰلِمِيْنَ

☆ لفظ كُلٌّ اور بَعْضٌ بھی مضاف بن کر آتے ہیں۔ كُلٌّ کا مضاف الیہ اگر مفرد اور نکرہ ہو تو اس سے ''ہر یا ہر ایک'' کا مفہوم ادا ہوتا ہے جیسے

كُلُّ مُسْلِمٍ ہر مسلمان كُلُّ شَیْءٍ ہر چیز

☆ كُلٌّ کا مضاف الیہ اگر مفرد اور معرّف باللّام ہو تو ''پورا کا پورا یا سارا'' کا سارا مفہوم ادا ہوتا ہے جیسے

كُلُّ الْمُسْلِمِ مسلمان کا سب کچھ كُلُّ الْكِتَابِ پوری کتاب

☆ بَعْضٌ کا مضاف الیہ معرّف باللّام اور جمع بھی ہو سکتا ہے اس صورت میں کہ جب بہت سوں میں سے کچھ کا اظہار کرنا ہو اور مفرد اور معرّف باللّام بھی ہو سکتا ہے جب ایک چیز کے کچھ حصے کا اظہار کرنا ہو جیسے

بَعْضُ الطُّلَّابِ بعض طلباء بَعْضُ الْكِتَابِ کتاب کا کچھ حصہ

☆ اسمائے خمسہ اَبٌ (باپ)، اَخٌ (بھائی)، حَمٌ (سسر)، فَمٌ (منہ)، ذُوْ (والا) جب مضاف ہو کر آتے ہیں (ذُوْ ہمیشہ مضاف ہو کر استعمال ہوتا ہے) تو ان کی اعرابی حالتیں کچھ اس طرح ہوتی ہیں۔

	رفع	نصب	جرّ		رفع	نصب	جرّ
اَبٌ	اَبُوْ	اَبَا	اَبِیْ	فَمٌ	فُوْ	فَا	فِیْ
اَخٌ	اَخُوْ	اَخَا	اَخِیْ	ذُوْ	ذُوْ	ذَا	ذِیْ
حَمٌ	حَمُوْ	حَمَا	حَمِیْ				

۱۔ عربی میں ترجمہ کریں

۱۔	اُس کا رسول	۲۔	اُس کا بندہ
۳۔	اُس کی حمد	۴۔	ان دونوں کا گھر
۵۔	اس کے دونوں ہاتھ	۶۔	اُن سب کے اعمال
۷۔	تمہارا دین	۸۔	تمہارا حال
۹۔	تم دونوں کا رب	۱۰۔	ان سب کا گھر
۱۱۔	ہمارے اعمال	۱۲۔	میری قمیض
۱۳۔	میرا جینا (مَحْيَا)	۱۴۔	میرا مرنا (مَمَاتٌ)
۱۵۔	میرا رب	۱۶۔	میری گاڑی
۱۷۔	ہمارا گھر	۱۸۔	ہمارا رب
۱۹۔	تم سب (مؤنث) کے گھر	۲۰۔	تم سب کی مائیں

۲۔ خط کشیدہ اسماء کی جگہ مناسب ضمیر استعمال کریں۔

۱۔	بَيْتُ زَيْدٍ	۲۔	سَيَّارَةُ فَاطِمَةَ
۳۔	بَابُ الْمَسْجِدِ	۴۔	بَابُ الْمَدْرَسَةِ
۵۔	كِتَابُ حَامِدٍ وَمَحْمُوْدٍ	۶۔	قَلَمُ زَيْنَبَ وَمَرْيَمَ
۷۔	بَيْتُ الْمُسْلِمِيْنَ	۸۔	مَدْرَسَةُ الْبَنَاتِ
۹۔	اٰيٰتُ اللّٰهِ	۱۰۔	تِلَاوَةُ الْاٰيٰتِ
۱۱۔	اَبْوَابُ الْمَسَاجِدِ	۱۲۔	مَفَاتِيْحُ الْاَبْوَابِ
۱۳۔	بَيْتُ حَامِدٍ وَزَيْنَبَ وَمَرْيَمَ	۱۴۔	اَعْمَالُ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ
۱۵۔	خَزَائِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ		

مرکب اضافی میں صفت کا استعمال

بعض مرکب اضافی ایسے ہوتے ہیں جن میں صفت استعمال ہوتی ہے۔ صفت مضاف کی بھی ہو سکتی ہے، مضاف الیہ کی بھی ہو سکتی ہے اور دونوں کی بھی مثلاً:

اللہ کا باعزت رسول ۔ (مضاف کی صفت)

باعزت اللہ کا رسول ۔ (مضاف الیہ کی صفت)

باعزت اللہ کا باعزت رسول ۔ (مضاف، مضاف الیہ دونوں کی صفات)

ایسے مرکبات کا عربی میں ترجمہ کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ صفت کو نظر انداز کر کے پہلے صرف مرکب اضافی کا ترجمہ کر لیں اب اس کے آگے صفت لگائیں جو اسم کے چاروں پہلوں کے لحاظ سے اپنے موصوف کے مطابق ہو۔

۱۔ اللہ کا باعزت رسول رَسُوْلُ اللّٰہِ الْکَرِیْمُ

یہاں اَلْکَرِیْمُ مضاف رَسُوْلُ کی صفت ہے جو اسم کے چاروں پہلوں کے اعتبار سے موصوف کے مطابق ہے۔

۲۔ باعزت اللہ کا رسول رَسُوْلُ اللّٰہِ الْکَرِیْمِ

یہاں اَلْکَرِیْمِ مضاف الیہ اللّٰہِ کی صفت ہے اور اسم کے چاروں پہلوں کے اعتبار سے اپنے موصوف کے مطابق ہے۔

۳۔ باعزت اللہ کا باعزت رسول رَسُوْلُ اللّٰہِ الْکَرِیْمِ الْکَرِیْمُ

ایسی تراکیب میں پہلے صفت اُس اسم کی آئے گی جو قریب ہوگا اور وہ مضاف الیہ ہے۔

عربی میں ترجمہ کریں۔

۱۔ استاد کا نیک شاگرد
۲۔ محنتی استاد کا شاگرد
۳۔ اللہ کی عظیم نعمت
۴۔ عظیم اللہ کی نعمت
۵۔ اللہ کی بھڑکائی ہوئی آگ
۶۔ نیک مومنوں کے دل
۷۔ محنتی استانی کا نیک شاگرد

مرکب اضافی میں اشارہ کا استعمال

بعض مرتبہ مرکب اضافی میں مضاف یا مضاف الیہ کی طرح اشارہ کرنا مقصود ہوتا ہے مثلاً:

لڑکے کی یہ کتاب (مضاف کی طرف اشارہ)

اس لڑکے کی کتاب (مضاف الیہ کی طرف اشارہ)

ایسے مرکبات کا عربی میں ترجمہ کرنے کے لیے پہلے یہ جاننے کی کوشش کریں کہ اشارہ مضاف کی طرف ہے یا مضاف الیہ کی طرف پھر

☆ اگر اشارہ مضاف کی طرف ہو تو مرکب اضافی کے آخر میں لگا دیں

☆ اگر اشارہ مضاف الیہ کی طرف ہو تو مضاف الیہ سے پہلے لگا دیں

یہ تو آپکو معلوم ہی ہے کہ اسم اشارہ اپنے مشارٌ الیہ کے مطابق استعمال ہوتا ہے۔

لڑکے کی یہ کتاب	كِتَابُ الْوَلَدِ هٰذَا
اِس لڑکے کی کتاب	كِتَابُ هٰذَا الْوَلَدِ

عربی میں ترجمہ کریں۔

۱۔	اُس سکول کا لڑکا		۲۔	سکول کی یہ لڑکی
۳۔	اِس گھر کا رب		۴۔	میری یہ قمیض (قَمِيْصٌ)
۵۔	میرے استاد کی یہ گاڑی	(سَيَّارَةٌ)	۶۔	تمہارا یہ بھائی
۷۔	لڑکے کی وہ سائیکل	(دَرَّاجَةٌ)	۸۔	نیک معلمہ کا یہ لڑکا
۹۔	میرے بھائی کا وہ گھر		۱۰۔	شہر کی یہ مساجد

مرکب جارّی

عربی زبان میں کچھ حروف ایسے ہیں جو اسم کو حالت جر میں لے جاتے ہیں انھیں **حروف جارّہ** کہتے ہیں۔ جو اسم حالت جر میں ہو اُسے مجرور کہتے ہیں۔ جارّ اور مجرور ملکر مرکب جارّی بناتے ہیں۔

عربی زبان میں استعمال ہونے والے حروف جارہ کی تعداد ۱۷ ہے ہم ان میں سے قرآن مجید میں اکثر استعمال ہونے والے حروف کا مطالعہ کریں گے جو درجہ ذیل ہیں۔

۱	بِ	یہ حرف اردو میں 'کے ساتھ' کے معنی میں استعمال ہوتا ہے مثلاً بِالْحَقِّ (حق کے ساتھ) بِالْقَلَمِ۔ بِنَصْرِ اللّٰهِ۔ بِاِذْنِ اللهِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ۔ بِاسْمِ رَبِّكَ۔ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ
۲	تَ	(قسم کے لیے استعمال ہوتا ہے اور اللہ کے ساتھ مخصوص ہے) تَاللّٰهِ (اللہ کی قسم)
۳	وَ	(یہ بھی قسم کے لیے استعمال ہوتا ہے) وَاللّٰهِ (اللہ کی قسم) وَالشَّمْسِ - وَالْقَمَرِ - وَالنَّهَارِ - وَالَّيْلِ - وَالسَّمَاءِ - وَالْاَرْضِ - وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ - وَالطَّارِقِ - وَالْعَصْرِ - وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ - وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ - وَرَبِّيْ
۴	كَ	(کی طرح۔ کی مانند۔ کے جیسا۔like) كَالْقَمَرِ (چاند کی طرح۔ چاند جیسا) كَالْحِمَارِ - كَالْجِبَالِ - كَالْحِجَارَةِ - كَالْاَنْعَامِ - كَالْمُجْرِمِيْنَ - كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ - كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ - كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ - كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ - كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ -
۵	فِيْ	(میں۔In) فِي الْبَيْتِ (گھر میں) فِي الْمَسْجِدِ - فِي الْكِتَابِ - فِي الْغُرْفَةِ - فِي الْجَنَّةِ - فِيْ جَهَنَّمَ - فِي الَّيْلِ - فِي النَّهَارِ - فِي الْاَرْضِ - فِي السَّمٰوٰتِ - فِي الْقُرْاٰنِ - فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ - فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ - فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ - فِيْ اَمَانِ اللّٰهِ - فِيْ رَحْمَتِهٖ - فِيْ اَمْوَالِكُمْ - فِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى - فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ - فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ - فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ -
۶۔۷	مِنْ اور عَنْ	(سے۔From) مِنْ مَكَّةَ (مکہ سے) مِنَ الْمَدِيْنَةِ - مِنَ الْبَيْتِ - مِنَ الْمَسْجِدِ - مِنَ السَّمَاءِ - مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ - مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ - مِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ - مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ - عَنْ اَنَسٍ - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ - عَنِ الْفَحْشَاءِ - عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ -

نوٹ: مِنْ کے نون ساکن کو آگے ملانے کے لیے زبر دی جاتی ہے۔

۸	اِلٰی	(تک۔کی طرف-To,towards) اِلٰی جَبَلٍ (کسی پہاڑ کی طرف) اِلَی الْبَیْتِ - اِلَی السُّوْقِ - اِلَی الْاِبِلِ - اِلَی السَّمَاءِ - اِلَی الْجِبَالِ - اِلَی الْاَرْضِ - اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی - اِلٰی ذِکْرِ اللّٰهِ -
۹	عَلٰی	(پر-On,At) عَلَی الْکُرْسِیِّ (کرسی پر) عَلَی الْعَرْشِ - عَلَی الْعَالَمِیْنَ - عَلٰی قُلُوْبِهِمْ - عَلٰی سَمْعِهِمْ - عَلٰی اَبْصَارِهِمْ -
۱۰	حَتّٰی	(تک-Till) حَتّٰی حِیْنٍ (ایک مقرر وقت تک) حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ -
۱۱	لِ	(لامِ جارّہ): (کے لیے-For) لِزَیْدٍ (زید کے لیے) لِوَلَدٍ - لِبَشَرٍ - لِرَجُلٍ - لِاَمْرِ اللّٰهِ - لِلْوَلَدِ - لِلرَّجُلِ - لِلذِّکْرِ - لِلْمُتَّقِیْنَ - لِلْکَافِرِیْنَ -

نوٹ: لامِ جارہ جب معرف باللّام اسم پر داخل ہوتا ہے تو اسم کا همزة الوصل لکھنے میں بھی نہیں آتا۔

نوٹ: لام جارہ ملکیت کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے اس وقت اُسے لامِ تَمْلِیك یعنی مالک بنانے والی لام کہتے ہیں مثلاً لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور لِلّٰهِ خَزَائِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ میں لِلّٰهِ کا ترجمہ 'اللہ کا' کرنا زیادہ مناسب ہے۔

کچھ حروف جارہ ضمائر کے ساتھ بھی استعمال ہوتے ہیں چونکہ حروف جارہ اسم کو جرّ دیتے ہیں لہٰذا ان کے ساتھ جو ضمائر استعمال ہونگے وہ بھی حالت جر والے ہونگے۔

حروف جارّہ کا ضمائر کے ساتھ استعمال درج ذیل ہے۔

		واحد	مثنیٰ	جمع
غائب	مذکر	بِهٖ	بِهِمَا	بِهِمْ
3rd Person	مؤنث	بِهَا	بِهِمَا	بِهِنَّ
حاضر	مذکر	بِكَ	بِكُمَا	بِكُمْ
2nd Person	مؤنث	بِكِ	بِكُمَا	بِكُنَّ
متکلم 1st Person	مذکر/مؤنث	بِيْ	بِنَا	

		واحد	مثنیٰ	جمع
غائب	مذکر	فِيْهِ	فِيْهِمَا	فِيْهِمْ
3rd Person	مؤنث	فِيْهَا	فِيْهِمَا	فِيْهِنَّ
حاضر	مذکر	فِيْكَ	فِيْكُمَا	فِيْكُمْ
2nd Person	مؤنث	فِيْكِ	فِيْكُمَا	فِيْكُنَّ
متکلم 1st Person	مذکر/مؤنث	فِيَّ	فِيْنَا	

		واحد	مثنیٰ	جمع
غائب	مذکر	مِنْهُ	مِنْهُمَا	مِنْهُمْ
3rd Person	مؤنث	مِنْهَا	مِنْهُمَا	مِنْهُنَّ
حاضر	مذکر	مِنْكَ	مِنْكُمَا	مِنْكُمْ
2nd Person	مؤنث	مِنْكِ	مِنْكُمَا	مِنْكُنَّ
متکلم 1st Person	مذکر/مؤنث	مِنِّیْ	مِنَّا	

نوٹ: حروف جار عَنْ کو مِنْ پر قیاس کرتے ہوئے چارٹ مکمل کریں

		واحد	مثنیٰ	جمع
غائب	مذکر			
3rd Person	مؤنث			
حاضر	مذکر			
2nd Person	مؤنث			
متکلم 1st Person	مذکر/مؤنث			

		واحد	مثنیٰ	جمع
غائب	مذکر	لَهٗ	لَهُمَا	لَهُمْ
3rd Person	مؤنث	لَهَا	لَهُمَا	لَهُنَّ
حاضر	مذکر	لَكَ	لَكُمَا	لَكُمْ
2nd Person	مؤنث	لَكِ	لَكُمَا	لَكُنَّ
متکلم 1st Person	مذکر/مؤنث	لِيْ	لَنَا	

نوٹ: لام جارہ جب ضمائر پر داخل ہوتا ہے تو زبر والا ہوتا ہے سوائے واحد متکلم کے

مرکب تامّ

تامّ کے معنی ہیں 'مکمل'

دو یا دو سے زائد الفاظ کا ایسا مرکب جس میں بات پوری ہو جائے **مرکب تام** کہلاتا ہے مرکب تامّ کو جملہ بھی کہتے ہیں جس جملے کی ابتداء اسم سے ہو اسے جملہ اسمیہ کہتے ہیں۔

جملہ اسمیہ

عربی زبان کی خصوصیت ہے کہ اس میں جملہ فعل کے بغیر بھی بن جاتا ہے اور چونکہ ہم نے ابھی تک صرف اسم پڑھا ہے لہذا ہم اسماء کے مرکب سے ہی جملہ بنائیں گے۔ جملہ اسمیہ کے اجزاء معلوم کرنے کے لیے درج ذیل جملے پر غور کریں۔

لڑکا نیک ہے

جملہ پر غور کرنے سے ہمیں معلوم ہوگا کہ اس کے دو اجزاء ہیں ایک لڑکا جس سے جملہ شروع ہو رہا ہے اور جسکے متعلق بات کہی جا رہی ہے جبکہ دوسرا جزو ہے ''نیک ہے'' یعنی وہ بات جو کہی جا رہی ہے۔

انگریزی گرامر میں انہیں بالترتیب Subject اور Predicate کہتے ہیں۔

عربی میں جسکے متعلق بات کہی جائے اسے مبتداء کہتے ہیں اور جو بات کہی جائے اسے خبر کہتے ہیں، عربی کے جملہ اسمیہ میں مبتداء عموماً پہلے آتا ہے اور خبر بعد میں۔ عربی میں ہے، ہوں یا ہیں کے لیے الفاظ موجود نہیں ہیں۔ الفاظ کو ایک خاص ترکیب میں لانے سے یہ مفہوم از خود پیدا ہو جاتا ہے۔ اردو سے عربی میں ترجمہ کرتے ہوئے جملہ اسمیہ میں سب سے پہلے مبتداء اور خبر کا تعین کرلیں پھر مبتداء اور خبر کے قواعد لاگو کرتے ہوئے جملہ کو مکمل کریں۔

مبتداء اور خبر کے قواعد:

☆ وسعت کے لحاظ سے مبتداء عام طور پر معرفہ اور خبر عام طور پر نکرہ ہوتی ہے

☆ اعراب کے لحاظ سے مبتداء اور خبر دونوں حالت رفع میں ہوتے ہیں

☆ جنس اور عدد کے لحاظ سے مبتداء اور خبر میں مطابقت ہوتی ہے

مندرجہ بالا باتوں کا خیال رکھتے ہوئے ''لڑکا نیک ہے'' کا ترجمہ کریں

لڑکا / نیک ہے

مبتداء خبر

اَلْوَلَدُ صَالِحٌ

☆ طریقہ کار ذہن میں رکھتے ہوئے مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ اس طرح ہوگا

۱۔ لڑکی نیک ہے	اَلْبِنْتُ صَالِحَةٌ
۲۔ دولڑکے نیک ہیں	اَلْوَلَدَانِ صَالِحَانِ
۳۔ دولڑکیاں نیک ہیں	اَلْبِنْتَانِ صَالِحَتَانِ
۴۔ لڑکے نیک ہیں	اَلْاَوْلَادُ صَالِحُوْنَ
۵۔ لڑکیاں نیک ہیں	اَلْبَنَاتُ صَالِحَاتٌ

نوٹ: مبتداء جب غیر عاقل کی جمع ہو تو اس کی خبر عموماً واحد مؤنث استعمال ہوتی ہے

۱۔ قلم نئے ہیں	اَلْاَقْلَامُ جَدِيْدَةٌ
۲۔ کتابیں پرانی ہیں	اَلْكُتُبُ قَدِيْمَةٌ

عربی میں ترجمہ کریں

۱۔ اللہ رحم کرنے والا ہے
۲۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسول ہیں
۳۔ قرآن حق ہے
۴۔ مسجد وسیع ہے
۵۔ کمرہ بڑا ہے
۶۔ زمین بڑی ہے
۷۔ دونوں لڑکے سچے ہیں
۸۔ منافق جھوٹے ہیں
۹۔ دونوں لڑکیاں محنتی ہیں
۱۰۔ عورتیں نیک ہیں

☆ ضمائر اور اسمائے اشارہ چونکہ معرفہ ہوتے ہیں لہذا وہ بھی مبتداء بننے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

۱۔ وہ نیک ہے
۲۔ وہ دونوں سچے ہیں
۳۔ وہ (سب) برابر ہیں
۴۔ وہ معلمہ ہے
۵۔ وہ دونوں (مؤنث) محنتی ہیں
۶۔ وہ (سب مؤنث) عبادت گزار ہیں
۷۔ تم یوسف ہو
۸۔ تم (سب) مسلمان ہو
۹۔ میں فاطمہ ہوں
۱۰۔ میں محنتی ہوں
۱۱۔ ہم مومن ہیں
۱۲۔ یہ قلم ہے
۱۳۔ وہ کرسی ہے
۱۴۔ یہ دونوں جادوگر ہیں
۱۵۔ وہ دونوں ذہین ہیں
۱۶۔ وہ فلاح پانے والے ہیں
۱۷۔ یہ پنکھا ہے
۱۸۔ وہ جھوٹی ہیں
۱۹۔ یہ دونوں (مؤنث) محنتی ہیں
۲۰۔ وہ جادوگر ہیں

جملہ اسمیہ میں مرکبات کا استعمال

اب تک ہم نے جملہ اسمیہ کی جتنی بھی مثالیں کیں ان سب میں مبتداء اور خبر مفرد تھے لیکن ہمیشہ ایسا نہیں ہوتا بعض اوقات جملہ اسمیہ میں کبھی مبتدا مرکب ہوتا ہے اور کبھی خبر اور کبھی دونوں ہی مرکب ہوتے ہیں مثلاً:

لمبا آدمی نیک ہے — مبتداء مرکب (توصیفی)

قرآن اللہ کا کلام ہے — خبر مرکب (اضافی)

رسول کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے — مبتداء مرکب (اضافی) خبر مرکب (اضافی)

مندرجہ بالا جملوں کا ترجمہ کرنے کا طریقہ بھی وہی ہے یعنی پہلے مبتداء اور خبر کا تعین کریں پھر مبتداء اور خبر کے متعلق یہ معلوم کریں کہ آیا وہ مفرد ہیں یا مرکب اگر مرکب ہیں تو کونسا مرکب پھر ترجمہ کرلیں۔

۱) لمبا آدمی/ نیک ہے

مبتداء — خبر

مرکب (توصیفی) — مفرد

اَلرَّجُلُ الطَّوِيْلُ صَالِحٌ

۲) قرآن/ اللہ کا کلام ہے

مبتداء — خبر

مفرد — مرکب (اضافی)

اَلْقُرْاٰنُ كَلَامُ اللّٰهِ

۳) رسول کی اطاعت/ اللہ کی اطاعت ہے

مبتداء — خبر

مرکب (اضافی) — مرکب (اضافی)

اِطَاعَةُ الرَّسُوْلِ اِطَاعَةُ اللّٰهِ

عربی میں ترجمہ کریں

۱۔ زید نیک لڑکا ہے
۲۔ حامد کا بھائی سچا ہے
۳۔ محمد اللہ کے رسول ہیں
۴۔ جھوٹا آدمی موجود ہے
۵۔ اللہ کی مدد قریب ہے
۶۔ اللہ متقیوں کا ولی ہے
۷۔ نماز دین کا ستون ہے
۸۔ نماز مومن کی معراج ہے
۹۔ دنیا کا سامان قلیل ہے
۱۰۔ دعا عبادت کا مغز ہے
۱۱۔ دنیا مومن کی قید اور کافر کی جنت ہے
۱۲۔ دنیا آخرت کی کھیتی ہے
۱۳۔ اللہ تمام انسانوں کا رب ہے
۱۴۔ اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے
۱۵۔ اللہ بدلے کے دن کا مالک ہے
۱۶۔ اللہ تمام جہانوں کا مالک ہے
۱۷۔ یہ کتاب نئی ہے
۱۸۔ حامد کا یہ قلم پرانا ہے
۱۹۔ یہ اللہ کے نیک بندے ہیں
۲۰۔ وہ پنکھا پرانا ہے
۲۱۔ یہ زید کے بیٹے ہیں
۲۲۔ یہ دونوں زید کے لڑکے ہیں
۲۳۔ حامد اور زید نیک ہیں
۲۴۔ فاطمہ اور زید محنتی ہیں

نوٹ: مبتداء اگر ایک سے زائد ہوں اور مختلف الجنس ہوں تو خبر مذکر آئے گی۔

درج ذیل پیراگراف کا عربی میں ترجمہ کریں۔

اللہ ہمارا رب ہے۔وہ ہمارا خالق ہے۔ہم اس کے بندے ہیں۔ہم مسلمان ہیں۔اسلام ہمارا دین ہے۔ محمد ﷺ ہمارے نبی ہیں۔وہ عبداللہ کے بیٹے ہیں۔ فاطمہ اور زینب رضی اللہ عنہما ان کی بیٹیاں ہیں۔ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے سسر ہیں۔عثمان رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے داماد ہیں۔

جملہ اسمیہ میں متعلق خبر

بعض اوقات جملہ اسمیہ میں مبتداء اور خبر کے علاوہ ایک تیسرا جزو بھی ہوتا ہے جیسے متعلق خبر کہا جاتا ہے مثلاً آدمی گھر میں موجود ہے مذکورہ جملے میں 'آدمی' مبتدا 'موجود ہے' خبر اور 'گھر میں' متعلق خبر ہے عربی میں ترتیب کے لحاظ سے متعلق خبر عموماً خبر کے بعد ہی آتا ہے۔

اَلرَّجُلُ مَوْجُوْدٌ فِي الْبَيْتِ

علم کی طلب ہر مسلم پر فرض ہے

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ

نوٹ: بعض مرتبہ متعلق خبر کو خبر سے پہلے لے آتے ہیں مثلاً

اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

عربی میں ترجمہ کریں

۱۔ قرآن تمام انسانوں کے لیے ہدایت ہے۔ ۲۔ یہ کتاب متقیوں کے لیے ہدایت ہے۔

۳۔ مرد عورتوں پر قوام ہیں۔ ۴۔ نماز نیند سے بہتر ہے۔

۵۔ احسان کی روش اختیار کرنے والا خیر سے قریب ہوتا ہے اور شر سے دور ہوتا ہے۔

☆ بعض مرتبہ جملہ اسمیہ میں خبر موجود نہیں ہوتی اِس صورت میں متعلق خبر اسکی جگہ لے لیتا ہے ایسی صورت میں متعلق خبر کو قائم مقام خبر یا صرف خبر کہتے ہیں۔

آدمی گھر میں ہے	اَلرَّجُلُ فِي الْبَيْتِ
تمام تعریفیں اللہ کی ہیں	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ
جنت متقیوں کے لیے ہے	اَلْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ
جہنم کافروں کے لیے ہے	جَهَنَّمُ لِلْكَافِرِيْنَ
حیاء ایمان میں سے ہے	اَلْحَيَاءُ مِنَ الْاِيْمَانِ
تمام انسان ایک بڑے خسارے میں ہے	اَلْاِنْسَانُ فِيْ خُسْرٍ
میرا گھر مسجد کے سامنے ہے	بَيْتِيْ اَمَامَ الْمَسْجِدِ
گاڑی درخت کے نیچے ہے	اَلسَّيَّارَةُ تَحْتَ الشَّجَرَةِ

اَمَامَ - خَلْفَ - فَوْقَ - تَحْتَ - عِنْدَ جیسے الفاظ ظرف کہلاتے ہیں۔

☆ بعض مرتبہ قائم مقام خبر کو مبتداء پر مقدم کر دیا جاتا ہے جس سے جملے میں ایک طرح کی تاکید پیدا ہو جاتی ہے مثلاً

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اللہ ہی کی ہے
لِلّٰهِ خَزَائِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	آسمانوں اور زمین کے خزانے اللہ ہی کے ہیں
اِلَيْنَا مَرْجِعُكُمْ	تمہارا لوٹنا ہماری ہی طرف ہے

نوٹ: جار مجرور اور ظرف جملہ اسمیہ میں خبر تو بن سکتے ہیں لیکن مبتداء نہیں۔ عربی زبان میں کوئی جملہ جار مجرور یا ظرف سے شروع ہو رہا ہو تو اسکے بعد آنے والا اسم مبتدا ہوتا ہے اگر چہ نکرہ ہو

فِي الْبَيْتِ رَجُلٌ	(گھر میں ایک آدمی ہے)
مَعَ الْعُسْرِ يُسْرٌ	(تنگی کے ساتھ ایک آسانی ہے)
فِي الْجَسَدِ مُضْغَةٌ	(جسم میں ایک لوتھڑا ہے)
فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ	لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ
عَلٰى قُلُوْبِهِمْ غِشَاوَةٌ	فِي الصُّلْحِ خَيْرٌ
اَمَامَ الْمَسْجِدِ شَجَرَةٌ	فِي الْفَسَادِ شَرٌّ
فِيْ حَيَاةِ الرَّسُوْلِ اُسْوَةٌ	لِيْ اَخٌ
فِيْ بَيْتِيْ حَدِيْقَةٌ	فِيْ غُرْفَتِيْ مِرْوَحَةٌ جَمِيْلَةٌ
عِنْدِيْ سَيَّارَةٌ	عِنْدَهٗ سَاعَةٌ جَمِيْلَةٌ

جملہ اسمیہ میں خبر کی مختلف صورتیں

جملہ اسمیہ میں خبر درج ذیل مختلف صورتوں میں آسکتی ہے:

	مبتداء	خبر	
۱)	هٰذَا	كِتَابٌ	
۲)	هٰذَا	كِتَابٌ جَدِيْدٌ	(موصوف + صفت)
۳)	هٰذَا	كِتَابُ زَيْدٍ	(مضاف + مضاف الیہ)
۴)	زَيْدٌ	فِي الْبَيْتِ	(جار + مجرور)
۵)	زَيْدٌ	مَعَ حَامِدٍ	(ظرف + مضاف الیہ)

پہلی تین مثالوں میں خبر ''مفرد'' استعمال ہوئی ہے۔ حالانکہ مثال نمبر ۲ اور مثال نمبر ۳ میں خبر بالترتیب مرکب توصیفی اور مرکب اضافی ہے۔ ''مفرد'' کا لفظ عربی گرامر میں جملے کے مقابلے پر بھی بولا جاتا ہے۔

مثال نمبر ۴ میں خبر ''جار + مجرور'' اور مثال نمبر ۵ میں ''ظرف + مضاف الیہ'' استعمال ہوئی ہے۔ ''جار + مجرور'' اور ''ظرف + مضاف الیہ'' عربی گرامر میں ''شبہ جملہ'' کہلاتے ہیں۔

جملہ اسمیہ میں خبر ''مفرد'' اور ''شبہ جملہ'' کے علاوہ ''جملہ'' بھی استعمال ہوسکتی ہے، اور ہم جانتے ہیں کہ جملہ دو قسم کا ہوتا ہے، ایک جملہ اسمیہ اور دوسرا جملہ فعلیہ۔ جب بھی جملہ خبر بن کر آتا ہے تو اس جملے میں ایک ضمیر کا ہونا ضروری ہے جو مبتداء کی طرف لوٹتی ہے۔ اس ضمیر کو ''ضمیر عائد'' کہتے ہیں۔ ہم نے ابھی صرف جملہ اسمیہ پڑھا ہے لیکن جملہ فعلیہ کی بطور خبر مثال بھی درج ذیل ہے:۔

۶)	زَيْدٌ	اَبُوْهُ طَبِيْبٌ	(جملہ اسمیہ)	ہٗ-	ضمیر عائد
۷)	زَيْدٌ	لَهٗ اَخٌ وَاحِدٌ	(جملہ اسمیہ)	ہٗ-	ضمیر عائد
۸)	زَيْدٌ	ذَهَبَ اِلَى الْمَسْجِدِ	(جملہ فعلیہ)	هُوَ	ضمیر عائد (پوشیدہ)

جملہ اسمیہ میں تاکید پیدا کرنا

جملہ اسمیہ میں تاکید پیدا کرنے کے لیے عموماً جملے کے شروع میں لفظ 'اِنَّ' کا اضافہ کرتے ہیں جملہ اسمیہ پر جب 'اِنَّ' داخل ہوتا ہے تو جملہ اسمیہ میں ایک اعرابی تبدیلی بھی واقع ہوتی ہے وہ یہ کہ جملہ اسمیہ کا مبتداء حالت نصب میں چلا جاتا ہے مثلاً:

زَيْدٌ صَالِحٌ	زید نیک ہے
اِنَّ زَيْدًا صَالِحٌ	بیشک زید نیک ہے

جملہ اسمیہ پر 'اِنَّ' کے داخل ہونے کے بعد جملہ اسمیہ کا مبتدا 'اِنَّ کا اسم' اور خبر 'اِنَّ کی خبر' کہلاتی ہے۔

مندرجہ ذیل جملوں پر 'اِنَّ' داخل کر کے ترجمہ کریں

۱۔ اَللّٰهُ غَفُوْرٌ
۲۔ اَلرَّجُلَانِ صَالِحَانِ
۳۔ اَلْمُعَلِّمُوْنَ مُجْتَهِدُوْنَ
۴۔ اَلْبِنْتَانِ صَادِقَتَانِ
۵۔ اَلنِّسَآءُ مُؤْمِنَاتٌ
۶۔ هُوَ صَادِقٌ
۷۔ هُمْ كَاذِبُوْنَ
۸۔ هِيَ مُجْتَهِدَةٌ
۹۔ اَنْتَ اَمِيْنٌ
۱۰۔ اَنْتِ مِنَ الْخَاطِئِيْنَ
۱۱۔ اَنْتُمْ جَاهِلُوْنَ
۱۲۔ اَنَا مُسْلِمٌ
۱۳۔ نَحْنُ عِبَادُ اللّٰهِ
۱۴۔ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةٌ
۱۵۔ لِيْ جَارَانِ
۱۶۔ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ
۱۷۔ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ
۱۸۔ خَيْرُ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ
۱۹۔ كِتَابِيْ جَدِيْدٌ
۲۰۔ لِكُلِّ اُمَّةٍ فِتْنَةٌ

عربی میں ترجمہ کریں۔

۱۔ علم نفع دینے والا ہے
۲۔ یقیناً علم نفع دینے والا ہے
۳۔ اللہ کی مدد قریب ہے
۴۔ بیشک اللہ کی مدد قریب ہے
۵۔ تیرے رب کی پکڑ سخت ہے
۶۔ یقیناً تیرے رب کی پکڑ سخت ہے
۷۔ یقیناً قیامت کا زلزلہ بڑی چیز ہے
۸۔ بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہے

۹۔ یقیناً کافر جہنم کی آگ میں داخل ہونے والے ہیں
۱۰۔ یقیناً وہ نیک ہے
۱۱۔ بے شک تم ذہین ہو
۱۲۔ یقیناً ہم اللہ کے ہیں
۱۳۔ یقیناً میں اللہ کا بندہ ہوں
۱۴۔ یقیناً میں مسلمانوں میں سے ہوں
۱۵۔ یقیناً یہ دونوں جادوگر ہیں

جملہ اسمیہ میں تاکید پیدا کرنے کے لیے حرف ''لَ'' بھی استعمال ہوتا ہے جسے ''لام ابتداء'' کہتے ہیں مثلاً:

وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ

وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى

لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ

لام ابتداء سے اسم کے اعراب میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی۔ جملے میں زیادہ زور پیدا کرنے کے لیے ''اِنَّ'' اور ''لَ'' دونوں کو استعمال کیا جاتا ہے لیکن یہ دونوں حروف اکٹھے ایک ساتھ شروع میں نہیں آسکتے۔ ایسی صورت میں ''اِنَّ'' کو شروع میں لایا جاتا ہے جبکہ ''لَ'' کو آگے منتقل کر دیا جاتا ہے۔ مثلاً:

اَلشِّرْكُ ظُلْمٌ عَظِيْمٌ — اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ

فِيْ ذٰلِكَ اٰيَةٌ — اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً

اس صورت میں لام ابتداء کو اب لام مزحلقہ (The Displaced Laam) کہا جاتا ہے اور آسانی کی خاطر اسے لام تاکید کہہ دیتے ہیں۔

مندرجہ ذیل جملوں پر اِنَّ اور لام تاکید استعمال کریں

۱۔ بَطْشُ رَبِّكَ شَدِيْدٌ
۲۔ اَلْمُنَافِقُوْنَ كَاذِبُوْنَ
۳۔ اَلْاِنْسَانُ فِيْ خُسْرٍ
۴۔ اَلْاَبْرَارُ فِيْ نَعِيْمٍ
۵۔ اَلْفُجَّارُ فِيْ جَحِيْمٍ
۶۔ اَلْاِنْسَانُ لِرَبِّهٖ كَنُوْدٌ
۷۔ رَبُّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ خَبِيْرٌ
۸۔ اِلٰهُكُمْ وَاحِدٌ
۹۔ اَنْكَرُ الْاَصْوَاتِ صَوْتُ الْحَمِيْرِ
۱۰۔ رَبِّيْ سَمِيْعُ الدُّعَاءِ
۱۱۔ هُوَ عَلٰى ذٰلِكَ شَهِيْدٌ
۱۲۔ هُوَ لِحُبِّ الْخَيْرِ شَدِيْدٌ
۱۳۔ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
۱۴۔ اَنْتَ رَسُوْلُهٗ
۱۵۔ هٰذَا فِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى
۱۶۔ فِيْ ذٰلِكَ عِبْرَةٌ
۱۷۔ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اٰيٰتٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ

حروف مُشَبَّہ بالفعل

عربی زبان میں چھ حروف ایسے ہیں جو جملہ اسمیہ پر داخل ہوکر اس کے مبتدا کو حالت نصب میں لے جاتے ہیں جبکہ خبر اپنی اصلی حالت میں ہی رہتی ہے۔ انھیں حروف مُشَبَّہ بالفعل یا اِنَّ وَاَخَوَاتُھَا کہتے ہیں، ان میں سے ایک حرف ''اِنَّ'' کے بارے میں ہم تفصیل سے پڑھ چکے ہیں لہذا باقی حروف کے عمل کو سمجھنے میں ہمیں مشکل نہیں ہوگی۔

ان حروف کی تفصیل درج ذیل ہے:

۱	اِنَّ	(بے شک۔ یقیناً)	اس کے بارے میں ہم تفصیل سے پڑھ چکے ہیں۔
۲	اَنَّ	(بے شک۔ یقیناً)	اِنَّ جملے کے شروع میں آتا ہے جبکہ اَنَّ جملے کے درمیان میں مثلاً: اِنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ نیز اَنَّ کے ساتھ لام تاکید بھی استعمال نہیں ہوتا۔
۳	كَاَنَّ	(گویا کہ)	یہ حرف تشبیہ کے لیے استعمال ہوتا ہے، حرف جار ''كَ'' کے مقابلے میں اسکی تشبیہ قوی تر ہوتی ہے۔ کبھی ظن اور گمان کے معنی میں بھی آتا ہے۔ كَاَنَّ زَيْدًا اَسَدٌ (گویا زید شیر ہے) كَاَنَّ الطِّفْلَ قَمَرٌ (گویا کہ بچہ چاند ہے) كَاَنَّكَ مِنَ الْبَاكِسْتَانِ (غالباً تم پاکستان کے ہو)
۴	لٰكِنَّ	(لیکن)	عام طور پر دو جملوں کے درمیان میں آتا ہے بے شک قرآن واضح ہے لیکن کافر جاہل ہیں اِنَّ (اَلْقُرْاٰنَ بَيِّنٌ) لٰكِنَّ (اَلْكَافِرُوْنَ جَاهِلُوْنَ) اِنَّ الْقُرْاٰنَ بَيِّنٌ لٰكِنَّ الْكَافِرِيْنَ جَاهِلُوْنَ زید عالم ہے لیکن اسکا بیٹا جاہل ہے زَيْدٌ عَالِمٌ لٰكِنَّ ابْنَهٗ جَاهِلٌ آدمی امیر ہے لیکن (وہ) بخیل ہے اَلرَّجُلُ غَنِيٌّ لٰكِنَّهٗ بَخِيْلٌ

			لوگوں کے حساب کا وقت قریب ہے لیکن انکی اکثریت غافل ہے وَقْتُ حِسَابِ النَّاسِ قَرِيْبٌ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ غَافِلُوْنَ لٰكِنَّ کے ساتھ وَ لانا بھی جائز ہے مثلاً: زَيْدٌ حَاضِرٌ وَلٰكِنَّ عَمْرًا غَيْرُ حَاضِرٍ
۵	لَيْتَ	(کاش)	حسرت اور تمنا کے اظہار کے لیے آتا ہے کاش اسلام غالب ہو لَيْتَ الْاِسْلَامَ غَالِبٌ کاش صحت دائمی ہوتی لَيْتَ الصِّحَّةَ دَائِمَةٌ کاش اس کا باپ زندہ ہوتا لَيْتَ اَبَاهُ حَيٌّ
۶	لَعَلَّ	(شاید۔تاکہ)	امید اور توقع کے معنی میں آتا ہے اندیشے کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے شاید زید سچا ہو لَعَلَّ زَيْدًا صَادِقٌ شاید زید بیمار ہو لَعَلَّ زَيْدًا مَرِيْضٌ امید ہے تم خیریت سے ہو لَعَلَّكَ بِخَيْرٍ

نوٹ: یاد رہے حروف مشبہ بالفعل جملہ اسمیہ پر داخل ہو کر مبتدا کو حالت نصب میں لے جاتے ہیں اور اب جملہ اسمیہ کا مبتدا ان حروف کا اسم اور خبر ان حروف کی خبر کہلاتی ہے۔

ہم مثالوں میں دیکھ چکے ہیں کہ حروف مشبہ بالفعل کا اسم کوئی ضمیر بھی ہو سکتی ہے۔ واحد متکلم ضمیر ہونے کی صورت میں اسم اور یائے متکلم کے درمیان عام طور پر ایک نون لگایا جاتا ہے جسے نونِ وِقَایہ کہتے ہیں۔

اِنَّ۔ اَنَّ۔ کَاَنَّ۔ لٰکِنَّ کے ساتھ نون وقایہ لگانا بھی جائز ہے نہ لگانا بھی جائز ہے مثلاً:

اِنَّنِیْ	یا	اِنِّیْ	اَنَّنِیْ	یا	اَنِّیْ
کَاَنَّنِیْ	یا	کَاَنِّیْ	لٰکِنَّنِیْ	یا	لٰکِنِّیْ

لَیْتَ کے ساتھ نونِ وقایہ لازماً لگایا جاتا ہے لَیْتَنِیْ

لَعَلَّ کے ساتھ نونِ وقایہ نہیں لگایا جاتا۔ لَعَلِّیْ

اِنَّ۔ اَنَّ۔ کَاَنَّ اور لٰکِنَّ کو تخفیف کی حالت میں یعنی بغیر نون مشدد کے بھی استعمال کیا جا سکتا ہے جیسے اِنْ۔ اَنْ۔ کَاَنْ۔ لٰکِنْ۔ اس وقت یہ مُخَفَّفَه کہلاتے ہیں۔ اِنَّ کا تخفیف کی حالت میں عمل کرنا یا نہ کرنا دونوں جائز ہیں۔ عمل نہ کرنے کی صورت میں اس کی خبر پر لام تاکید کا داخل کرنا ضروری ہے جیسے

- اِنْ عَمَلَکَ مُتْقَنٌ
- اِنْ عَمَلُکَ لَمُتْقَنٌ

اَنَّ اور کَاَنَّ تخفیف کی حالت میں بھی عمل کرتے ہیں۔ اس صورت میں ان کا اسم ضمیر شان مقدر (پوشیدہ) ہوتا ہے۔ لٰکِنَّ تخفیف کی حالت میں عمل نہیں کرتا جیسے

- اَلشَّمْسُ طَالِعَةٌ لٰکِنِ الْمَطَرُ نَازِلٌ

☆ اگر ان حروف کے بعد "مَا" زائدہ لگ جائے تو وہ ان حروف کا عمل روک دیتا ہے۔ یہ مَا "مائے کافّہ" کہلاتا ہے۔ تخفیف اور مائے کافّہ کے بعد یہ افعال پر بھی داخل ہو سکتے ہیں۔

یہ 'مَا' ان حروف کے ساتھ ملا کر لکھی جاتی ہے جیسے اِنَّمَا۔ اَنَّمَا۔ لَیْتَمَا وغیرہ۔

اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ

- اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ
- اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ
- اِنَّمَا اَنْتَ مُذَکِّرٌ
- اِنَّمَا اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ
- اِنَّمَا هٰذِهِ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا مَتَاعٌ
- کَاَنَّمَا الْقَصْرُ جَمِیْلٌ
- لَیْتَمَا الْاِنْسَانُ کَامِلٌ
- لَعَلَّمَا الصِّنَاعَةُ نَاهِضَةٌ

جملہ اسمیہ میں تخصیص یا حصر کا مفہوم پیدا کرنا

جملہ اسمیہ میں تخصیص یا حصر یعنی ''ہی'' کا مفہوم پیدا کرنے کے لیے

☆ مبتدا اور خبر کے درمیان حالت رفع والی ضمیر لائیں جو مبتدا کے مطابق ہو۔

☆ خبر کو معرفہ بنادیں (اگر معرفہ نہ ہو) مثلاً

۱۔ اَللّٰهُ غَفُوْرٌ

i اَللّٰهُ هُوَ غَفُوْرٌ

ii اَللّٰهُ هُوَ الْغَفُوْرُ (اللہ ہی بخشنے والا ہے)

۲۔ اَلْقُرْاٰنُ حَقٌّ

اَلْقُرْاٰنُ هُوَالْحَقُّ (قرآن ہی حق ہے)

درج ذیل جملوں میں حصر کا مفہوم پیدا کریں

۱) اُولٰٓئِكَ مُفْلِحُوْنَ ۲) اَلْكَافِرُوْنَ ظَالِمُوْنَ

۳) اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ فَائِزُوْنَ ۴) هٰذَا كِتَابُكَ

۵) اَلْاٰخِرَةُ دَارُالْقَرَارِ

عربی میں ترجمہ کریں

۱) یقیناً اللہ ہی بخشنے والا رحم کرنے والا ہے ۲) یقیناً تو ہی توبہ قبول کرنے والا رحم کرنے والا ہے

۳) یقیناً وہ ہی سننے والا جاننے والا ہے ۴) یقیناً وہ ہی بے وقوف ہیں

۵) یقیناً وہ ہی فساد کرنے والے ہیں ۶) (اللہ نے فرمایا) یقیناً میں ہی اللہ ہوں

ذیل جملے میں حصر کا مفہوم پیدا کر کے اِنَّ اور لامِ تاکید کا اضافہ کریں

اَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ حَيَوَانٌ (آخری گھر (آخرت کا گھر) زندگی ہے)

مبتداء اور خبر کے درمیان حالت رفع والی ضمیر اُس وقت بھی استعمال کی جاتی ہے جب خبر معرف باللاّم ہو اور یہ التباس پیدا ہو کہ یہ جملہ نہیں ہے بلکہ مرکب ناقص ہے مثلاً:

هٰذَا الرَّجُلُ　　　　هٰذَا هُوَ الرَّجُلُ

ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ　　　　ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ

یہ ضمیر ضمیر الفصل کہلاتی ہے۔اس صورت میں اس کا استعمال ضروری بھی نہیں ہے جیسے قرآن میں ہے

ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ

ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ

اَللّٰهُ الصَّمَدُ

یہ تینوں تراکیب مکمل جملے ہیں۔مرکبات ناقصہ نہیں ہیں۔

جملہ اسمیہ کو منفی بنانا

جملہ اسمیہ میں نفی کا مفہوم پیدا کرنے کے لیے اس کے شروع میں زیادہ تر 'مَا' یا 'لَيْسَ' کا اضافہ کرتے ہیں مَا یا لَيْسَ کے جملہ اسمیہ پر داخل ہونے سے جملہ اسمیہ کی خبر حالت نصب میں چلی جاتی ہے مثلاً:

زَيْدٌ صَالِحٌ (زید نیک ہے)

مَا/ لَيْسَ (زَيْدٌ صَالِحٌ)

مَا زَيْدٌ صَالِحًا زید نیک نہیں ہے

لَيْسَ زَيْدٌ صَالِحًا زید نیک نہیں ہے

اَلرَّجُلُ طَوِيْلٌ (آدمی لمبا ہے)

لَيْسَ الرَّجُلُ طَوِيْلًا (آدمی لمبا نہیں ہے)

هٰذَا بَشَرٌ (یہ بشر ہے)

مَا هٰذَا بَشَرًا (یہ بشر نہیں ہے)

عربی سیکھنے کی اس Stage پر لَيْسَ کا استعمال صرف اس وقت کریں جب متبدا

☆ واحد مذکر ہو

☆ اسم ظاہر ہو

جملہ اسمیہ پر ''مَا'' یا ''لَيْسَ'' کے داخل ہونے کے بعد جملہ اسمیہ کا مبتدا اور خبر بالترتیب ''مَا'' یا ''لَيْسَ'' کا اسم اور خبر کہلاتے ہیں۔

''مَا'' یا ''لَيْسَ'' کی خبر پر حرف جار ''بِ'' کے داخل ہونے سے خبر حالت جر میں چلی جاتی ہے اور منفی جملے میں زور پیدا ہو جاتا ہے۔

مَا اللّٰهُ غَافِلًا (اللہ غافل نہیں ہے)

مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ (اللہ ہرگز غافل نہیں ہے)

عربی میں ترجمہ کریں

۱)	لڑکا محنتی نہیں ہے	۲)	لڑکا بالکل محنتی نہیں ہے
۳)	وہ ہرگز مومن نہیں ہیں	۴)	دونوں لڑکیاں سچی نہیں ہیں
۵)	لڑکے نیک نہیں ہیں	۶)	وہ ان کی مائیں نہیں ہیں
۷)	تم ہرگز مجنوں نہیں ہو	۸)	عورتیں جھوٹی نہیں ہیں
۹)	طالبات حاضر نہیں ہیں	۱۰)	یہ منافق نہیں ہیں

جملہ اسمیہ پر حرف 'لَا' داخل کرنے سے بھی نفی کا مفہوم پیدا ہوتا ہے اور 'لَا' بھی وہی عمل کرتا ہے جو 'مَا' اور 'لَیسَ' کرتے ہیں لیکن 'مَا' اور 'لَا' کے استعمال میں فرق یہ ہے کہ 'لَا' کا اسم ہمیشہ نکرہ ہوتا ہے

لَا وَلَدٌ صَالِحًا (کوئی لڑکا نیک نہیں ہے)

لَا رَجُلٌ مُجْتَهِدًا (کوئی آدمی محنتی نہیں ہے)

حرف اِنْ کو بھی نفی کے لیے استعمال کیا جاتا ہے جیسے

اِنْ زَیْدٌ قَائِمًا (زید کھڑا نہیں ہے)

اِنِ الْمُجْتَهِدُ رَاسِبًا (محنتی ناکام ہونے والا نہیں ہے)

اگر مَا، لَا اور اِنْ کے اسم اور خبر کے درمیان اِلَّا آجائے یا ان کی خبر ان کے اسم پر مقدم ہو جائے، مَا کے بعد حرف زائد اِنْ آجائے یا لَا کے اسم اور خبر میں سے کوئی معرفہ آجائے تو ان کا عمل باطل ہو جاتا ہے۔ جیسے

مَا اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا

لَا رَجُلٌ اِلَّا خَائِنٌ

اِنِ الْاِسْلَامُ اِلَّا دِیْنٌ نَاصِحٌ

مَا كَذَّابٌ الْمُؤْمِنُ

مَا اِنْ زَیْدٌ قَائِمٌ

لَا الْمَالُ بَاقٍ فِيْ يَدِ الْمُبَذِّرِ

کبھی لَا کے آخر میں مبالغہ کے لیے (ت) لگا دیتے ہیں اس وقت اس کا اسم اور خبر دونوں ایسا اسم ہوتے ہیں جو زمانے پر دلالت کرتے ہیں مثلاً وَقْت۔ حِيْن۔ سَاعَة۔ ان میں سے ایک کا حذف کرنا ضروری ہے عام طور پر اسم حذف ہوتا ہے جیسے: لَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ جو اصل میں لَاتَ الْحِيْنُ حِيْنَ مَنَاصٍ تھا۔

لائے نفی جنس

لائے نفی جنس وہ حرف ہے جو اسم نکرہ کی جنس سے خبر کی نفی کرتا ہے۔ اس کا اسم بغیر تنوین کے حالت نصب میں ہوتا ہے جب کہ اس کی خبر حالت رفع میں ہوتی ہے۔ آسانی کے لیے ہم کہہ سکتے ہیں کہ اگر لَا کے بعد کوئی نکرہ اسم بغیر تنوین کے حالت نصب میں نظر آئے تو یہ لَا لائے نفی جنس کہلاتا ہے۔ مثلاً

لَا رَجُلَ قَائِمٌ   کوئی آدمی کھڑا نہیں ہے

اردو میں اِس لَا کا ترجمہ درج ذیل انداز میں کیا جا سکتا ہے۔

۱۔ کوئی ____ ہی نہیں

۲۔ کسی قسم کا ____ ہے ہی نہیں

۳۔ کوئی بھی ____ نہیں

☆ لَا سُرُوْرَ دَائِمٌ   ☆ لَا رَيْبَ فِيْهِ

☆ لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ   ☆ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ

☆ لَا مِلْحَ فِيْ هٰذَا الطَّعَامِ   ☆ ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيْهِ

☆ هٰذِهِ الْمَجَلَّةُ لَا تَصْوِيْرَ فِيْهَا   ☆ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ

لائے نفی جنس کا اسم مفرد کے علاوہ مضاف اور مشابہ مضاف بھی ہو سکتا ہے۔ مثلاً

☆ لَا غُلَامَ رَجُلٍ ظَرِيْفٌ   (مضاف)

☆ لَا رَاكِبًا فَرَسًا ذَاهِبٌ   (مشابہ مضاف)

مشابہ مضاف سے مراد وہ اسم ہے جو اپنے بعد والے اسم کے ساتھ مل کر معنی کی تکمیل کرے۔ مشابہ مضاف منصوب تو ہوتا ہے لیکن تنوین کے ساتھ۔

جملے میں زور پیدا کرنے کا ایک اور انداز: ہم کہتے ہیں عبادت کے لائق اللہ ہے تو یہ ایک سادہ سی خبر ہے، لیکن جب ہم کہتے ہیں کوئی عبادت کے لائق نہیں سوائے اللہ کے تو یہ خبر تو وہی رہتی ہے مگر بات کا لہجہ بدل جاتا ہے، عربی زبان میں یہ اسلوب درج ذیل طریقے سے ادا کیا جاتا ہے۔

۱۔ مَا ____ إِلَّا ____   ۲۔ لَا ____ إِلَّا ____

۳۔ إِنْ ____ إِلَّا ____

☆ مَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُوْلٌ   ☆ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ   ☆ إِنْ هٰذَا إِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ

حروف ندا

ندا کے معنی ہیں 'بلانا یا پکارنا' ہر زبان میں کسی کو پکارنے کے لیے کچھ الفاظ مخصوص ہوتے ہیں مثلاً اردو میں 'اے لڑکے' اور 'ارے بھائی' کسی کو پکارنے کے لیے جو الفاظ استعمال کیے جاتے ہیں انھیں **حروفِ نِدا** کہتے ہیں اور جس کو پکارا جائے وہ **مُنَادٰی** کہلاتا ہے جیسے 'اے لڑکے' میں 'اے' حرف ندا ہے اور 'لڑکا' منادٰی۔

عربی میں پکارنے کے لیے زیادہ تر حرف 'یَا' استعمال ہوتا ہے۔

حرفِ نِداء ''یَا'' کے استعمال کی مختلف صورتیں:

① منادٰی اگر مفرد معرفہ یا نکرہ معیّن ہو جیسے زَیْدٌ ، وَلَدٌ، نَارٌ، مَرْیَمُ ، اِبْرَاهِیْمُ، مُوْسٰی

تو جن اسماء پر تنوین آتی ہے انکی تنوین ختم ہو جاتی ہے۔ ایسے منادٰی کو مبنی بر رفع کہتے ہیں۔

یَا	+	زَیْدٌ	=	یَا زَیْدُ	(اے زید)
یَا	+	نَارٌ	=	یَا نَارُ	(اے آگ)
یَا	+	مَرْیَمُ	=	یَا مَرْیَمُ	(اے مریم)
یَا	+	اِبْرَاهِیْمُ	=	یَا اِبْرَاهِیْمُ	(اے ابراہیم)
یَا	+	مُوْسٰی	=	یَا مُوْسٰی	(اے موسیٰ)

② منادٰی اگر معرّف باللاّم ہو تو مذکر کے لیے حرف ندا اور منادی کے درمیان 'اَیُّهَا' اور مؤنث کے لیے 'اَیَّتُهَا' کا اضافہ کرتے ہیں۔

یَا + اَلرَّجُلُ	یَا اَیُّهَا الرَّجُلُ	یَا + اَلْبِنْتُ	یَا اَیَّتُهَا الْبِنْتُ
یَا + اَلنَّبِیُّ	یَا اَیُّهَا النَّبِیُّ	یَا + اَلطِّفْلَةُ	یَا اَیَّتُهَا الطِّفْلَةُ
یَا + اَلْاِنْسَانُ	یَا اَیُّهَا الْاِنْسَانُ	یَا + اَلنَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ	یَا اَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ

③ منادٰی اگر مضاف ہو تو منصوب ہوتا ہے۔

یَا	+	عَبْدُ اللّٰهِ	=	یَا عَبْدَ اللّٰهِ

یَا	+	اُخْتُ هٰرُوْنَ	=	یَا اُخْتَ هٰرُوْنَ
یَا	+	رَبُّنَا	=	یَا رَبَّنَا
یَا	+	رَبِّیْ	=	یَا رَبِّیْ

جو منادیٰ یائے متکلم کی طرف مضاف ہو اس کو چار طرح سے پڑھا جا سکتا ہے۔

۱۔ یاء کے سکون کے ساتھ　　جیسے　　یَا رَبِّیْ

۲۔ یاء کے فتحہ کے ساتھ　　جیسے　　یَا رَبِّیَ

۳۔ یاء کے حذف کے ساتھ　　جیسے　　یَا رَبِّ

۴۔ یاء کو الف سے بدلنے کے ساتھ　　جیسے　　یَا رَبَّا

درج ذیل مقامات میں حرف نداء کا حذف کرنا جائز ہے:

۱۔ منادیٰ علَم ہو　　جیسے　　یُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا

۱۔ منادیٰ معرّف باللّام ہو اَیٌّ کے ساتھ　　جیسے　　اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ

۳۔ منادیٰ مضاف ہو معرفہ کی طرف　　جیسے　　رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً

④ منادیٰ اگر مشابہ مضاف یا نکرہ غیر معیّن ہو تو بھی منصوب ہوتا ہے۔ جیسے

۱۔ یَا رَاکِبًا فَرَسًا　۲۔ یَا مُسَافِرًا اِلٰی بَاکِسْتَانَ　۳۔ یَا رَجُلًا خُذْ بِیَدِیْ

⑤ اگر منادیٰ مفرد معرفہ کے بعد اِبْنٌ یا بِنْتٌ کا لفظ آجائے تو منادیٰ اِبْنٌ اور بِنْتٌ سمیت منصوب ہوتا ہے۔ جیسے

یَا عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ

نوٹ: اِبْنٌ کا لفظ ماقبل کے لیے صفت اور مابعد کے لیے مضاف بنتا ہے۔

☆ عربی میں میم مشدّد (مّ) بھی حرف ندا ہے لیکن

- منادیٰ کے بعد آتا ہے
- صرف اللہ کے ساتھ مخصوص ہے (اسلام سے پہلے بھی اور آج بھی)

اَللّٰهُ　+　مّ　=　اَللّٰهُمَّ

عربی میں ترجمہ کریں

۱۔ اے آسمانوں اور زمین کے رب　۲۔ اے جیل کے دو ساتھیو

۳۔ اے میری قوم　۴۔ اے میرے بیٹو　۵۔ اے اسرائیل کے بیٹو

جملہ اسمیہ کو سوالیہ بنانا

سوال دو طرح کے ہوتے ہیں

☆ جن کا جواب ہاں یا ناں میں دیا جا سکے مثلاً کیا یہ قلم ہے؟

☆ جن کے جواب میں وضاحت مطلوب ہو مثلاً یہ کیا ہے؟

پہلی قسم کے سوالوں کے لیے جملہ اسمیہ کے شروع میں 'أَ' یا 'هَلْ' لگا دیں 'أَ' یا 'هَلْ' کو حروف استفہام کہتے ہیں حروف استفہام کے جملہ اسمیہ پر داخل ہونے سے جملہ میں کوئی اعرابی تبدیلی واقع نہیں ہوتی۔

أَ یا هَلْ/ زَیْدٌ صَالِحٌ	(کیا زید نیک ہے)
هَلِ الرَّجُلُ صَالِحٌ	(کیا آدمی نیک ہے)

عربی میں ترجمہ کریں

۱۔ کیا زید نیک ہے؟
۲۔ ہاں وہ نیک ہے
۳۔ کیا دونوں لڑکیاں سچی ہیں؟
۴۔ کیا استانیاں بیٹھی ہیں؟
۵۔ کیا حامد زید کا بیٹا ہے؟

سوالات کی وہ قسم جس کے جواب میں وضاحت مطلوب ہو ان کے لیے اسمائے استفہام استعمال ہوتے ہیں جو درج ذیل ہیں۔

اسمائے استفہام

۱۔	مَا	(کیا What)
	مَا هٰذَا	(یہ کیا ہے)
	مَا اسْمُكَ	(تیرا نام کیا ہے)
۲۔	مَنْ	(کون Who)
	مَنْ أَنْتَ	(تو کون ہے)
	مَنْ رَبُّكَ	(تیرا رب کون ہے)

۳۔ کَیْفَ (کیسا How)

کَیْفَ اَنْتَ (تو کیسا ہے)

کَیْفَ حَالُکَ (تیرا حال کیسا ہے)

۴۔ اَیْنَ (کہاں Where)

اَیْنَ اَخُوْکَ (تیرا بھائی کہاں ہے)

اَیْنَ الْمَفَرُّ (فرار کی جگہ کہاں ہے)

۵۔۶ مَتٰی۔ اَیَّانَ (کب When)

مَتٰی نَصْرُ اللّٰهِ (اللہ کی مدد کب آئے گی)

مَتٰی هٰذَا الْوَعْدُ (یہ وعدہ کب پورا ہوگا)

اَیَّانَ یَوْمُ الْقِیَامَةِ (قیامت کا دن کب آئے گا)

۷۔ اَنّٰی (کہاں سے، کیونکر Where from)

اَنّٰی لَکِ هٰذَا (یہ تیرے لیے کہاں سے (آیا)؟)

اَنّٰی لَهُمُ الذِّکْرٰی (ان کے لیے نصیحت کہاں؟)

۸۔ اَیٌّ (کونسا Which)

اَیُّ شَیْءٍ (کونسی چیز)

اَیُّ الْفَرِیْقَیْنِ (دو فریقوں میں سے کونسا)

اَیُّکُمْ (تم میں سے کون)

اَیٌّ مضاف ہو کر استعمال ہوتا ہے اور منصرف ہے جبکہ باقی تمام اسماء مبنی ہیں۔

۹۔ کَمْ (کتنا۔ بہت سے How many, How much)

دو طرح سے استعمال ہوتا ہے

ا۔ کم استفہامیہ: جسکے بعد والا اسم واحد، نکرہ اور حالت نصب میں ہوتا ہے۔

کَمْ کِتَابًا عِنْدَکَ (تیرے پاس کتنی کتابیں ہیں)

کَمْ سَنَةً عُمْرُکَ (تیری عمر کتنے سال ہے؟)

۲۔کم خبر یہ: جسکے بعد والا اسم حالت جر میں ہوتا ہے اور اس سے پہلے عام طور پر حرف جار 'مِنْ' ہوتا ہے۔

وَكَمْ اَرْسَلْنَا مِنْ نَبِيٍّ فِي الْاَوَّلِيْنَ

كَمْ تَرَكُوْا مِنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ

كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ

اسمائے استفہام کے شروع میں حروف جارہ لگانے سے ان کے مفہوم میں حروف جارہ کی مناسبت سے کچھ تبدیلی ہوتی ہے۔

۱۔ لِ + مَا = لِمَ (کیوں۔کس لیے)

لِمَ اَنْتَ جَالِسٌ فِي الْبَيْتِ

لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ

۲۔ فِيْ + مَا = فِيْمَ (کس چیز میں)

فِيْمَ اَنْتَ مَشْغُوْلٌ

۳۔ مِنْ + مَا = مِمَّ (کس چیز سے)

فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ

۴۔ عَنْ + مَا = عَمَّ (کس چیز کی نسبت سے)

عَمَّ يَتَسَاءَلُوْنَ

۵۔ لِ + مَنْ = لِمَنْ (کس کے لیے)

لِمَنْ هٰذَا الْكِتَابُ

لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ

۶۔ مِنْ اَيْنَ (کہاں سے)

مِنْ اَيْنَ اَنْتَ

۷۔ اِلٰى اَيْنَ (کہاں کو)

۸۔ اِلٰى مَتٰى (کب تک)

۹۔ بِكَمْ (کتنے میں)

اسمائے موصولہ

اردو میں جو کام ''ج'' سے شروع ہونے والے الفاظ جو/ جس/ جہاں/ جونسا وغیرہ جیسے الفاظ سے لیا جاتا ہے انگریزی اور عربی میں یہ کام دو طرح سے لیا جاتا ہے۔

انگریزی میں:

۱۔ That اور Those کے اسمائے اشارہ کو استعمال کر کے جیسے

All that glitters is not Gold

۲۔ Interrogative Nouns کو جملے کے درمیان میں لا کر

God helps those who help themselves

The book which I have read is very useful.

عربی میں:

۱۔ اسمائے استفہام کے استعمال سے

لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ

نوٹ: (زیادہ تر ''مَا'' اور ''مَنْ'' استعمال ہوتے ہیں)

۲۔ اور عربی زبان میں علیحدہ سے بھی الفاظ وضع کیے گئے ہیں جو اسمائے موصولہ کہلاتے ہیں۔

اسمائے موصولہ

	واحد	مثنیٰ رفع	مثنیٰ نصب/جر	جمع
مذکر	اَلَّذِیْ	اَللَّذَانِ	اَللَّذَيْنِ	اَلَّذِيْنَ
مؤنث	اَلَّتِیْ	اَللَّتَانِ	اَللَّتَيْنِ	اَللَّاتِیْ ۔ اَللَّائِیْ

اسمائے موصولہ کے متعلق ضروری باتیں:

☆ اسمائے موصولہ مبنی ہیں سوائے مثنّٰی کے

☆ اسم موصول چونکہ مبہم ہوتا ہے اس سے واضح نہیں ہوتا کہ کون مراد ہے اس لیے اس کے ابہام کو دور کرنے کے لیے اس کے بعد ایک جملہ (اسمیہ یا فعلیہ) یا شِبْہُ جملہ (جار مجرور یا ظرف اور مضاف الیہ) لایا جاتا ہے جسے صِلَةُ الْمَوْصُوْل کہتے ہیں اِسم موصول اور صِلَةُ الْمَوْصُوْل مل کر جملے کا حصہ بنتے ہیں۔

اَلطَّالِبُ الَّذِیْ هُوَ مُجْتَهِدٌ اِبْنُ زَيْدٍ	وہ طالب علم جو محنتی ہے زید کا بیٹا ہے
اَلرَّجُلُ الَّذِیْ عِنْدَكَ كَاذِبٌ	وہ شخص جو تیرے پاس ہے جھوٹا ہے

اِن جملوں میں 'اَلَّذِیْ' اسم موصول اور هُوَ مُجْتَهِدٌ (جملہ اسمیہ) اور عِنْدَكَ (شِبْہُ جملہ) ان کا صلہ ہیں۔

عربی میں ترجمہ کریں۔

۱۔ وہ لڑکا جو مسجد میں ہے زید کا بھائی ہے

۲۔ وہ لڑکی جو معلمہ کے سامنے ہے ذہین ہے

۳۔ وہ لوگ جو مسجد میں ہیں نیک ہیں

۴۔ وہ کتاب جو میز پر ہے زید کی ہے

۵۔ وہ عورتیں جو گھر میں ہیں مومنات ہیں

فعل

کلمہ کی وہ قسم جو کسی کام کے کرنے یا ہونے کو کسی زمانے میں ظاہر کرے اسے فعل کہتے ہیں۔ زمانے تین ہیں ماضی، حال اور مستقبل۔ہم جانتے ہیں کہ اردو اور انگریزی میں زمانے کے لحاظ سے فعل کی تین اقسام ہیں۔

۱۔ فعل ماضی Past Tense (جس میں کسی کام کے گزرے ہوئے زمانے میں ہونے کا مفہوم ہو)

۲۔ فعل حال Present Tense (جس میں کسی کام کے موجودہ زمانے میں ہونے کا مفہوم ہو)

۳۔ فعل مستقبل Future Tense (جس میں کسی کام کے آنے والے زمانے میں ہونے کا مفہوم ہو)

عربی زبان میں ان تین زمانوں کے لیے دو فعل استعمال ہوتے ہیں

۱۔ فعل ماضی (زمانہ ماضی کے لیے)

۲۔ فعل مضارع (زمانہ حال اور مستقبل کے لیے)

فعل کا باقاعدہ آغاز کرنے سے پہلے چند باتیں ذہن نشین کر لیں۔

مادہ اور وزن کا مفہوم:

عربی زبان کی خصوصیت ہے کہ اس کے ۹۹ فیصد الفاظ ایسے ہیں جن کی بنیاد کسی نہ کسی تین حروف پر ہوتی ہے۔ان تین حروف کو''مادہ'' کہا جاتا ہے۔دوسری اہم چیز عربی زبان میں استعمال ہونے والی مختلف 'Dies' ہیں جن میں سے ہر 'Die' ایک خاص مفہوم رکھتی ہے۔ان 'Dies' کو وزن کہا جاتا ہے۔

فا، عین اور لام تین حروف کو 'Standard' مان کر مادہ اور وزن کا ایک نظام ترتیب دیا گیا ہے۔

مختلف مادوں کو مختلف 'Dies' میں ڈالنے کے بعد جو الفاظ بنتے ہیں۔ان الفاظ کے معنی میں مادہ اور وزن دونوں کا مفہوم شامل ہوتا ہے مثلاً 'ک ت ب' تین حروف پر مشتمل ایک مادہ ہے جو لکھنے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔اور (فَاعِلٌ) ایک 'Die' ہے جو کام کرنے والے کا مفہوم دینے کے لیے استعمال ہوتی ہے۔جب 'ک ت ب' مادے کو اس 'Die' میں ڈالا جائے گا تو لفظ بنے گا۔ کَاتِبٌ جس کے معنی ہونگے 'لکھنے والا' اسی طرح (مَفْعُوْلٌ) ایک 'Die' ہے جس میں 'جس پر کام ہوا ہو' کا مفہوم ہوتا ہے۔جب 'ک ت ب' مادے کو اِس 'Die' میں ڈالیں گے تو لفظ بنے گا مَکْتُوْبٌ جس کے معنی ہونگے 'لکھا ہوا'۔

☆ عربی زبان میں مادے اور وزن کے نظام کو سمجھ لینے سے افعال کے استعمال کو سمجھنا اور یاد رکھنا آسان ہو جاتا ہے۔

☆ عربی زبان میں ۹۹ فیصد افعال ایسے ہیں جن کا مادہ تین حروف پر مشتمل ہوتا ہے انھیں ثُلاثی کہتے ہیں۔

☆ کسی فعل سے مختلف زمانوں کا مفہوم رکھنے والے مختلف الفاظ صیغے کہلاتے ہیں۔

☆ کسی فعل کے مختلف صیغوں کی تعداد اس زبان میں استعمال ہونے والی ضمیروں کے مطابق ہوتی ہے۔

☆ ضمائر تین طرح کے ہوتے ہیں (۱) غائب کے ضمائر (۲) حاضر کے ضمائر (۳) متکلم کے ضمائر

☆ ضمیر کے مطابق فعل کے صیغے بنانے کو اردو اور فارسی میں فعل کی گردان کہتے ہیں جبکہ عربی میں اِسے فعل کی تصریف کہا جاتا ہے۔

☆ اردو میں فعل کی گردان بعض افعال میں مذکر اور مؤنث کے فرق کے ساتھ ہوتی ہے مثلاً

وہ گیا	وہ گئے	وہ گئی	وہ گئیں
تو گیا	تم گئے	تو گئی	تم گئیں
میں گیا	ہم گئے	میں گئی	ہم گئیں

☆ جبکہ بعض افعال میں مذکر اور مؤنث یکساں رہتا ہے مثلاً

اُس نے مارا	انہوں نے مارا
تو نے مارا	تم نے مارا
میں نے مارا	ہم نے مارا

☆ اردو کے برعکس انگریزی میں گردان متکلم سے شروع ہو کر غائب پر ختم ہوتی ہے مثلاً:

I went	We went
You went	
He went	They went
She went	
It went	

☆ اردو اور انگریزی کی گردان کے ہر صیغے میں فعل کے ساتھ ایک ضمیر بھی لانی پڑتی ہے جبکہ عربی میں صیغے ہی اسطرح بنائے جاتے ہیں کہ ہر صیغے میں متعلقہ ضمیر چھپی ہوئی تصور کی جاتی ہے اور اسے صیغے کی بناوٹ سے سمجھا جا سکتا ہے۔

فعل ماضی اور جملہ فعلیہ

وہ فعل جس میں کسی کام کے گزشتہ زمانے میں کرنے یا ہونے کا مفہوم ہو فعل ماضی کہلاتا ہے۔

فعل ماضی کی گردان

		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	فَعَلَ	فَعَلَا	فَعَلُوْا
3rd Person	مؤنث	فَعَلَتْ	فَعَلَتَا	فَعَلْنَ
حاضر	مذکر	فَعَلْتَ	فَعَلْتُمَا	فَعَلْتُمْ
2nd Person	مؤنث	فَعَلْتِ	فَعَلْتُمَا	فَعَلْتُنَّ
متکلّم 1st Person	مذکر/مؤنث	فَعَلْتُ	فَعَلْنَا	

مندرجہ بالا گردان کے ہر صیغے کا اردو میں ترجمہ کچھ اسطرح ہوگا

فَعَلَ — اُس (ایک مذکر) نے کیا

فَعَلَا — اُن (دو مذکر) نے کیا

فَعَلُوْا — اُن (سب مذکر) نے کیا

فَعَلَتْ — اُس (ایک مؤنث) نے کیا

فَعَلَتَا — اُن (دو مؤنث) نے کیا

فَعَلْنَ — اُن (سب مؤنث) نے کیا

فَعَلْتَ — تو (ایک مذکر) نے کیا

فَعَلْتُمَا — تم (دو مذکر) نے کیا

فَعَلْتُمْ — تم (سب مذکر) نے کیا

فَعَلْتِ — تو (ایک مؤنث) نے کیا

فَعَلْتُمَا	تم (دومؤنث) نے کیا
فَعَلْتُنَّ	تم (سب مؤنث) نے کیا
فَعَلْتُ	میں (مذکر/مؤنث) نے کیا
فَعَلْنَا	ہم (دو یا سب مذکر/مؤنث) نے کیا

مادے اور وزن کے نظام کے سمجھ لینے کے بعد آپ کے سامنے فعل ماضی کا ایک وزن 'فَعَلَ' آیا۔ اب ہم فعل ماضی کے دو اور اوزان 'فَعِلَ' اور 'فَعُلَ' کی گردان کریں گے۔ آپ نوٹ کریں گے کہ ان تینوں گردانوں میں فرق صرف عین کلمہ کی حرکت کا ہے۔

		واحد	مثنیٰ	جمع
غائب	مذکر	فَعِلَ	فَعِلَا	فَعِلُوْا
3rd Person	مؤنث	فَعِلَتْ	فَعِلَتَا	فَعِلْنَ
حاضر	مذکر	فَعِلْتَ	فَعِلْتُمَا	فَعِلْتُمْ
2nd Person	مؤنث	فَعِلْتِ	فَعِلْتُمَا	فَعِلْتُنَّ
متکلّم 1st Person	مذکر مؤنث	فَعِلْتُ	فَعِلْنَا	

		واحد	مثنیٰ	جمع
غائب	مذکر	فَعُلَ	فَعُلَا	فَعُلُوْا
3rd Person	مؤنث	فَعُلَتْ	فَعُلَتَا	فَعُلْنَ
حاضر	مذکر	فَعُلْتَ	فَعُلْتُمَا	فَعُلْتُمْ
2nd Person	مؤنث	فَعُلْتِ	فَعُلْتُمَا	فَعُلْتُنَّ
متکلّم 1st Person	مذکر مؤنث	فَعُلْتُ	فَعُلْنَا	

عربی زبان میں کونسا مادہ فعل ماضی کے کس وزن پر استعمال ہوتا ہے۔ یہ آپکو لغت اور محاورے سے معلوم ہوگا۔اب ہم تینوں اوزان پر آنے والے مختلف افعال کی پریکٹس کرتے ہیں۔ جو تین فہرستوں میں دیے گئے ہیں۔ان تین فہرستوں میں موجود مواد کو ہم نے بنیاد بنا کر بہت سے نتائج نکالنے ہیں لہٰذا ان فہرستوں کو آپ نے اچھی طرح سمجھنا ہے اور یاد کرنا ہے۔

ا۔ فَعَلَ

ا۔	خَلَقَ	اُس نے پیدا کیا	۲۔	جَعَلَ	اُس نے بنایا
۳۔	غَفَرَ	اُس نے بخشا	۴۔	صَبَرَ	اُس نے صبر کیا
۵۔	فَتَحَ	اُس نے کھولا	۶۔	عَبَدَ	اُس نے عبادت کی
۷۔	رَفَعَ	اُس نے بلند کیا	۸۔	حَشَرَ	اُس نے اکٹھا کیا
۹۔	غَفَلَ	وہ غافل ہوا	۱۰۔	عَقَلَ	اُس نے عقل سے کام لیا
۱۱۔	سَجَدَ	اُس نے سجدہ کیا	۱۲۔	جَلَسَ	وہ بیٹھا
۱۳۔	ضَرَبَ	اُس نے مارا	۱۴۔	دَخَلَ	وہ داخل ہوا
۱۵۔	خَرَجَ	وہ نکلا	۱۶۔	ذَهَبَ	وہ گیا
۱۷۔	رَزَقَ	اُس نے عطا کیا	۱۸۔	ظَلَمَ	اُس نے ظلم کیا
۱۹۔	نَجَحَ	وہ کامیاب ہوا	۲۰۔	رَجَعَ	وہ لوٹا
۲۱۔	بَلَغَ	وہ پہنچا	۲۲۔	جَهَدَ	اُس نے کوشش کی
۲۳۔	نَفَعَ	اُس نے نفع دیا	۲۴۔	نَظَرَ	اُس نے دیکھا
۲۵۔	نَزَلَ	وہ اترا	۲۶۔	صَدَقَ	اُس نے سچ کہا
۲۷۔	كَذَبَ	اُس نے جھوٹ کہا	۲۸۔	شَكَرَ	اُس نے شکر کیا
۲۹۔	نَقَصَ	اُس نے کمی کی	۳۰۔	تَرَكَ	اُس نے چھوڑا

۲۔ فَعِلَ

۱۔	فَرِحَ	وہ خوش ہوا	۲۔	عَمِلَ	اُس نے عمل کیا
۳۔	عَلِمَ	اُس نے جانا	۴۔	ضَحِكَ	وہ ہنسا
۵۔	قَدِمَ	وہ آیا	۶۔	حَمِدَ	اُس نے حمد کی
۷۔	سَمِعَ	اُس نے سنا	۸۔	حَسِبَ	اُس نے گمان کیا
۹۔	شَرِبَ	اُس نے پیا	۱۰۔	حَفِظَ	اُس نے یاد کیا
۱۱۔	رَحِمَ	اُس نے رحم کیا	۱۲۔	رَكِبَ	وہ سوار ہوا
۱۳۔	شَهِدَ	اُس نے گواہی دی	۱۴۔	قَبِلَ	اُس نے قبول کیا
۱۵۔	مَرِضَ	وہ بیمار ہوا			

۳۔ فَعُلَ

۱۔	قَرُبَ	وہ قریب ہوا	۲۔	بَعُدَ	وہ دور ہوا
۳۔	كَرُمَ	وہ باعزت ہوا	۴۔	ثَقُلَ	وہ بھاری ہوا
۵۔	ضَعُفَ	وہ کمزور ہوا			

جملہ فعلیہ

فعل سے شروع ہونے والا جملہ، جملہ فعلیہ کہلاتا ہے۔ کوئی بھی فعل فاعل کے بغیر نہیں ہوسکتا۔ ہم نے ماضی کے جو تین اوزان پڑھے ہیں ان کی گردان میں استعمال ہونے والا ہر صیغہ ایک مکمل جملہ فعلیہ ہے اور ہر صیغے میں ایک فاعل ضمیر کی صورت میں موجود ہے اور چھپا ہوا ہے۔ فاعل حالت رفع میں ہوتا ہے لہذا ہر صیغے میں چھپی ہوئی ضمیر بھی حالت رفع والی ضمیر ہوگی یعنی

عَبَدَ	میں	هُوَ
خَرَجَا	میں	هُمَا
سَجَدُوْا	میں	هُمْ
شَرِبَتْ	میں	هِيَ
دَخَلَتَا	میں	هُمَا
ذَهَبْنَ	میں	هُنَّ
خَلَقْتَ	میں	اَنْتَ
مَرِضْتُمَا	میں	اَنْتُمَا
جَلَسْتُمْ	میں	اَنْتُمْ
ضَحِكْتِ	میں	اَنْتِ
فَرِحْتُمَا	میں	اَنْتُمَا
صَدَقْتُنَّ	میں	اَنْتُنَّ
قَرُبْتُ	میں	اَنَا
نَصَرْنَا	میں	نَحْنُ

جملہ فعلیہ میں فاعل اسم ظاہر بھی ہوسکتا ہے مثلاً زید آیا، دونوں لڑکے بیٹھے، اساتذہ نے پڑھایا، فاطمہ ہنسی، دونوں لڑکیاں چلی گئیں اور عورتوں نے سچ کہا وغیرہ۔ ان جملوں میں زید، دونوں لڑکے، اساتذہ، فاطمہ، دونوں لڑکیاں اور عورتیں اسم ظاہر ہیں اور جملے میں فاعل بن کر آرہے ہیں۔ ایسی صورت میں گردان سے صرف صیغہ نمبر ۱ یا صیغہ نمبر ۴ استعمال کرتے ہیں اور اس کے بعد اسم ظاہر کو حالت رفع میں لے آتے ہیں کیونکہ فاعل حالت رفع میں ہوتا ہے۔ مزید تفصیل ''جملہ فعلیہ کا اہم ترین قاعدہ'' میں آرہی ہے۔

جملہ فعلیہ کا اہم ترین قاعدہ

☆ جملہ فعلیہ میں فاعل اگر اسم ظاہر ہو تو فعل ہمیشہ واحد آئے گا چاہے فاعل واحد ہو مثنّٰی ہو یا جمع ہو

کسی معلم نے لکھا	كَتَبَ مُعَلِّمٌ
(کوئی سے) دو معلموں نے لکھا	كَتَبَ مُعَلِّمَانِ
(کچھ) معلموں نے لکھا	كَتَبَ مُعَلِّمُوْنَ

البتہ جنس کا لحاظ رکھا جائے گا

(کسی) معلمہ نے لکھا	كَتَبَتْ مُعَلِّمَةٌ
(کوئی سی) دو معلمات نے لکھا	كَتَبَتْ مُعَلِّمَتَانِ
(کچھ) معلمات نے لکھا	كَتَبَتْ مُعَلِّمَاتٌ

☆ فاعل اگر غیر عاقل (مذکر/مؤنث) کی جمع مکسر ہو تو فعل مؤنث آئے گا

اُونٹ گئے	ذَهَبَتِ الْجِمَالُ
اُونٹنیاں گئیں	ذَهَبَتِ النُّوْقُ

☆ مندرجہ ذیل صورتوں میں فعل کا مذکر یا مؤنث دونوں طرح لانا جائز ہے

۱۔ فاعل اگر عاقل (مذکر یا مؤنث) کی جمع مکسر ہو

مرد داخل ہوئے دَخَلَ الرِّجَالُ یا دَخَلَتِ الرِّجَالُ

عورتیں داخل ہوئیں دَخَلَتِ النِّسَاءُ یا دَخَلَ النِّسَاءُ

۲۔ فاعل اگر اسم جمع (Collective Noun) ہو

قوم غالب ہوئی غَلَبَ الْقَوْمُ یا غَلَبَتِ الْقَوْمُ

۳۔ فاعل اگر غیر حقیقی مؤنث ہو

سورج طلوع ہوا طَلَعَتِ الشَّمْسُ یا طَلَعَ الشَّمْسُ

۴۔ فاعل اگرچہ حقیقی مؤنث ہو لیکن فعل اور فاعل کے درمیان فاصلہ ہو

فاطمہ نے آج پڑھا قَرَءَتِ الْيَوْمَ فَاطِمَةُ یا قَرَءَ الْيَوْمَ فَاطِمَةُ

مندرجہ ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کریں

۱۔ زید گیا
۲۔ حامد نے مدد کی
۳۔ کسی گواہی دینے والے نے گواہی دی
۴۔ مسلمانوں نے سجدہ کیا
۵۔ تم نے ظلم کیا
۶۔ عورتیں کامیاب ہوئیں
۷۔ تم دونوں نے صبر کیا
۸۔ ہم نے شکر کیا
۹۔ معلمات بیٹھیں
۱۰۔ اللہ نے سنا
۱۱۔ (کچھ) مرد آئے
۱۲۔ وہ بیٹھے
۱۳۔ ابراہیم بیمار ہوا
۱۴۔ لڑکیوں نے پڑھا
۱۵۔ دو مسلمانوں نے مدد کی

جملہ فعلیہ میں مفعول کا استعمال

جس اسم پر فعل واقع ہوا سے مفعول کہتے ہیں۔ کچھ افعال ایسے ہوتے ہیں جنہیں بات مکمل کرنے کے لیے مفعول کی ضرورت نہیں ہوتی انھیں لازم افعال (Intransitive Verbs) کہتے ہیں۔ مثلاً زید گیا ۔ حامد آیا۔

جبکہ کچھ افعال ایسے ہوتے ہیں جنہیں بات مکمل کرنے کے لیے مفعول کی ضرورت ہوتی ہے۔ انھیں متعدی افعال (Transitive Verbs) کہتے ہیں۔ مثلاً لڑکے نے پانی پیا۔ حامد نے محمود کو مارا

ہم جانتے ہیں کہ جملہ فعلیہ میں فاعل حالت رفع میں ہوتا ہے۔ اب یہ بھی نوٹ کرلیں کہ مفعول حالت نصب میں ہوتا ہے۔ اور ترتیب کے لحاظ سے عام طور پر فاعل کے بعد آتا ہے۔ ان باتوں کو ذہن میں رکھتے ہوئے مندرجہ بالا جملوں کا ترجمہ کچھ اسطرح ہوگا۔

لڑکے نے پانی پیا	شَرِبَ الْوَلَدُ الْمَاءَ
حامد نے محمود کو مارا	ضَرَبَ حَامِدٌ مَحْمُوْدًا

نوٹ: اردو سے عربی میں ترجمہ کرنے کے لیے پہلے فعل، فاعل اور مفعول کا تعین کریں۔ پھر جملہ فعلیہ کے قواعد کا خیال رکھتے ہوئے جملہ فعلیہ کی ترتیب کے مطابق ترجمہ کریں۔

عربی میں ترجمہ کریں۔

۱۔ اللہ نے زمین کو پیدا کیا
۲۔ اللہ نے آسمانوں کو پیدا کیا
۳۔ اللہ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا
۴۔ حامد نے محمود کی مدد کی
۵۔ زید نے دو لڑکوں کو مارا
۶۔ میں نے قرآن پڑھا
۷۔ مسلمانوں نے کافروں کو قتل کیا
۸۔ ہم نے قرآن سنا
۹۔ مسلمان نے گائے کو ذبح کیا
۱۰۔ زینب نے سبق یاد کیا
۱۱۔ دو لڑکیوں نے لڑکے کو مارا
۱۲۔ اللہ نے مومنوں سے وعدہ کیا
۱۳۔ ابراہیم نے اُسامہ کی مدد کی
۱۴۔ داؤد نے جالوت کو قتل کیا
۱۵۔ دو چوروں نے مال چرایا

کچھ متعدی افعال ایسے ہوتے ہیں جن کو بات پوری کرنے کے لیے دو مفعول کی ضرورت ہوتی ہے ایسے افعال

اَلْمُتَعَدِّی اِلٰی مَفْعُوْ لَیْنِ کہلاتے ہیں۔ ایسی صورت میں دونوں مفعول حالت نصب میں استعمال ہوتے ہیں۔

اللہ نے زمین کو ایک فرش بنایا	جَعَلَ اللّٰہُ الْاَرْضَ فِرَاشًا
اللہ نے آسمان کو ایک چھت بنایا	جَعَلَ اللّٰہُ السَّمَاءَ بِنَاءً
حامد نے محمود کو ایک عالم گمان کیا	حَسِبَ حَامِدٌ مَحْمُوْدًا عَالِمًا

جملہ فعلیہ میں اسم ضمیر بطور مفعول

بعض اوقات جملہ فعلیہ میں فاعل کی طرح مفعول بھی ضمیر کی صورت میں آتا ہے۔ مثلاً حامد نے محمود کو مارا کی بجائے ہم کہیں کہ اُس نے اُس کو مارا تو اس جملہ میں فاعل کے ساتھ ساتھ مفعول بھی ضمیر کی صورت میں آیا ہے اور ہم جانتے ہیں کہ مفعول حالت نصب میں ہوتا ہے لہٰذا ضمیر بھی ہم حالت نصب والی ہی استعمال کریں گے۔

اس نے مارا	ضَرَبَ
اس نے اس کو مارا	ضَرَبَهٗ
اس نے ان دو (مذکر) کو مارا	ضَرَبَهُمَا
اس نے ان (سب مذکر) کو مارا	ضَرَبَهُمْ
اس نے اس (مؤنث) کو مارا	ضَرَبَهَا
اس نے ان دو (مؤنث) کو مارا	ضَرَبَهُمَا
اس نے ان (سب مؤنث) کو مارا	ضَرَبَهُنَّ
اس نے تجھ (مذکر) کو مارا	ضَرَبَكَ
اس نے تم دو (مذکر) کو مارا	ضَرَبَكُمَا
اس نے تم (سب مذکر) کو مارا	ضَرَبَكُمْ
اس نے تجھ (مؤنث) کو مارا	ضَرَبَكِ
اس نے تم دو (مؤنث) کو مارا	ضَرَبَكُمَا
اس نے تم (سب مؤنث) کو مارا	ضَرَبَكُنَّ

☆ یائے متکلم کے مفعول آنے کی صورت میں یائے متکلم کی ماقبل کسرہ demand پوری کرنے کے لیے فعل اور یائے متکلم کے درمیان ایک نون لایا جاتا ہے جسے نون وقایہ کہتے ہیں۔ فعل چونکہ یائے متکلم کی زیر والی demand پوری نہیں کرتا لہٰذا اس نون وقایہ کو زیر دے دی جاتی ہے۔

اس نے مجھ (مذکر رمؤنث) کو مارا	ضَرَبَنِیْ
اس نے ہم (دو رسب رمذکر رمؤنث) کو مارا	ضَرَبَنَا

☆ فعل ماضی کے جمع مذکر غائب کے صیغے کے بعد اگر ضمیر بطور مفعول آئے تو جمع مذکر غائب کے صیغے کے آخر میں آنے والا الف لکھنے میں نہیں آتا۔

انھوں نے حامد کو مارا	ضَرَبُوْا حَامِدًا
انھوں نے اُس کو مارا	ضَرَبُوْهُ

☆ فعل ماضی کے جمع مذکر حاضر کے صیغے کے بعد اگر ضمیر بطور مفعول آئے تو جمع مذکر حاضر کے صیغے کے آخر میں آنے والا 'تُمْ' 'تُمُوْ' میں تبدیل ہو جاتا ہے۔

تم (سب) نے حامد کو مارا	ضَرَبْتُمْ حَامِدًا
تم (سب) نے اُس کو مارا	ضَرَبْتُمُوْهُ

☆ جملہ فعلیہ میں فاعل اگر اسم ظاہر ہو اور مفعول اسم ضمیر ہو تو جملہ فعلیہ کی نارمل ترتیب بدل جاتی ہے اور مفعول فاعل سے پہلے فعل ہی کے ساتھ متصل (attach) ہو کر آتا ہے۔

حامد نے اس کو مارا	ضَرَبَهٗ حَامِدٌ
حامد نے تجھ (مذکر) کو مارا	ضَرَبَكَ حَامِدٌ
حامد نے مجھے مارا	ضَرَبَنِیْ حَامِدٌ

☆ بعض اوقات جملہ فعلیہ میں فعل، فاعل اور مفعول کے علاوہ بھی کچھ اجزاء ہوتے ہیں انھیں متعلق فعل کہا جاتا ہے۔ فعل لازم ہونے کی صورت میں انھیں فاعل کے بعد اور فعل متعدی ہونے کی صورت میں انھیں مفعول کے بعد لایا جاتا ہے مثلاً:

زید کرسی پر بیٹھا	جَلَسَ زَيْدٌ عَلَى الْكُرْسِيِّ
فاطمہ گھر میں داخل ہوئی	دَخَلَتْ فَاطِمَةُ فِي الْبَيْتِ
ابراہیم مسجد سے گھر کی طرف گیا	ذَهَبَ اِبْرَاهِيْمُ مِنَ الْمَسْجِدِ اِلَى الْبَيْتِ
اسامہ نے ابراہیم کو کوڑے سے مارا	ضَرَبَ اُسَامَةُ اِبْرَاهِيْمَ بِالسَّوْطِ

جملہ فعلیہ میں مرکبات کا استعمال

بعض مرتبہ جملہ فعلیہ میں فاعل مرکب کی صورت میں استعمال ہوتا ہے تو کبھی مفعول اور کبھی دونوں مثلاً:

حامد کا بھائی خوش ہوا	فَرِحَ اَخُوْ حَامِدٍ	(فاعل بطور مرکب)
زید نے حامد کے بھائی کو مارا	ضَرَبَ زَيْدٌ اَخَا حَامِدٍ	(مفعول بطور مرکب)
مسجد کے امام نے ایک طویل خطبہ پڑھا	قَرَءَ اِمَامُ الْمَسْجِدِ خُطْبَةً طَوِيْلَةً	(فاعل اور مفعول دونوں مرکب)

مندرجہ ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کریں۔

۱۔ عظیم اللہ نے سچ کہا

۲۔ تیرے رب نے مدد کی

۳۔ محمود کے دونوں لڑکے بیمار ہو گئے

۴۔ لوگوں نے خطیب کا کلام سنا

۵۔ اللہ نے اپنی رحمت کا دروازہ کھول دیا

۶۔ سکول کے چوکیدار نے سکول کا دروازہ کھولا

۷۔ اِس سکول کے لڑکے نے اُس سکول کے لڑکے کو مارا

۸۔ میرا دوست ہنسا

۹۔ میں نے اپنے دوست کی مدد کی

۱۰۔ اے ہمارے رب! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا

۱۱۔ اللہ نے ہماری مدد کی

۱۲۔ تو نے اُس کو مارا

۱۳۔ تم (سب مؤنث) نے اُس (مذکر) کی مدد کی

۱۴۔ تم دونوں نے حامد کا قلم چرایا

۱۵۔ زید کے بھائی نے تم دونوں کو طلب کیا

۱۶۔ مسلمانوں نے گائے کو ذبح کیا اور اس کا گوشت کھایا

۱۷۔ دو چور گھر میں داخل ہوئے اور انھوں نے مال چرایا

۱۸۔ موسیٰ اپنی قوم کی طرف لوٹے

۱۹۔ تیرے لڑکے نے مجھے مارا

۲۰۔ حامد اور محمود مدرسہ میں آئے اور اپنا سبق یاد کیا

۲۱۔ فاطمہ اور زینب گھر میں داخل ہوئیں اور انہوں نے کھانا کھایا

۲۲۔ کچھ مرد آئے، وہ بیٹھے پھر چلے گے

۲۳۔ تم (سب) نے چھوٹے لڑکے کو مارا

۲۴۔ اللہ نے موسیٰ کو فرعون کی طرف بھیجا

۲۵۔ ابراہیم کے چھوٹے لڑکے نے زید کے بڑے لڑکے کو مارا

فعل کے ساتھ صِلَہ Preposition کا استعمال

انگریزی زبان کے حوالے سے ہم جانتے ہیں کہ Verb کے ساتھ Preposition کا استعمال Verb کے مفہوم میں تبدیلی لے آتا ہے مثلاً:

To give	دینا
To give up	ترک کر دینا

اسی طرح

To look	دیکھنا
To look for	تلاش کرنا
To look after	دیکھ بھال کرنا
To look into	غور کرنا

اور

To break	توڑنا
To break out	پھیل جانا

اور

To bear	برداشت کرنا
To bear out	تصدیق کرنا

عربی زبان میں Preposition کے لیے حروف جارہ استعمال کیے جاتے ہیں جنہیں ''صلہ'' کہتے ہیں۔ حروف جارہ کے بدلنے سے فعل کے معنی میں بھی تبدیلی واقع ہوتی ہے۔ کس فعل کے ساتھ کون سا صِلہ کیا معنی دیتا ہے؟ اس کے لیے کوئی لگے بندھے اصول نہیں ہوتے یہ سب اہل زبان کے محاورے کے مطابق ہوتا ہے۔ مطالعے کی کثرت اور عربی لغت (Dictionary) اس سلسلے میں ہمیں مدد دیں گے۔

بعض افعال اوران کے ساتھ مختلف صِلوں کی مثالیں درج ذیل ہیں۔

ذَهَبَ	وہ گیا	
ذَهَبَ بِ	وہ لے گیا	ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ
نَزَلَ	وہ اُترا	
نَزَلَ بِ	اُس نے اُتارا	نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ عَلٰى قَلْبِكَ

☆ فعل سَجَدَ کے ساتھ 'ل' کا صلہ ضرور استعمال ہوتا ہے

اُس نے اللہ کو سجدہ کیا — سَجَدَ لِلّٰهِ

تمام فرشتوں نے آدم کو سجدہ کیا — سَجَدَ الْمَلٰئِكَةُ لِاٰدَمَ

☆ فعل شَكَرَ بغیر صلہ کے بھی استعمال ہوتا ہے 'ل' کے صلے کے ساتھ بھی استعمال ہوتا ہے اور شاذ 'بِ' کے صلے کے ساتھ بھی استعمال ہوتا ہے۔

اُس نے اللہ کا شکر ادا کیا — شَكَرَ اللّٰهَ شَكَرَ لِلّٰهِ شَكَرَ بِاللّٰهِ

☆ فعل سَخِرَ (ٹھٹھہ کرنا) بِ اور مِنْ کے صلے کے ساتھ استعمال ہوتا ہے

وہ اس پر ہنستے — سَخِرُوْا مِنْهُ

☆ فعل اَمَرَ (اس نے حکم دیا) کے دو مفعول ہوتے ہیں۔

۱۔ جسے حکم دیا جائے

۲۔ جو حکم دیا جائے

پہلا مفعول بغیر صلہ کے استعمال ہوتا ہے جبکہ دوسرے مفعول کے ساتھ 'بِ' کا صلہ استعمال ہوتا ہے۔

میرے رب نے مجھے نماز کا حکم دیا — اَمَرَنِيْ رَبِّيْ بِالصَّلٰوةِ

فعل ضَرَبَ مارنا کے معنی میں استعمال ہوتا ہے اس کے مختلف استعمالات درج ذیل ہیں:

۱۔ ضَرَبَ مثلًا	مثال بیان کرنا
۲۔ ضَرَبَ فِي الْاَرْضِ	تجارت یا جنگ کے لیے سفر کرنا
۳۔ ضَرَبَ عَنْ	اعراض کرنا
۴۔ ضَرَبَ عَلٰى	تھوپ دینا۔ مسلط کر دینا

فعل ماضی میں نفی کے معنی پیدا کرنا

فعل ماضی کے شروع میں مَا لگا دینے سے اس میں نفی کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں مثلاً:

زید خوش ہوا	فَرِحَ زَیْدٌ
زید خوش نہیں ہوا	مَا فَرِحَ زَیْدٌ
میں نے زید کو نہیں مارا	مَا ضَرَبْتُ زَیْدًا

عربی میں ترجمہ کریں

۱۔ لڑکوں نے اپنا سبق نہیں پڑھا (قَرَءَ)

۲۔ زید نے تمہاری کتاب نہیں چرائی (سَرَقَ)

۳۔ میں نے سبق یاد نہیں کیا (حَفِظَ)

۴۔ زید مسجد سے نہیں لوٹا (رَجَعَ)

۵۔ یہودیوں نے عیسیٰ کو قتل نہیں کیا (قَتَلَ)

۶۔ انہوں نے اُس کو قتل نہیں کیا

۷۔ تم (سب) نے آج قرآن نہیں پڑھا

۸۔ ان کی تجارت نفع بخش نہ ہوئی (رَبِحَ)

۹۔ زینب نے فاطمہ کی مدد نہ کی (نَصَرَ)

۱۰۔ لڑکے نے پانی نہ پیا (شَرِبَ)

جملہ فعلیہ کو سوالیہ بنانا

جملہ فعلیہ کو سوالیہ بنانے کے لیے اس کے شروع میں حروف استفہام یا اسمائے استفہام کا استعمال کیا جاتا ہے۔

تو نے دروازہ کھولا	فَتَحْتَ الْبَابَ
کیا تو نے دروازہ کھولا؟	اَفَتَحْتَ الْبَابَ
نہیں! میں نے دروازہ نہیں کھولا	لَا ! مَا فَتَحْتُ الْبَابَ
تو نے زید کو کیوں مارا؟	لِمَ ضَرَبْتَ زَيْدًا

عربی میں ترجمہ کریں۔

۱۔ کیا تم (سب مؤنث) نے آج قرآن پڑھا؟

۲۔ ہاں ہم نے آج قرآن پڑھا

۳۔ کیا تو (مؤنث) نے اپنا کھانا کھا لیا؟

۴۔ ہاں میں نے اپنا کھانا کھایا

۵۔ تو نے مجھے کیوں مارا؟

۶۔ تیرا بھائی کہاں گیا؟

۷۔ تمہارے ابو لاہور سے کب آئے؟

۸۔ اے فاطمہ! تجھے کس نے پیدا کیا؟

۹۔ اے لوگو! آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا؟

۱۰۔ اے کافرو! تم نے اللہ کا کیونکر انکار کیا

فعل ماضی کے ساتھ قَدْ کا استعمال

فعل ماضی پر حرف 'قَدْ' کے داخل ہونے سے یا تو اُس میں

1. تاکید اور فی الواقع ہونے کا مفہوم پیدا ہوتا ہے

یا

2. ماضی قریب کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں

☆ قَدْ عَلِمَ كُلُّ أُنَاسٍ مَشْرَبَهُمْ

☆ قَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ

☆ قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ

کبھی مزید تاکید کے لیے 'قَدْ' پر لام تاکید کا اضافہ کیا جاتا ہے

☆ لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِيْ أَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ

☆ لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ

☆ لَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ

☆ لڑکا ڈر گیا ہے	قَدْ فَرِقَ الْوَلَدُ
☆ ہم نے دودھ پی لیا ہے	قَدْ شَرِبْنَا اللَّبَنَ
☆ سورج طلوع ہو چکا ہے	قَدْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ
☆ زید امتحان میں پاس ہو گیا ہے	قَدْ نَجَحَ زَيْدٌ فِي الْاِمْتِحَانِ
☆ مسلمان (مؤنث) نے مصیبت پر صبر کر لیا ہے	قَدْ صَبَرَتِ الْمُسْلِمَةُ عَلَى الْمُصِيْبَةِ

فعل ماضی مجہول

ہم جانتے ہیں کہ کوئی بھی فعل فاعل کے بغیر نہیں ہوسکتا۔ البتہ بعض افعال ایسے ہوتے ہیں جنہیں مفہوم مکمل کرنے کے لیے مفعول کی ضرورت ہوتی ہے اور بعض کو نہیں۔ لیکن ہر فعل کا فاعل ضرور ہوتا ہے اور وہ اسم ضمیر یا اسم ظاہر کی شکل میں موجود ہوتا ہے ایسا فعل 'فعل معروف' یا 'فعل معلوم' کہلاتا ہے یعنی ایسا فعل جس کا فاعل جانا پہچانا ہو یا معلوم ہو مثلاً:

شَرِبَ الْمَاءَ	اُس نے پانی پیا	(فاعل اسم ضمیر کی صورت میں)
شَرِبَ الْوَلَدُ الْمَاءَ	لڑکے نے پانی پیا	(فاعل اسم ظاہر کی صورت میں)

بعض مرتبہ فعل کا فاعل مذکور نہیں ہوتا بلکہ محذوف ہوتا ہے اور فاعل کو حذف کرنے کی مختلف وجوہات ہوسکتی ہیں۔ ایسا فعل ''فعل مجہول'' کہلاتا ہے مثلاً پانی پیا گیا۔

فعل ماضی سے مجہول بنانا نہایت آسان ہے۔ ف۔ع۔ل مادے کے حروف کو فُعِلَ کے وزن پر لے آئیں، جیسے ش۔ر۔ب سے شُرِبَ پھر مفعول کو فاعل کا status (اعراب) دے دیں یعنی حالت رفع میں لے آئیں۔

لڑکے نے پانی پیا	شَرِبَ الْوَلَدُ الْمَاءَ
پانی پیا گیا	شُرِبَ الْمَاءُ

یاد رہے کی فعل مجہول متعدی افعال سے بنتا ہے کیونکہ متعدی افعال کا ہی مفعول ہوتا ہے اور چونکہ فعل مجہول میں مفعول کو فاعل کا اعراب دیا جاتا ہے لہٰذا اس مفعول کو اب گرامر کی اصطلاح میں ''مَفْعُوْلٌ مَا لَمْ يُسَمَّ فَاعِلُهٗ'' یعنی ''وہ مفعول جس کے فاعل کا نام نہ لیا گیا ہو'' کہا جاتا ہے اور آسانی کی خاطر ''نائب الفاعل'' بھی کہہ دیتے ہیں۔

فعل ماضی مجہول کی گردان

		واحد	مثنیٰ	جمع
غائب	مذکر	فُعِلَ	فُعِلَا	فُعِلُوْا
3rd Person	مؤنث	فُعِلَتْ	فُعِلَتَا	فُعِلْنَ
حاضر	مذکر	فُعِلْتَ	فُعِلْتُمَا	فُعِلْتُمْ
2nd Person	مؤنث	فُعِلْتِ	فُعِلْتُمَا	فُعِلْتُنَّ
متکلم 1st Person	مذکر مؤنث	فُعِلْتُ	فُعِلْنَا	

☆ فعل مجہول میں بھی فعل معروف کے جملے والے قواعد کا ہی اطلاق ہوتا ہے یعنی نائب الفاعل اگر اسم ظاہر ہو تو گردان سے صیغہ نمبر ا یا صیغہ نمبر ۴ کا استعمال ہوگا اور اگر نائب الفاعل اسم ضمیر ہو تو گردان چلے گی، جیسے:

محمود کی مدد کی گئی — نُصِرَ مَحْمُوْدٌ

مسلمانوں کی مدد کی گئی — نُصِرَ الْمُسْلِمُوْنَ

اس کی مدد کی گئی — نُصِرَ

ان کی مدد کی گئی — نُصِرُوْا

☆ ایسے متعدّی افعال جن کے دو مفعول آتے ہیں، ان سے جب فعل مجہول بنایا جاتا ہے تو پہلے مفعول کو تو فاعل کا اعراب دیا جاتا ہے لیکن دوسرا مفعول بدستور حالت نصب میں رہتا ہے، جیسے:

محمود کو عالم گمان کیا گیا — حُسِبَ مَحْمُوْدٌ عَالِمًا

☆ ایسے متعدّی افعال جن کا مفعول صلہ (Preposition) کے ساتھ استعمال ہوتا ہے یا وہ افعال جنہیں صلہ کے ذریعے متعدّی بنایا جاتا ہے، ان سے جب فعل مجہول بناتے ہیں تو ان کا صیغہ نہیں بدلتا اور جار، مجرور کا مجموعہ نائب الفاعل کہلاتا ہے، جیسے:

اللہ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی — طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ

ان کے دلوں پر مہر لگا دی گئی	طُبِعَ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ
زید ان پر غصہ ہوا	غَضِبَ زَيْدٌ عَلَيْهِمْ
ان پر غصہ کیا گیا	غُضِبَ عَلَيْهِمْ

درج ذیل جملوں کو فعل مجہول میں تبدیل کریں۔

۱) ضَرَبَ حَامِدٌ مَحْمُوْدًا
۲) خَلَقَ اللّٰهُ الْاِنْسَانَ
۳) نَصَرَ اِبْرَاهِيْمُ الْوَلَدَيْنِ
۴) قَتَلَ الْمُسْلِمُوْنَ الْكَافِرِيْنَ
۵) طَلَبَتِ الْمُعَلِّمَةُ زَيْنَبَ
۶) نَصَرُوْا فَاطِمَةَ وَمَرْيَمَ
۷) اَمَرَ الْمُعَلِّمُ الْبَنَاتِ بِالصَّلٰوةِ
۸) بَعَثَ اللّٰهُ مُوْسٰى اِلٰى فِرْعَوْنَ
۹) كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الصِّيَامَ
۱۰) ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ

عربی میں ترجمہ کریں

۱) اسے مارا گیا
۲) ان دونوں کو بلایا گیا
۳) ان سب کی مدد کی گئی
۴) ان (مؤنث) کو لے جایا گیا
۵) مجھے نماز کا حکم دیا گیا

جملہ فعلیہ کو جملہ اسمیہ میں تبدیل کرنا

فعل سے شروع ہونے والا جملہ، جملہ فعلیہ کہلاتا ہے۔ جملہ فعلیہ کی نارمل ترتیب میں سب سے پہلے فعل، پھر فاعل اور پھر مفعول ہوتا ہے۔ اگر ہم فاعل کو فعل سے پہلے لے آئیں تو وہ جملہ، جملہ فعلیہ نہیں رہتا بلکہ جملہ اسمیہ بن جاتا ہے۔ اور پھر جملہ اسمیہ کے قواعد کے مطابق فعل (خبر) عدد اور جنس دونوں پہلوؤں سے فاعل (مبتداء) کے مطابق آتا ہے۔

خَلَقَ اللّٰهُ الْاَرْضَ (جملہ فعلیہ)

اَللّٰهُ خَلَقَ الْاَرْضَ (جملہ اسمیہ)

مبتداء + خبر (جملہ فعلیہ) = جملہ اسمیہ

☆ دَخَلَ الْمُعَلِّمُ ← اَلْمُعَلِّمُ دَخَلَ

☆ دَخَلَ الْمُعَلِّمَانِ ← اَلْمُعَلِّمَانِ دَخَلَا

☆ دَخَلَ الْمُعَلِّمُوْنَ ← اَلْمُعَلِّمُوْنَ دَخَلُوْا

☆ دَخَلَتِ الْمُعَلِّمَةُ ← اَلْمُعَلِّمَةُ دَخَلَتْ

☆ دَخَلَتِ الْمُعَلِّمَتَانِ ← اَلْمُعَلِّمَتَانِ دَخَلَتَا

☆ دَخَلَتِ الْمُعَلِّمَاتُ ← اَلْمُعَلِّمَاتُ دَخَلْنَ

☆ دَخَلَ ← هُوَ دَخَلَ

☆ دَخَلَا ← هُمَا دَخَلَا

☆ دَخَلُوْا ← هُمْ دَخَلُوْا

☆ دَخَلَتْ ← هِيَ دَخَلَتْ

☆ دَخَلَتَا ← هُمَا دَخَلَتَا

☆ دَخَلْنَ ← هُنَّ دَخَلْنَ

☆ دَخَلْتَ ← اَنْتَ دَخَلْتَ

☆ دَخَلْتُمَا ← اَنْتُمَا دَخَلْتُمَا

☆ دَخَلْتُمْ ← اَنْتُمْ دَخَلْتُمْ

☆ دَخَلْتِ ← اَنْتِ دَخَلْتِ

☆ دَخَلْتُمَا ← اَنْتُمَا دَخَلْتُمَا

☆ دَخَلْتُنَّ ـــ اَنْتُنَّ دَخَلْتُنَّ
☆ دَخَلْتُ ـــ اَنَا دَخَلْتُ
☆ دَخَلْنَا ـــ نَحْنُ دَخَلْنَا

درج ذیل فعلیہ جملوں کو اسمیہ جملوں میں تبدیل کریں۔

۱۔ جَلَسَ الْوَلَدَانِ اَمَامَ الْمُعَلِّمِ
۲۔ نَصَرَ الْمُسْلِمُوْنَ اِخْوَانَهُمْ
۳۔ شَرِبَ الْاَوْلَادُ اللَّبَنَ
۴۔ اَكَلَ الْمُسَافِرُوْنَ الطَّعَامَ
۵۔ كَتَبْتُ رِسَالَةً اِلٰى اَخِيْ
۶۔ اَفَعَلْتَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا يَا اِبْرَاهِيْمُ ؟
۷۔ سَمِعَ النَّاسُ كَلَامَ الْخَطِيْبِ
۸۔ دَخَلَ الْوَلَدَانِ الصَّالِحَانِ فِي الْمَسْجِدِ
۹۔ خَرَجَ فَاطِمَةُ وَ زَيْنَبُ وَ حَامِدٌ مِنَ الْبَيْتِ
۱۰۔ رَجَعَتِ الْبَنَاتُ مِنَ الْمَدْرَسَةِ
۱۱۔ طَلَبَ الْمُدِيْرُ الطُّلَّابَ
۱۲۔ دَخَلَ السَّارِقَانِ فِي الْبَيْتِ
۱۳۔ خُلِقَ الْاِنْسَانُ مِنْ طِيْنٍ
۱۴۔ نُصِرَ الْمُسْلِمُوْنَ
۱۵۔ طُلِبَ الطَّالِبُ
۱۶۔ دَخَلَ فِي الْبَيْتِ
۱۷۔ خَرَجُوْا مِنَ الْمَسْجِدِ
۱۸۔ ذَهَبَتْ اِلٰى اُمِّهَا
۱۹۔ فَتَحْتُ الْبَابَ
۲۰۔ شَرِبْنَا الْمَاءَ

فعل مضارع

وہ فعل جس میں کسی کام کے موجودہ یا آنے والے زمانے میں کرنے یا ہونے کا مفہوم ہو فعل مضارع کہلاتا ہے۔ ہم یوں کہہ سکتے ہیں کہ عربی زبان میں حال اور مستقبل کے لیے ایک ہی فعل استعمال ہوتا ہے جسے فعل مضارع کہتے ہیں۔

فعل مضارع کی چار علامات ہیں (ی - ت - ا - ن) جن میں سے 'ا' صرف واحد متکلم اور 'ن' صرف جمع متکلم کے صیغے میں لگتا ہے۔ 'ی' چار صیغوں میں استعمال ہوتی ہے جن میں سے تین مذکر غائب کے صیغے ہیں جبکہ ایک جمع مؤنث غائب کا باقی آٹھ صیغوں میں علامت مضارع 'ت' استعمال ہوتی ہے۔

فعل ماضی معروف کی طرح فعل مضارع معروف کے بھی تین وزن ہیں جو درج ذیل ہیں۔

۱۔ يَفْعَلُ ۲۔ يَفْعِلُ ۳۔ يَفْعُلُ

فعل مضارع کی گردان

۱۔ يَفْعَلُ

		واحد	مثنی	جمع
غائب	مذکر	يَفْعَلُ	يَفْعَلَانِ	يَفْعَلُوْنَ
3rd Person	مؤنث	تَفْعَلُ	تَفْعَلَانِ	يَفْعَلْنَ
حاضر	مذکر	تَفْعَلُ	تَفْعَلَانِ	تَفْعَلُوْنَ
2nd Person	مؤنث	تَفْعَلِيْنَ	تَفْعَلَانِ	تَفْعَلْنَ
متکلم 1st Person	مذکر مؤنث	اَفْعَلُ	نَفْعَلُ	

۲۔ يَفْعِلُ

		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	يَفْعِلُ	يَفْعِلَانِ	يَفْعِلُوْنَ
3rd Person	مؤنث	تَفْعِلُ	تَفْعِلَانِ	يَفْعِلْنَ
حاضر	مذکر	تَفْعِلُ	تَفْعِلَانِ	تَفْعِلُوْنَ
2nd Person	مؤنث	تَفْعِلِيْنَ	تَفْعِلَانِ	تَفْعِلْنَ
متکلم 1st Person	مذکر مؤنث	اَفْعِلُ	نَفْعِلُ	

۳۔ يَفْعُلُ

		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	يَفْعُلُ	يَفْعُلَانِ	يَفْعُلُوْنَ
3rd Person	مؤنث	تَفْعُلُ	تَفْعُلَانِ	يَفْعُلْنَ
حاضر	مذکر	تَفْعُلُ	تَفْعُلَانِ	تَفْعُلُوْنَ
2nd Person	مؤنث	تَفْعُلِيْنَ	تَفْعُلَانِ	تَفْعُلْنَ
متکلم 1st Person	مذکر مؤنث	اَفْعُلُ	نَفْعُلُ	

وہ افعال جن کا ماضی ' فَعَلَ ' کے وزن پر آتا ہو لازمی نہیں ہوتا کہ ان کا مضارع بھی عین کلمہ کی زبر یعنی ' يَفْعَلُ ' کے وزن پر ہی آئے۔ وہ 'يَفْعِلُ' کے وزن پر بھی آسکتا ہے اور ' يَفْعُلُ ' کے وزن پر بھی یہ سب اہل زبان کے استعمال سے ہی معلوم ہوتا ہے۔ ہم نے ماضی کے اوزان کی جو تین فہرستیں بنائیں تھیں ان تینوں فہرستوں میں استعمال ہونے والے افعال کے مضارع جس جس وزن پر آتے ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

ا۔

خَلَقَ	اُس نے پیدا کیا	يَخْلُقُ
جَعَلَ	اُس نے بنایا	يَجْعَلُ
غَفَرَ	اُس نے بخشا	يَغْفِرُ
صَبَرَ	اُس نے صبر کیا	يَصْبِرُ
فَتَحَ	اُس نے کھولا	يَفْتَحُ
عَبَدَ	اُس نے عبادت کی	يَعْبُدُ
رَفَعَ	اُس نے بلند کیا	يَرْفَعُ
حَشَرَ	اُس نے اکٹھا کیا	يَحْشُرُ
غَفَلَ	وہ غافل ہوا	يَغْفِلُ
عَقَلَ	اُس نے عقل سے کام لیا	يَعْقِلُ
سَجَدَ	اُس نے سجدہ کیا	يَسْجُدُ
جَلَسَ	وہ بیٹھا	يَجْلِسُ
ضَرَبَ	اُس نے مارا	يَضْرِبُ
دَخَلَ	وہ داخل ہوا	يَدْخُلُ
خَرَجَ	وہ نکلا	يَخْرُجُ
ذَهَبَ	وہ گیا	يَذْهَبُ

رَزَقَ	اُس نے عطا کیا	يَرْزُقُ
ظَلَمَ	اُس نے ظلم کیا	يَظْلِمُ
نَجَحَ	وہ کامیاب ہوا	يَنْجَحُ
رَجَعَ	وہ لوٹا	يَرْجِعُ
بَلَغَ	وہ پہنچا	يَبْلُغُ
جَهَدَ	اُس نے کوشش کی	يَجْهَدُ
نَفَعَ	اُس نے نفع دیا	يَنْفَعُ
نَظَرَ	اُس نے دیکھا	يَنْظُرُ
نَزَلَ	وہ اترا	يَنْزِلُ
صَدَقَ	اُس نے سچ کہا	يَصْدُقُ
كَذَبَ	اُس نے جھوٹ کہا	يَكْذِبُ
شَكَرَ	اُس نے شکر کیا	يَشْكُرُ
نَقَصَ	اُس نے کمی کی	يَنْقُصُ
تَرَكَ	اُس نے چھوڑا	يَتْرُكُ

۲۔

فَرِحَ	وہ خوش ہوا	يَفْرَحُ
عَمِلَ	اُس نے عمل کیا	يَعْمَلُ
عَلِمَ	اُس نے جانا	يَعْلَمُ
ضَحِكَ	وہ ہنسا	يَضْحَكُ
قَدِمَ	وہ آیا	يَقْدَمُ

حَمِدَ	اُس نے حمد کی	يَحْمَدُ
سَمِعَ	اُس نے سُنا	يَسْمَعُ
حَسِبَ	اُس نے گمان کیا	يَحْسِبُ
شَرِبَ	اُس نے پیا	يَشْرَبُ
حَفِظَ	اُس نے یاد کیا	يَحْفَظُ
رَحِمَ	اُس نے رحم کیا	يَرْحَمُ
رَكِبَ	وہ سوار ہوا	يَرْكَبُ
شَهِدَ	اُس نے گواہی دی	يَشْهَدُ
قَبِلَ	اُس نے قبول کیا	يَقْبَلُ
مَرِضَ	وہ بیمار ہوا	يَمْرَضُ

۳۔

قَرُبَ	وہ قریب ہوا	يَقْرُبُ
بَعُدَ	وہ دور ہوا	يَبْعُدُ
كَرُمَ	وہ باعزت ہوا	يَكْرُمُ
ثَقُلَ	وہ بھاری ہوا	يَثْقُلُ
ضَعُفَ	وہ کمزور ہوا	يَضْعُفُ

عربی میں ترجمہ کریں

۱۔ ہم صبر کرتے ہیں ۲۔ وہ ٹھنڈا پانی پیتے ہیں ۳۔ ہم اللہ کی عبادت کرتے ہیں
۴۔ میں اللہ کا ذکر کرتا ہوں ۵۔ اللہ گناہوں کو بخش دیتا ہے ۶۔ اللہ ہمیں رزق دیتا ہے
۷۔ اللہ اسلام کے لیے ہمارا سینا کھول دے گا ۸۔ مسلمان گائے کو ذبح کریں گے

فعل مضارع کو منفی بنانا

فعل مضارع سے پہلے عام طور پر ' لَا ' لگانے سے مضارع منفی بن جاتا ہے مثلاً:

وہ نہیں لکھتا/ لکھے گا	لَا یَکْتُبُ
تم صبر نہیں کرتے/کروگے	لَا تَصْبِرُ
مسلمان کافروں کی مدد نہیں کرتے	لَا یَنْصُرُ الْمُسْلِمُوْنَ الْکَافِرِیْنَ

فعل مضارع کو حال کے ساتھ مخصوص کرنا

فعل مضارع سے پہلے لامِ مفتوح ' لَ ' لگانے سے مضارع صرف حال کے لیے مخصوص ہو جاتا ہے مثلاً:

وہ مدد کرتا ہے	لَیَنْصُرُ
وہ لکھتا ہے	لَیَکْتُبُ

فعل مضارع کو مستقبل کے ساتھ مخصوص کرنا

فعل مضارع سے پہلے سین مفتوح ' سَ ' یا ' سَوْفَ ' لگانے سے مضارع مستقبل کے لیے مخصوص ہو جاتا ہے۔

مثلاً:

وہ ابھی یا عنقریب مدد کرے گا	سَیَنْصُرُ
تم جلدی جان لوگے	سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ

فعل مضارع میں تاکید پیدا کرنا

فعل مضارع میں تاکید کا مفہوم پیدا کرنے کے لیے اس کے آخر میں نونِ تاکید کا اضافہ کرتے ہیں یہ نون ساکن بھی ہوسکتا ہے اور شدوالا بھی۔ ساکن نون کو نون خفیفہ کہتے ہیں جبکہ شدوالا نون نون ثقیلہ کہلاتا ہے۔ نون خفیفہ اور نون ثقیلہ کے ساتھ فعل مضارع کے شروع میں لام تاکید بھی لگایا جاتا ہے۔

نون خفیفہ کی نسبت نون ثقیلہ کا استعمال زیادہ ہے اور یہ فعل مضارع کا انتہائی تاکیدی اسلوب ہے اور قرآن میں کثرت سے استعمال ہوا ہے۔ نون خفیفہ کے ساتھ فعل مضارع کے صرف آٹھ صیغے بنتے ہیں جبکہ نون ثقیلہ کے ساتھ تمام صیغے استعمال ہوتے ہیں۔

فعل مضارع کے ساتھ نون خفیفہ اور نون ثقیلہ کے استعمال کے بعد جو گردانیں بنتی ہیں وہ درج ذیل ہیں:

نون خفیفہ کے ساتھ فعل مضارع کی گردان

جمع	مثنیٰ	واحد		
لَیَفْعُلُنْ	x	لَیَفْعَلَنْ	مذکر	غائب
x	x	لَتَفْعَلَنْ	مؤنث	3rd Person
لَتَفْعُلُنْ	x	لَتَفْعَلَنْ	مذکر	حاضر
x	x	لَتَفْعِلِنْ	مؤنث	2nd Person
لَنَفْعَلَنْ		لَاَفْعَلَنْ	مذکر مؤنث	متکلم 1st Person

س ف ع (ف)

سَفَعَ يَسْفَعُ (پکڑ کر گھسیٹنا)

ہم ضرور گھسیٹیں گے لَنَسْفَعَنْ = لَنَسْفَعًا

كَلَّا لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ

ك و ن (ن)

كَانَ يَكُوْنُ (ہونا)

وہ ضرور ہو جائے گا لَيَكُوْنَنْ = لَيَكُوْنًا

وَلَئِنْ لَّمْ يَفْعَلْ مَا اٰمُرُهٗ لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُوْنًا مِنَ الصّٰغِرِيْنَ

نون ثقیلہ کے ساتھ فعل مضارع کی گردان

		واحد	مثنی	جمع
غائب	مذکر	لَيَفْعَلَنَّ	لَيَفْعَلَانِّ	لَيَفْعَلُنَّ
3rd Person	مؤنث	لَتَفْعَلَنَّ	لَتَفْعَلَانِّ	لَيَفْعَلْنَانِّ
حاضر	مذکر	لَتَفْعَلَنَّ	لَتَفْعَلَانِّ	لَتَفْعَلُنَّ
2nd Person	مؤنث	لَتَفْعَلِنَّ	لَتَفْعَلَانِّ	لَتَفْعَلْنَانِّ
متکلم 1st Person	مذکر مؤنث	لَاَفْعَلَنَّ	لَنَفْعَلَنَّ	

ن ص ر (ن) واحد مذکر غائب لَيَنْصُرَنَّ (وہ ضرور بالضرور مدد کرے گا)

لَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ

دخ ل (ن) جمع مذکر حاضر لَتَدْخُلُنَّ (داخل ہونا)

لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ

ق ع د	(ن)	واحد متکلم	لَاَقْعُدَنَّ	(بیٹھنا)
ء ت ی	(ض)	واحد متکلم	لَاٰتِیَنَّ	(آنا)

قَالَ فَبِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ مِنْ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَآئِلِهِمْ

ع ل م	(س)	واحد مذکر غائب	لَيَعْلَمَنَّ	(جاننا)

وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِيْنَ

مضارع مجہول

جس طرح ماضی مجہول کا ایک ہی وزن تھا۔ فُعِلَ

اسی طرح مضارع مجہول کا بھی ایک ہی وزن ہے۔ یُفْعَلُ

یَنْصُرُ سے یُنْصَرُ

یَقْبَلُ سے یُقْبَلُ

یَضْرِبُ سے یُضْرَبُ

فعل مجہول کے بارے میں تفصیل سے گفتگو ہم ماضی مجہول کے سبق میں کر چکے ہیں۔

درج ذیل کا عربی میں ترجمہ کریں۔

۱۔ اسے مارا جاتا ہے

۲۔ انھیں رزق دیا جاتا ہے

۳۔ تم (سب) لوٹائے جاؤ گے

۴۔ آج مسجد کا دروازہ کھولا جائے گا

۵۔ اُس (مؤنث) سے کوئی سفارش قبول نہیں کی جائے گی

۶۔ وہ قتل کرتے ہیں اور قتل کیے جاتے ہیں

۷۔ تم (سب) سے سوال نہیں کیا جائے گا

۸۔ اس پر رحم نہیں کیا جائے گا

۹۔ مجرم قیامت کے روز اپنے چہروں سے پہچانے جائیں گے

۱۰۔ یہ کتاب عنقریب پڑھ لی جائے گی

ابواب ثلاثی مجرد

ہم جانتے ہیں کہ جن افعال کا مادہ تین حروف پر مشتمل ہوتا ہے انھیں ثلاثی کہتے ہیں اور ایسے افعال کی تعداد تقریباً ۹۹ فیصد ہے۔

جن افعال کا مادہ چار حروف پر مشتمل ہوتا ہے انہیں رباعی کہتے ہیں اور یہ تعداد میں بہت کم ہیں۔

فعل کے مادے کے حروف کا پتہ ہمیں ماضی کے پہلے صیغے سے لگتا ہے۔ ثلاثی میں اگر ماضی کے پہلے صیغے میں حروف مادہ کے علاوہ کوئی اضافی حروف ہوں تو اسے ثلاثی مزید فیہ کہتے ہیں اور اگر صرف مادے کے ہی تین حروف ہوں تو وہ ثلاثی مجرد کہلاتا ہے۔

ہم نے ماضی معروف کے تین وزن پڑھے ہیں فَعَلَ ۔ فَعِلَ ۔ فَعُلَ

اور مضارع معروف کے بھی تین ہی وزن پڑھے ہیں یَفْعَلُ۔ یَفْعِلُ ۔ یَفْعُلُ

ماضی اور مضارع کے تینوں اوزان میں فرق صرف عین کلمہ کی حرکت کا ہے۔ لیکن ایسا نہیں ہے کہ جو افعال ماضی میں عین کلمہ کی جس حرکت سے استعمال ہوں وہ مضارع میں بھی عین کلمہ کی اسی حرکت سے ''لازماً'' استعمال ہوں گے۔

افعال کی دی گئی گذشتہ فہرستوں پر غور کر کے ہم درج ذیل نتائج اخذ کر سکتے ہیں۔

۱۔ ماضی میں عین کلمہ جب پیش والا ہو تو مضارع میں بھی وہ لازماً پیش والا ہوتا ہے۔ مثلاً

کَرُمَ یَکْرُمُ

۲۔ ماضی میں عین کلمہ جب زیر والا ہو تو مضارع میں وہ زبر والا بھی ہو سکتا ہے اور زیر والا بھی مثلاً

سَمِعَ یَسْمَعُ

حَسِبَ یَحْسِبُ

۳۔ ماضی میں عین کلمہ جب زبر والا ہو تو مضارع میں وہ زبر، زیر اور پیش تینوں حرکات والا ہو سکتا ہے مثلاً

فَتَحَ یَفْتَحُ

ضَرَبَ یَضْرِبُ

نَصَرَ يَنْصُرُ

علمائے لغت نے جب ثلاثی مجرد کے تمام افعال پر غور کیا تو انھیں ماضی اور مضارع کے مندرجہ بالا چھ ہی Combinations نظر آئے۔ پھر انھوں نے مندرجہ بالا چھ افعال کو ہی بنیاد بنا کر ثلاثی مجرد کے چھ ابواب ترتیب دے دیے۔ پھر مزید آسانی کی خاطر ہر باب کے نام کا پہلا حرف اس کی علامت، اس کی پہچان بن گیا مثلاً

۱۔	كَرُمَ	يَكْرُمُ	(ك)
۲۔	نَصَرَ	يَنْصُرُ	(ن)
۳۔	فَتَحَ	يَفْتَحُ	(ف)
۴۔	ضَرَبَ	يَضْرِبُ	(ض)
۵۔	سَمِعَ	يَسْمَعُ	(س)
۶۔	حَسِبَ	يَحْسِبُ	(ح)

ثلاثی مجرد کے چھ ابواب معلوم ہونے کا ہمیں یہ فائدہ حاصل ہوگا کہ اگر ہمارے پاس تین حروف پر مشتمل مادہ ہو اور باب کا نام معلوم ہو تو ہم اس باب کی مدد سے اس مادے کا ماضی اور مضارع بنا سکتے ہیں مثلاً (د خ ل) ایک مادہ ہے اب ہمیں نہیں معلوم کہ اس مادے سے ماضی کس وزن پر بنانا ہے اور مضارع کس وزن پر۔ لیکن اگر ہمیں یہ معلوم ہو جائے کہ (د خ ل) مادہ باب نَصَرَ يَنْصُرُ یا (ن) سے استعمال ہوتا ہے تو ہم فوری طور پر (د خ ل) مادے سے مقررہ باب کا استعمال کرتے ہوئے مطلوبہ صیغے (دَخَلَ يَدْخُلُ) بنا لیں گے۔

کوئی مادہ کس باب سے یا کس کس باب سے استعمال ہوتا ہے؟ اس کے لیے ہمیں عربی لغت (Dictionary) کی ضرورت پڑے گی۔

۔ عربی لغت میں مادہ کے ساتھ باب کا نام ظاہر کرنے کے دو طریقے ہیں۔

۱۔ مادہ کے ساتھ بریکٹ میں باب کی علامت لکھ دی جاتی ہے جیسے

علم (س) جس سے مراد عَلِمَ يَعْلَمُ ہے

۲۔ ماضی کا صیغہ عین کلمہ کی حرکت کے ساتھ لکھ کر بریکٹ میں مضارع کی عین کلمہ کی حرکت لکھ دی جاتی ہے مثلاً:

عَلِمَ (ـــَــ) جس سے مراد عَلِمَ يَعْلَمُ ہے

درج ذیل مادوں سے بریکٹ میں دیے ہوئے باب کی مدد سے ماضی اور مضارع تحریر کریں۔

مادہ	باب	ماضی اور مضارع	مادہ	باب	ماضی اور مضارع
سجد	(ن)		نظر	(ن)	
كتب	(ن)		ضحك	(س)	
خرج	(ن)		دخل	(ن)	
رزق	(ن)		رفع	(ف)	
علم	(س)		فرح	(س)	
تبع	(س)		حسب	(س)	
غفر	(ض)		ذبح	(ف)	
ملك	(ض)		عبد	(ن)	
قطع	(ف)		صدق	(ن)	
منع	(ف)		ذهب	(ف)	
صبر	(ض)		حفظ	(س)	
قبل	(س)		ذكر	(ن)	
نزل	(ض)		نعم	(ح)	
شفع	(ف)		غفل	(ن)	
ضعف	(ك)		ترك	(ن)	
شهد	(س)		جمل	(س)	
كسر	(ض)		رجع	(ض)	
حمد	(س)		عمل	(س)	
حكم	(ن)		طلب	(ن)	
كبر	(ك)		رحم	(س)	
ركب	(س)		نقص	(ن)	

عربی میں ترجمہ کریں

۱۔ اے فاطمہ! کیا تو جانتی ہے تجھے کس نے پیدا کیا؟
ہاں! میں جانتی ہوں اللہ نے مجھے پیدا کیا

جاننا مادہ (ع ل م) باب (س)
پیدا کرنا مادہ (خ ل ق) باب (ن)

۲۔ اے لڑکے! کیا تو جانتا ہے زید کہاں گیا؟
میں نہیں جانتا وہ کہاں گیا

جانا مادہ (ذ ھ ب) باب (ف)

۳۔ یقیناً اللہ تمہارے جسموں کو نہیں دیکھتا اور نہ ہی تمہاری صورتوں کو لیکن وہ تمہارے دلوں اور تمہارے اعمال کو دیکھتا ہے۔

دیکھنا مادہ (ن ظ ر) باب (ن)

۴۔ وہ اللہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا
وہ جانتا ہے جو زمین سے نکلتا ہے اور
وہ جانتا ہے جو آسمان سے نازل ہوتا ہے

نکلنا مادہ (خ ر ج) باب (ن)
نازل ہونا مادہ (ن ز ل) باب (ض)

۵۔ کیا تم (سب) عربی زبان سمجھتے ہو؟

سمجھنا مادہ (ف ھ م) باب (س)

غیر صحیح افعال

عربی زبان میں حروف مادہ کے اعتبار سے فعل دو طرح کا ہوتا ہے

۱۔ صحیح فعل ۲۔ غیر صحیح فعل

کسی فعل کے حروف مادہ میں یعنی فا، عین یا لام کلمہ میں سے کسی جگہ پر اگر ھمزہ آجائے، ایک ہی حرف دو مرتبہ آجائے یا حرف علت (یعنی ''و'' اور ''ی'' میں سے کوئی حرف) آجائے تو وہ فعل غیر صحیح فعل کہلاتا ہے۔

غیر صحیح فعل کی درج ذیل اقسام ہیں

۱	مَهْمُوز	ایسا فعل جس کے حروف مادہ میں کسی جگہ ھمزہ آجائے مثلاً: اَمَرَ - سَئَلَ- قَرَءَ
۲	مُضَاعَف	ایسا فعل جس کے حروف مادہ میں کسی حرف کی تکرار ہو مثلاً فَرَرَ - تَبَبَ - حَضَضَ
۳	مِثَال	ایسا فعل جس کے حروف مادہ میں فا کلمہ کی جگہ حرف علت (و/ی) آجائے مثلاً وَجَدَ- وَعَدَ - يَسَرَ
۴	اَجْوَف	ایسا فعل جس کے حروف مادہ میں عین کلمہ کی جگہ حرف علت (و/ی) آجائے مثلاً: قَوَلَ - خَوِفَ - بَيَعَ
۵	نَاقِص	ایسا فعل جس کے حروف مادہ میں لام کلمہ کی جگہ حرف علت (و/ی) آجائے مثلاً: دَعَوَ - تَلَوَ - هَدَيَ
٦	لَفِيف	ایسا فعل جس کے حروف مادہ میں دو جگہ حرف علت آجائے مثلاً: وَقَيَ - حَيِيَ- رَوَيَ

کسی فعل کے غیر صحیح ہونے کی صورت میں فعل کی گردان میں تبدیلی واقع ہوتی ہے۔کہیں تبدیلی کم ہوتی ہے کہیں زیادہ لیکن ہر تبدیلی ایک قاعدہ کے تحت ہوتی ہے۔ ہمارے بزرگوں نے غیر صحیح افعال میں ہونے والی تبدیلیوں کے جس طرح قواعد مرتب کیے واقعی وہ قابل تحسین ہیں۔ آئندہ آنے والے اسباق میں ضروری قواعد کو آسان کر کے بیان کرنے کی کوشش کی جائے گی اور مزید قواعد مطالعے میں اضافے کے ساتھ معلوم ہوتے جائیں گے۔ اس وقت تک ہم نے صرف ثلاثی مجرد ابواب پڑھے ہیں لہٰذا غیر صحیح افعال کے قواعد بھی فی الحال ثلاثی مجرد ابواب کی حد تک ہی سمجھیں گے۔

مھموز

جس فعل کے حروف مادہ میں کسی جگہ ھمزہ آجائے تو اسے مھموز کہتے ہیں۔

☆ اگر فاء کلمہ کی جگہ ھمزہ آجائے تو اسے مھموز الفاء کہتے ہیں مثلاً: اَمَرَ ۔ اَکَلَ ۔ اَخَذَ

☆ اگر عین کلمہ کی جگہ ھمزہ آجائے تو اُسے مھموز العین کہتے ہیں مثلاً: سَئَلَ ۔ یَئِسَ

☆ اگر لام کلمہ کی جگہ ھمزہ آجائے تو اُسے مھموز اللام کہتے ہیں مثلاً: قَرَءَ

مھموز الفاء میں تبدیلیاں زیادہ ہوتی ہیں جبکہ مھموز العین اور مھموز اللّام میں بہت کم

مھموز الفاء میں اگر کسی لفظ میں دو ھمزہ اکٹھے ہو جائیں اسطرح کہ پہلا ھمزہ متحرک اور دوسرا ساکن ہو تو دوسرے ھمزے کو پہلے ھمزے کی حرکت کے موافق حرف میں لازمًا تبدیل کر دیا جاتا ہے۔

مثلاً: أَأْمُرُ سے اٰمُرُ

أَأْكُلُ سے اٰكُلُ

اگر کسی لفظ میں ساکن ھمزہ سے پہلے کوئی اور حرف (ھمزہ کے علاوہ) متحرک ہو تو ھمزہ کو پہلے حرف کی حرکت کے موافق حرف میں تبدیل کیا جا سکتا ہے۔

رَأْسٌ سے رَاسٌ

ذِئْبٌ سے ذِيْبٌ

مُؤْمِنٌ سے مُوْمِنٌ

نوٹ: ہم نے اب تک ثلاثی مجرد کے ۶ ابواب پڑھے ہیں ان ابواب کے مضارع میں صرف واحد متکلم کے صیغے میں یہ Situation واقع ہوتی ہے لہٰذا قاعدہ بھی صرف وہیں استعمال ہوگا

میں اسے حکم دیتا ہوں اٰمُرُهٗ

ماضی		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	أَمَرَ	أَمَرَا	أَمَرُوْا
3rd Person	مؤنث	أَمَرَتْ	أَمَرَتَا	أَمَرْنَ
حاضر	مذکر	أَمَرْتَ	أَمَرْتُمَا	أَمَرْتُمْ
2nd Person	مؤنث	أَمَرْتِ	أَمَرْتُمَا	أَمَرْتُنَّ
متکلم 1st Person	مذکر مؤنث	أَمَرْتُ	أَمَرْنَا	

مضارع		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	يَأْمُرُ	يَأْمُرَانِ	يَأْمُرُوْنَ
3rd Person	مؤنث	تَأْمُرُ	تَأْمُرَانِ	يَأْمُرْنَ
حاضر	مذکر	تَأْمُرُ	تَأْمُرَانِ	تَأْمُرُوْنَ
2nd Person	مؤنث	تَأْمُرِيْنَ	تَأْمُرَانِ	تَأْمُرْنَ
متکلم 1st Person	مذکر مؤنث	آمُرُ	نَأْمُرُ	

فعل مجهول (مهموز)

ماضی		واحد	مثنّیٰ	جمع
غائب	مذکر	أُمِرَ	أُمِرَا	أُمِرُوْا
3rd Person	مؤنث	أُمِرَتْ	أُمِرَتَا	أُمِرْنَ
حاضر	مذکر	أُمِرْتَ	أُمِرْتُمَا	أُمِرْتُمْ
2nd Person	مؤنث	أُمِرْتِ	أُمِرْتُمَا	أُمِرْتُنَّ
متکلم 1st Person	مذکر مؤنث	أُمِرْتُ	أُمِرْنَا	

مضارع		واحد	مثنّیٰ	جمع
غائب	مذکر	يُؤْمَرُ	يُؤْمَرَانِ	يُؤْمَرُوْنَ
3rd Person	مؤنث	تُؤْمَرُ	تُؤْمَرَانِ	يُؤْمَرْنَ
حاضر	مذکر	تُؤْمَرُ	تُؤْمَرَانِ	تُؤْمَرُوْنَ
2nd Person	مؤنث	تُؤْمَرِيْنَ	تُؤْمَرَانِ	تُؤْمَرْنَ
متکلم 1st Person	مذکر مؤنث	أُوْمَرُ	نُؤْمَرُ	

مضاعف

ایسے اسماء وافعال جن کے حروفِ مادہ میں ایک ہی حرف دو مرتبہ آ جائے۔انھیں مضاعف کہتے ہیں۔
ایک ہی حرف کے دو مرتبہ آنے کی مندرجہ ذیل صورتیں ہیں۔

ا۔ جب فا اور عین کلمہ ایک ہی حرف ہو مثلاً بَبَرٌ
۲۔ جب فا اور لام کلمہ ایک ہی حرف ہو مثلاً ثُلُثٌ
۳۔ جب عین اور لام کلمہ ایک ہی حرف ہو مثلاً مَدَدٌ

اس سبق میں ہم صرف تیسری صورت کے متعلق پڑھیں گے۔یعنی وہ صورت جب حروف مادہ کا عین اور لام کلمہ ایک ہی حرف ہو مثلاً:

(م د د) (ق ص ص) (ض ر ر) (د ع ع)
(ف ر ر) (ت ب ب) (م س س)

عین اور لام کلمہ کے حروف کے لیے ہم ''مثلین'' کی اصطلاح استعمال کریں گے۔جن میں عین کلمہ مثلِ اول اور لام کلمہ مثلِ ثانی ہوگا۔ایسی صورت میں کبھی مثلین کا ادغام کیا جائے گا اور کبھی نہیں۔

ادغام کی آئیڈیل صورت:

مثلِ اَوّل ساکن اور مثلِ ثانی متحرک
مثلِ اَوّل اگر ساکن نہ ہو تو اسے ساکن کریں گے۔
مثلِ اَوّل کو ساکن کرنے کے دو طریقے ہیں۔

ا۔ مثلِ اول کی حرکت ماقبل منتقل کر کے (اگر ماقبل ساکن ہو) ورنہ
۲۔ مثلِ اول کو زبردستی ساکن کر دیں گے یعنی حرکت ختم کر دیں گے۔

مثلِ ثانی اگر متحرک نہ ہو تو اسے متحرک نہیں کریں گے اور اس صورت میں ادغام نہیں ہوگا۔

مضاعف ثلاثی مجرد کے تین ابواب سے استعمال ہوتا ہے

۱۔	نَصَرَ	يَنْصُرُ	مثلاً	ضَرَرَ يَضْرُرُ	سے	ضَرَّ	يَضُرُّ
۲۔	ضَرَبَ	يَضْرِبُ	مثلاً	فَرَرَ يَفْرِرُ	سے	فَرَّ	يَفِرُّ
۳۔	سَمِعَ	يَسْمَعُ	مثلاً	مَسِسَ يَمْسَسُ	سے	مَسَّ	يَمَسُّ

ض ر ر (ن) بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

د ع ع (ن) یَدُعُّ الْیَتِیْمَ

ح ض ض (ن) وَلَا یَحُضُّ عَلٰی طَعَامِ الْمِسْکِیْنِ

ت ب ب (ن) تَبَّتْ یَدَا اَبِیْ لَھَبٍ وَّتَبَّ

ق ص ص (ن) نَحْنُ نَقُصُّ عَلَیْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ

م ن ن (ن) قَدْ مَنَّ اللّٰہُ عَلَیْنَا

ف ر ر (ض) یَوْمَ یَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِیْہِ وَاُمِّہٖ وَاَبِیْہِ وَصَاحِبَتِہٖ وَبَنِیْہِ

م س س (س) وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَھُمَا فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ وَّمَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ

نَصَرَ يَنْصُرُ

ماضی		واحد	مثنیٰ	جمع
غائب	مذکر	ضَرَّ	ضَرَّا	ضَرُّوْا
3rd Person	مؤنث	ضَرَّتْ	ضَرَّتَا	ضَرَرْنَ
حاضر	مذکر	ضَرَرْتَ	ضَرَرْتُمَا	ضَرَرْتُمْ
2nd Person	مؤنث	ضَرَرْتِ	ضَرَرْتُمَا	ضَرَرْتُنَّ
متکلم	مذکر	ضَرَرْتُ	ضَرَرْنَا	
1st Person	مؤنث			

مضارع		واحد	مثنیٰ	جمع
غائب	مذکر	يَضُرُّ	يَضُرَّانِ	يَضُرُّوْنَ
3rd Person	مؤنث	تَضُرُّ	تَضُرَّانِ	يَضْرُرْنَ
حاضر	مذکر	تَضُرُّ	تَضُرَّانِ	تَضُرُّوْنَ
2nd Person	مؤنث	تَضُرِّيْنَ	تَضُرَّانِ	تَضْرُرْنَ
متکلم	مذکر	اَضُرُّ	نَضُرُّ	
1st Person	مؤنث			

ضَرَبَ یَضْرِبُ

ماضی		واحد	مثنی	جمع
غائب	مذکر	فَرَّ	فَرَّا	فَرُّوْا
3rd Person	مؤنث	فَرَّتْ	فَرَّتَا	فَرَرْنَ
حاضر	مذکر	فَرَرْتَ	فَرَرْتُمَا	فَرَرْتُمْ
2nd Person	مؤنث	فَرَرْتِ	فَرَرْتُمَا	فَرَرْتُنَّ
متکلم 1st Person	مذکر مؤنث	فَرَرْتُ	فَرَرْنَا	

مضارع		واحد	مثنی	جمع
غائب	مذکر	یَفِرُّ	یَفِرَّانِ	یَفِرُّوْنَ
3rd Person	مؤنث	تَفِرُّ	تَفِرَّانِ	یَفْرِرْنَ
حاضر	مذکر	تَفِرُّ	تَفِرَّانِ	تَفِرُّوْنَ
2nd Person	مؤنث	تَفِرِّیْنَ	تَفِرَّانِ	تَفْرِرْنَ
متکلم 1st Person	مذکر مؤنث	اَفِرُّ	نَفِرُّ	

سَمِعَ یَسْمَعُ

ماضی		واحد	مثنی	جمع
غائب	مذکر	مَسَّ	مَسَّا	مَسُّوْا
3rd Person	مؤنث	مَسَّتْ	مَسَّتَا	مَسِسْنَ
حاضر	مذکر	مَسِسْتَ	مَسِسْتُمَا	مَسِسْتُمْ
2nd Person	مؤنث	مَسِسْتِ	مَسِسْتُمَا	مَسِسْتُنَّ
متکلم 1st Person	مذکر مؤنث	مَسِسْتُ	مَسِسْنَا	

مضارع		واحد	مثنی	جمع
غائب	مذکر	يَمَسُّ	يَمَسَّانِ	يَمَسُّوْنَ
3rd Person	مؤنث	تَمَسُّ	تَمَسَّانِ	يَمْسَسْنَ
حاضر	مذکر	تَمَسُّ	تَمَسَّانِ	تَمَسُّوْنَ
2nd Person	مؤنث	تَمَسِّيْنَ	تَمَسَّانِ	تَمْسَسْنَ
متکلم 1st Person	مذکر مؤنث	اَمَسُّ	نَمَسُّ	

فعل مجہول (مضاعف)

ماضی		واحد	مثنیٰ	جمع
غائب	مذکر	مُدَّ	مُدَّا	مُدُّوا
3rd Person	مؤنث	مُدَّتْ	مُدَّتَا	مُدِدْنَ
حاضر	مذکر	مُدِدْتَ	مُدِدْتُّمَا	مُدِدْتُّمْ
2nd Person	مؤنث	مُدِدْتِ	مُدِدْتُّمَا	مُدِدْتُّنَّ
متکلم 1st Person	مذکر مؤنث	مُدِدْتُّ	مُدِدْنَا	

مضارع		واحد	مثنیٰ	جمع
غائب	مذکر	يُمَدُّ	يُمَدَّانِ	يُمَدُّوْنَ
3rd Person	مؤنث	تُمَدُّ	تُمَدَّانِ	يُمْدَدْنَ
حاضر	مذکر	تُمَدُّ	تُمَدَّانِ	تُمَدُّوْنَ
2nd Person	مؤنث	تُمَدِّيْنَ	تُمَدَّانِ	تُمْدَدْنَ
متکلم 1st Person	مذکر مؤنث	أُمَدُّ	نُمَدُّ	

مثال

حروف مادہ میں فاکلمہ اگر حرف علت یعنی 'و' یا 'ی' ہو تو اس فعل کو مثال کہتے ہیں۔

فاکلمہ اگر 'و' ہو تو مثال واوی مثلاً (و ج د) (و ع د) (و ذ ر)

اگر 'ی' ہو تو مثال یائی مثلاً (ی ق ن) (ی س ر) (ی ء س)

مثال واوی میں تبدیلیاں زیادہ ہوتی ہیں اور مثال یائی میں تبدیلیاں کم

مثال واوی:

☆ مثال واوی ثلاثی مجرد کے باب نَصَرَ یَنْصُرُ سے استعمال نہیں ہوتا

☆ مثال واوی میں تبدیلی صرف مضارع معروف میں ہوتی ہے

☆ تبدیلی صرف ۳ ابواب میں ہوتی ہے۔

۱۔ فَتَحَ یَفْتَحُ

۲۔ ضَرَبَ یَضْرِبُ

۳۔ حَسِبَ یَحْسِبُ

تبدیلی یہ ہوتی ہے کہ مضارع معروف میں "و" گرجاتا ہے

مثلاً	و ھ ب (ف)	وَھَبَ	یَھَبُ	(عطا کرنا)
	و ل ج (ض)	وَلَجَ	یَلِجُ	(داخل ہونا)
	و ر ث (ح)	وَرِثَ	یَرِثُ	(وارث ہونا)

مثال یائی:

مثال یائی ثلاثی مجرد کے ابواب (ن) اور (ح) سے استعمال نہیں ہوتا

ی س ر (ض) یَسَرَ یَیْسِرُ (آسان ہونا)

ی ن ع (ف)	يَنَعَ	يَيْنَعُ	(میوے کا پکنا)
ی ت م (س)	يَتِمَ	يَيْتَمُ	(یتیم ہونا)
ی ق ظ (ك)	يَقُظَ	يَيْقُظُ	(جاگنا)

مثال کے چند اور قواعد:

ا۔ 'و' ساکن کے ماقبل اگر کسرہ (زیر) ہو تو 'و' کو 'ی' میں تبدیل کر دیتے ہیں۔ اور

۲۔ 'ی' ساکن کے ماقبل ضَمَّه (پیش) ہو تو 'ی' کو 'و' میں بدل دیتے ہیں۔

مثلاً

اِوْصَالٌ ← اِيْصَالٌ

اور

يُيْقِنُ ← يُوْقِنُ

و ج د (ض) وَوَجَدَكَ عَائِلًا

وَوَجَدَا فِيْهَا جِدَارًا

وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ

يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُحْضَرًا

اِنِّيْ لَاَجِدُ رِيْحَ يُوْسُفَ

و ز ر (ض) لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى

و ل ج (ض) يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا

و ع د (ض) اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ

و ع ظ (ض) وَهُوَ يَعِظُهٗ

و ر ث	(ح)	اِنَّا نَحْنُ نَرِثُ الْاَرْضَ وَمَنْ عَلَيْهَا وَوَرِثَ سُلَيْمٰنُ دَاوٗدَ
و ذ ر	(ف)	وَتَذَرُوْنَ الْاٰخِرَةَ
و ه ب	(ف)	يَهَبُ لِمَن يَّشَاءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَن يَّشَاءُ الذُّكُوْرَ
ی ء س	(س)	لَا يَيْئَسُ مِن رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ

ضَرَبَ يَضْرِبُ

ماضی		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	وَجَدَ	وَجَدَا	وَجَدُوْا
3rd Person	مؤنث	وَجَدَتْ	وَجَدَتَا	وَجَدْنَ
حاضر	مذکر	وَجَدتَّ	وَجَدتُّمَا	وَجَدتُّمْ
2nd Person	مؤنث	وَجَدتِّ	وَجَدتُّمَا	وَجَدتُّنَّ
متکلم 1st Person	مذکر مؤنث	وَجَدتُّ	وَجَدْنَا	

مضارع		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	يَجِدُ	يَجِدَانِ	يَجِدُوْنَ
3rd Person	مؤنث	تَجِدُ	تَجِدَانِ	يَجِدْنَ
حاضر	مذکر	تَجِدُ	تَجِدَانِ	تَجِدُوْنَ
2nd Person	مؤنث	تَجِدِيْنَ	تَجِدَانِ	تَجِدْنَ
متکلم 1st Person	مذکر مؤنث	اَجِدُ	نَجِدُ	

ماضی		واحد	مثنیٰ	جمع
غائب	مذکر	وَذَرَ	وَذَرَا	وَذَرُوْا
3rd Person	مؤنث	وَذَرَتْ	وَذَرَتَا	وَذَرْنَ
حاضر	مذکر	وَذَرْتَ	وَذَرْتُمَا	وَذَرْتُمْ
2nd Person	مؤنث	وَذَرْتِ	وَذَرْتُمَا	وَذَرْتُنَّ
متکلم	مذکر	وَذَرْتُ	وَذَرْنَا	
1st Person	مؤنث			

مضارع		واحد	مثنیٰ	جمع
غائب	مذکر	يَذَرُ	يَذَرَانِ	يَذَرُوْنَ
3rd Person	مؤنث	تَذَرُ	تَذَرَانِ	يَذَرْنَ
حاضر	مذکر	تَذَرُ	تَذَرَانِ	تَذَرُوْنَ
2nd Person	مؤنث	تَذَرِيْنَ	تَذَرَانِ	تَذَرْنَ
متکلم	مذکر	أَذَرُ	نَذَرُ	
1st Person	مؤنث			

حَسِبَ يَحْسِبُ

ماضی		واحد	مثنیٰ	جمع
غائب	مذکر	وَرِثَ	وَرِثَا	وَرِثُوْا
3rd Person	مؤنث	وَرِثَتْ	وَرِثَتَا	وَرِثْنَ
حاضر	مذکر	وَرِثْتَ	وَرِثْتُمَا	وَرِثْتُمْ
2nd Person	مؤنث	وَرِثْتِ	وَرِثْتُمَا	وَرِثْتُنَّ
متکلم	مذکر	وَرِثْتُ	وَرِثْنَا	
1st Person	مؤنث			

مضارع		واحد	مثنیٰ	جمع
غائب	مذکر	يَرِثُ	يَرِثَانِ	يَرِثُوْنَ
3rd Person	مؤنث	تَرِثُ	تَرِثَانِ	يَرِثْنَ
حاضر	مذکر	تَرِثُ	تَرِثَانِ	تَرِثُوْنَ
2nd Person	مؤنث	تَرِثِيْنَ	تَرِثَانِ	تَرِثْنَ
متکلم	مذکر	اَرِثُ	نَرِثُ	
1st Person	مؤنث			

فعل مجهول (مثال)

ماضی		واحد	مثنیٰ	جمع
غائب	مذکر	وُلِدَ	وُلِدَا	وُلِدُوْا
3rd Person	مؤنث	وُلِدَتْ	وُلِدَتَا	وُلِدْنَ
حاضر	مذکر	وُلِدْتَ	وُلِدْتُمَا	وُلِدْتُمْ
2nd Person	مؤنث	وُلِدْتِ	وُلِدْتُمَا	وُلِدْتُنَّ
متکلم 1st Person	مذکر مؤنث	وُلِدْتُ	وُلِدْنَا	

مضارع		واحد	مثنیٰ	جمع
غائب	مذکر	یُوْلَدُ	یُوْلَدَانِ	یُوْلَدُوْنَ
3rd Person	مؤنث	تُوْلَدُ	تُوْلَدَانِ	یُوْلَدْنَ
حاضر	مذکر	تُوْلَدُ	تُوْلَدَانِ	تُوْلَدُوْنَ
2nd Person	مؤنث	تُوْلَدِیْنَ	تُوْلَدَانِ	تُوْلَدْنَ
متکلم 1st Person	مذکر مؤنث	اُوْلَدُ	نُوْلَدُ	

اجوف

حروف مادہ میں عین کلمہ اگر حرف علت یعنی "و" یا "ی" ہوتو اس فعل کو اجوف کہتے ہیں۔

عین کلمہ اگر 'و' ہو تو اجوف واوی مثلاً (ق و ل) (ك و ن) (خ و ف)

اگر 'ی' ہو تو اجوف یائی مثلاً (ب ی ع) (ز ی د) (ش ی ء)

اجوف واوی زیادہ تر دو ابواب سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۔ نَصَرَ يَنْصُرُ

۲۔ سَمِعَ يَسْمَعُ

اجوف یائی زیادہ تر دو ابواب سے استعمال ہوتا ہے

۱۔ ضَرَبَ يَضْرِبُ

۲۔ سَمِعَ يَسْمَعُ

اجوف کے قواعد کا تعلق تین Situations کے ساتھ ہے۔ فعل کی گردان میں جہاں جو Situation واقع ہوگی اسی کے مطابق قاعدہ استعمال ہوگا۔

	ماقبل	حرف علت	مابعد
۱	فتحہ	متحرّک	متحرّک
۲	ساکن	متحرّک	متحرّک
۳	فتحہ یا ساکن	متحرّک	ساکن

قاعدہ نمبر۔۱ حرف علت متحرک ہو، ماقبل فتحہ ہو اور مابعد بھی متحرک ہو تو حرف علت الف میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ مثلاً

اجوف واوی			اجوف یائی		
قَوَلَ	ے	قَالَ	زَيَدَ	ے	زَادَ
خَوِفَ	ے	خَافَ	شَيِءَ	ے	شَاءَ

قاعدہ نمبر۔ ۲ حرف علت متحرک ہو، ماقبل ساکن ہو اور مابعد متحرک ہو تو حرف علت اپنی حرکت ماقبل کو منتقل کر کے خود اس حرکت کے موافق حرف میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ مثلاً

اجوف یائی			اجوف واوی		
یَزِیْدُ	سے	یَزْیِدُ	یَقُوْلُ	سے	یَقْوُلُ
یَشَاءُ	سے	یَشْیَءُ	یَخَافُ	سے	یَخْوَفُ

قاعدہ نمبر۔ ۳ الف حرف علت متحرک ہو، ماقبل فتحہ یا ساکن ہو لیکن مابعد ساکن ہو تو حرف علت قاعدہ نمبر (۱) یا قاعدہ نمبر (۲) کی Application کے بعد ڈراپ ہو جاتا ہے۔ پھر

قاعدہ نمبر۔ ۳ب کے تحت فاکلمہ کی حرکت کا فیصلہ کیا جاتا ہے کہ فاکلمہ کی حرکت تبدیل کی جائے یا نہیں۔ اصول یہ ہے کہ اگر فاکلمہ کی حرکت اصلی ہے تو وہ لازماً تبدیل ہوگی اور اگر منتقل ہو کر آئی ہے تو تبدیل نہیں ہوگی۔ تبدیل ہونے کی صورت میں باب (ن) اور (ک) میں پیش آتی ہے باقی میں زیر۔ جبکہ اجوف یائی میں زیر ہی آتی ہے۔ مثلاً

اجوف یائی			اجوف واوی		
زِدْنَ	سے	زَیَدْنَ	قُلْنَ	سے	قَوُلْنَ
شِئْنَ	سے	شَیِئْنَ	خِفْنَ	سے	خَوِفْنَ
یَشَئْنَ	سے	یَشْیَئْنَ	یَقُلْنَ	سے	یَقْوُلْنَ
یَزِدْنَ	سے	یَزْیِدْنَ	یَخَفْنَ	سے	یَخْوَفْنَ

نوٹ: ۱۔ اجوف کے قاعدہ نمبر (۳ب) کا اطلاق ثلاثی مزید فیہ ابواب میں نہیں ہوتا

۲۔ اجوف کے قواعد کا اطلاق اسم الآلہ، اسم التفضیل، الوان وعیوب اور افعال تعجب میں نہیں ہوتا (جن کے بارے میں آپ آخر میں پڑھیں گے)

☆ اجوف میں ماضی مجہول "فِیْلَ" کے وزن پر استعمال ہوتا ہے۔

مثلاً

قُوِلَ	سے	قِیْلَ
سُوِقَ	سے	سِیْقَ
جُیِءَ	سے	جِیْءَ

ق و ل	(ن)	وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ
		وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ
		يَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَاْتِ وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ
		وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ
ق و م	(ن)	يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا
		قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ
ك و ن	(ن)	يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ
		وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ
ع و ذ	(ن)	اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
س و ق	(ن)	وَسِيْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اِلٰى جَهَنَّمَ
خ و ف	(س)	وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ
ز ی د	(ض)	فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا
		زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا
ج ی ء	(ض)	اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ
		فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا ○
		وَجِايْٓءَ يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ ۙ يَوْمَئِذٍ يَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ وَاَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى ○
ش ی ء	(س)	اِنْ شَآءَ اللّٰهُ

نَصَرَ يَنْصُرُ

ماضی		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	قَالَ	قَالَا	قَالُوْا
3rd Person	مؤنث	قَالَتْ	قَالَتَا	قُلْنَ
حاضر	مذکر	قُلْتَ	قُلْتُمَا	قُلْتُمْ
2nd Person	مؤنث	قُلْتِ	قُلْتُمَا	قُلْتُنَّ
متکلم 1st Person	مذکر/مؤنث	قُلْتُ	قُلْنَا	

مضارع		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	يَقُوْلُ	يَقُوْلَانِ	يَقُوْلُوْنَ
3rd Person	مؤنث	تَقُوْلُ	تَقُوْلَانِ	يَقُلْنَ
حاضر	مذکر	تَقُوْلُ	تَقُوْلَانِ	تَقُوْلُوْنَ
2nd Person	مؤنث	تَقُوْلِيْنَ	تَقُوْلَانِ	تَقُلْنَ
متکلم 1st Person	مذکر/مؤنث	اَقُوْلُ	نَقُوْلُ	

سَمِعَ يَسْمَعُ

ماضی		واحد	مثنی	جمع
غائب	مذکر	خَافَ	خَافَا	خَافُوْا
3rd Person	مؤنث	خَافَتْ	خَافَتَا	خِفْنَ
حاضر	مذکر	خِفْتَ	خِفْتُمَا	خِفْتُمْ
2nd Person	مؤنث	خِفْتِ	خِفْتُمَا	خِفْتُنَّ
متکلم 1st Person	مذکر/مؤنث	خِفْتُ	خِفْنَا	

مضارع		واحد	مثنی	جمع
غائب	مذکر	يَخَافُ	يَخَافَانِ	يَخَافُوْنَ
3rd Person	مؤنث	تَخَافُ	تَخَافَانِ	يَخَفْنَ
حاضر	مذکر	تَخَافُ	تَخَافَانِ	تَخَافُوْنَ
2nd Person	مؤنث	تَخَافِيْنَ	تَخَافَانِ	تَخَفْنَ
متکلم 1st Person	مذکر/مؤنث	أَخَافُ	نَخَافُ	

ضَرَبَ يَضْرِبُ

ماضی		واحد	مثنّی	جمع
غائب	مذکر	بَاعَ	بَاعَا	بَاعُوْا
3rd Person	مؤنث	بَاعَتْ	بَاعَتَا	بِعْنَ
حاضر	مذکر	بِعْتَ	بِعْتُمَا	بِعْتُمْ
2nd Person	مؤنث	بِعْتِ	بِعْتُمَا	بِعْتُنَّ
متکلم 1st Person	مذکر/مؤنث	بِعْتُ	بِعْنَا	

مضارع		واحد	مثنّی	جمع
غائب	مذکر	يَبِيْعُ	يَبِيْعَانِ	يَبِيْعُوْنَ
3rd Person	مؤنث	تَبِيْعُ	تَبِيْعَانِ	يَبِعْنَ
حاضر	مذکر	تَبِيْعُ	تَبِيْعَانِ	تَبِيْعُوْنَ
2nd Person	مؤنث	تَبِيْعِيْنَ	تَبِيْعَانِ	تَبِعْنَ
متکلم 1st Person	مذکر/مؤنث	اَبِيْعُ	نَبِيْعُ	

سَمِعَ يَسْمَعُ

ماضی		واحد	مثنّی	جمع
غائب	مذکر	شَاءَ	شَاءَا	شَاؤُوْا
3rd Person	مؤنث	شَاءَتْ	شَاءَتَا	شِئْنَ
حاضر	مذکر	شِئْتَ	شِئْتُمَا	شِئْتُمْ
2nd Person	مؤنث	شِئْتِ	شِئْتُمَا	شِئْتُنَّ
متکلّم 1st Person	مذکر/مؤنث	شِئْتُ	شِئْنَا	

مضارع		واحد	مثنّی	جمع
غائب	مذکر	يَشَاءُ	يَشَاءَانِ	يَشَاؤُوْنَ
3rd Person	مؤنث	تَشَاءُ	تَشَاءَانِ	يَشَأْنَ
حاضر	مذکر	تَشَاءُ	تَشَاءَانِ	تَشَاؤُوْنَ
2nd Person	مؤنث	تَشَائِيْنَ	تَشَاءَانِ	تَشَأْنَ
متکلم 1st Person	مذکر/مؤنث	اَشَاءُ	نَشَاءُ	

فعل مجہول (اجوف)

ماضی		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	قِيْلَ	قِيْلَا	قِيْلُوْا
3rd Person	مؤنث	قِيْلَتْ	قِيْلَتَا	قُلْنَ
حاضر	مذکر	قُلْتَ	قُلْتُمَا	قُلْتُمْ
2nd Person	مؤنث	قُلْتِ	قُلْتُمَا	قُلْتُنَّ
متکلّم 1st Person	مذکر/مؤنث	قُلْتُ	قُلْنَا	

مضارع		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	يُقَالُ	يُقَالَانِ	يُقَالُوْنَ
3rd Person	مؤنث	تُقَالُ	تُقَالَانِ	يُقَلْنَ
حاضر	مذکر	تُقَالُ	تُقَالَانِ	تُقَالُوْنَ
2nd Person	مؤنث	تُقَالِيْنَ	تُقَالَانِ	تُقَلْنَ
متکلم 1st Person	مذکر/مؤنث	أُقَالُ	نُقَالُ	

کَانَ - یَکُوْنُ کے استعمالات

☆ کَانَ کے معنی ہیں۔ وہ تھا
☆ یَکُوْنُ کے معنی ہیں۔ وہ ہوگا یا ہو جائے گا

کَانَ عموماً ماضی کے لیے استعمال ہوتا ہے اور یَکُوْنُ عموماً صرف مستقبل کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ حال کے لیے زیادہ تر جملہ اسمیہ استعمال کیا جاتا ہے مثلاً

☆ زید بیمار ہے (جملہ اسمیہ)
☆ زید بیمار تھا (کَانَ استعمال کریں گے)
☆ زید بیمار ہو جائے گا (یَکُوْنُ استعمال کریں گے)

جملہ اسمیہ پر کَانَ کے داخل ہونے سے جملہ اسمیہ کی خبر حالت نصب میں چلی جاتی ہے۔ مندرجہ بالا جملوں کی عربی کچھ اس طرح ہوگی

☆ زید بیمار ہے	زَیْدٌ مَرِیْضٌ
☆ زید بیمار تھا	کَانَ زَیْدٌ مَرِیْضًا
☆ زید بیمار ہو جائے گا	یَکُوْنُ زَیْدٌ مَرِیْضًا

کَانَ دراصل ایک فعل ناقص ہے۔ فعل ناقص اس فعل کو کہا جاتا ہے جو اپنے فاعل کے ساتھ مل کر بھی مفہوم واضح نہ کرے۔

جَاءَ زَیْدٌ	زید آیا	مفہوم مکمل
ضَرَبَ زَیْدٌ	زید نے مارا	مفہوم مکمل
کَانَ زَیْدٌ	زید تھا	مفہوم نامکمل

مفہوم کو مکمل اور واضح کرنے کے لیے مفعول کی ضرورت ہوتی ہے۔ کَانَ کا فاعل دراصل کَانَ کا اسم اور کَانَ کا مفعول کَانَ کی خبر کہلاتے ہیں اور کَانَ کی خبر حالت نصب میں ہوتی ہے۔

کَانَ اگرچہ فعل ناقص ہے لیکن اس پر فعل کے قواعد کا اطلاق ہوتا ہے یعنی فاعل اگر اسم ظاہر ہے تو فعل ہمیشہ واحد آئے گا خواہ فاعل واحد ہو مثنٰی ہو یا جمع ہو۔

كَانَ الْمُعَلِّمُ قَائِمًا	كَانَتِ الْمُعَلِّمَةُ قَائِمَةً
كَانَ الْمُعَلِّمَانِ قَائِمَيْنِ	كَانَتِ الْمُعَلِّمَتَانِ قَائِمَتَيْنِ
كَانَ الْمُعَلِّمُوْنَ قَائِمِيْنَ	كَانَتِ الْمُعَلِّمَاتُ قَائِمَاتٍ

فاعل اگر اسم ضمیر ہو تو فعل کی گردان چلے گی

كَانَ قَائِمًا	كُنْتَ قَائِمًا	كُنْتُ قَائِمًا/قَائِمَةً
كَانَا قَائِمَيْنَ	كُنْتُمَا قَائِمَيْنِ	كُنَّا قَائِمِيْنَ/قَائِمَاتٍ
كَانُوْا قَائِمِيْنَ	كُنْتُمْ قَائِمِيْنَ	
كَانَتْ قَائِمَةً	كُنْتِ قَائِمَةً	
كَانَتَا قَائِمَتَيْنِ	كُنْتُمَا قَائِمَتَيْنِ	
كُنَّ قَائِمَاتٍ	كُنْتُنَّ قَائِمَاتٍ	

کَانَ اور یَکُوْنُ فعل کے ساتھ بھی استعمال ہوتے ہیں۔ فعل کے ساتھ استعمال کی صورتیں درج ذیل ہیں۔

۱۔ کَانَ + فعل ماضی = ماضی بعید

کَانَ کَتَبَ (اس نے لکھا تھا)

کَانَ اور فعل (ماضی) دونوں کی گردان ساتھ چلے گی

۲۔ کَانَ + فعل مضارع = ماضی استمراری

کَانَ یَکْتُبُ (وہ لکھتا تھا یا لکھا کرتا تھا)

کَانَ اور فعل (مضارع) دونوں کی گردان ساتھ چلے گی

۳۔ یَکُوْنُ + فعل ماضی = ماضی شکیہ

یَکُوْنُ کَتَبَ (اس نے لکھا ہوگا)

یَکُوْنُ اور فعل (ماضی) دونوں کی گردان ساتھ چلے گی

☆ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَا كَسَبْتُمْ وَلَا تُسْئَلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ

☆ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ

☆ وَاُمُّهٗ صِدِّيْقَةٌ كَانَا يَاْكُلَانِ الطَّعَامَ

کچھ آفاقی صداقتیں (Classical truths) ہوتی ہیں جو زمانے سے بے نیاز ہوتی ہیں۔ ماضی میں بھی وہی صداقت، حال میں بھی وہی صداقت اور مستقبل میں بھی وہی صداقت۔ زبانوں کا مسئلہ ہے کہ کوئی ایسا لفظ، فعل یا اسم نہیں ہے جو تینوں زمانوں پر بیک وقت حاوی ہو۔ اس لیے مجبوراً ہر زبان میں ایسی آفاقی صداقت کو بیان کرنے کے لیے کسی ایک مخصوص زمانہ کا انتخاب کرنا پڑتا ہے۔ اردو میں اس کا اظہار زمانہ حال سے کرتے ہیں جبکہ عربی میں ماضی سے۔

كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَحِيْمًا (اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے)

كَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا (اللہ جاننے والا حکمت والا ہے)

كَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا (شیطان انسان کا دشمن ہے)

ناقص

حروف مادہ میں لام کلمہ اگر حرف علت یعنی ' و ' یا ' ی ' ہو تو اس فعل کو ناقص کہتے ہیں۔

لام کلمہ اگر ''و'' ہو تو ناقص واوی مثلاً (د ع و) (ت ل و) (ر ض و)

اگر ''ی'' ہو تو ناقص یائی مثلاً (ھ د ی) (س ع ی) (ن س ی)

☆ ناقص واوی زیادہ تر دو ابواب سے استعمال ہوتا ہے

۱۔ نَصَرَ يَنْصُرُ مثلاً دَعَوَ يَدْعُوُ

۲۔ سَمِعَ يَسْمَعُ مثلاً رَضِوَ يَرْضَوُ

☆ ناقص یائی زیادہ تر تین ابواب سے استعمال ہوتا ہے

۱۔ ضَرَبَ يَضْرِبُ مثلاً هَدَىَ يَهْدِىُ

۲۔ فَتَحَ يَفْتَحُ مثلاً سَعَىَ يَسْعَىُ

۳۔ سَمِعَ يَسْمَعُ مثلاً نَسِىَ يَنْسَىُ

ناقص کے قواعد:

① حرف علت متحرک ہو اور ماقبل فتحہ ہو تو حرف علت الف میں تبدیل ہو جاتا ہے ناقص واوی میں اسے الف یعنی ' ا ' اور ناقص یائی میں اسے الف مقصورہ یعنی ' ی ' کی صورت میں لکھتے ہیں مثلاً

دَعَوَ ے دَعَا هَدَىَ ے هَدٰى

الف مقصورہ کے بعد اگر کوئی ضمیر مفعول کے طور پر آ جائے تو اس الف مقصورہ کو بھی الف کی صورت میں ہی لکھتے ہیں مثلاً عَصٰى + هُ = عَصَاهُ

② ناقص کا حرف علت اور صیغے کا حرف علت اکٹھے ہو جائیں تو ناقص کا حرف علت گر جاتا ہے پھر اگر ماقبل حرف پر زبر ہو تو وہ برقرار رہتا ہے ورنہ صیغے کے حرف علت کی مناسبت سے حرکت لگائی جاتی ہے مثلاً

دَعَوُوْا ے دَعَوْا نَسِيُوْا ے نَسُوْا

يَدْعُوُوْنَ ے يَدْعُوْنَ يَنْسَيُوْنَ ے يَنْسَوْنَ

تَدْعُوِيْنَ ← تَدْعِيْنَ تَنْسَيِيْنَ ← تَنْسَيْنَ

هَدَيُوْا ← هَدَوْا يَهْدِيُوْنَ ← يَهْدُوْنَ

تَهْدِيِيْنَ ← تَهْدِيْنَ

③ حرف علت متحرک ہو ماقبل فتحہ ہو اور مابعد ساکن ہو تو حرف علت گر جاتا ہے مثلاً

دَعَوَتْ ← دَعَتْ هَدَيَتْ ← هَدَتْ

④ فعل ماضی میں پانچواں صیغہ یعنی مثنّٰی مؤنث غائب کا صیغہ چوتھے صیغے یعنی واحد مؤنث غائب کے صیغے سے بنتا ہے مثلاً

دَعَتْ ← دَعَتَا هَدَتْ ← هَدَتَا

⑤ مضموم واو سے پہلے پیش ہو تو واو ساکن ہو جاتی ہے مثلاً

يَدْعُوُ ← يَدْعُوْ

مضموم یاء سے پہلے زیر ہو تو یاء ساکن ہو جاتی ہے

يَهْدِيُ ← يَهْدِيْ

⑥ کسی لفظ کے آخر میں آنے والی واو 'وْ' (جو عموماً ناقص واوی کا لام کلمہ ہوتا ہے) کے ماقبل کسرہ ہو تو 'وْ' کو 'ی' میں تبدیل کر دیتے ہیں مثلاً

رَضِوَ ← رَضِيَ

⑦ جب 'وْ' کسی لفظ میں تین حروف یا اس کے بھی بعد واقع ہو اور اس کے ماقبل ضمّہ نہ ہو تو بھی 'وْ' کو 'ی' میں تبدیل کر دیتے ہیں مثلاً:

يَرْضَوُ ← يَرْضَيُ پھر يَرْضٰی

نوٹ: قاعدہ نمبر ۶ اور ۷ کا اطلاق زیادہ تر ماضی مجہول اور مضارع مجہول پر ہوتا ہے۔

د ع و	(ن)	قَالَ رَبِّ اِنِّیْ دَعَوْتُ قَوْمِیْ لَیْلًا وَّ نَهَارًا
ر ض و	(س)	رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ
ه د ی	(ض)	اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ
س ع ی	(ف)	یَوْمَ تَرَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ یَسْعٰی نُوْرُهُمْ بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَ بِاَیْمَانِهِمْ
ن س ی	(س)	وَنَسِیَ خَلْقَهٗ

نَصَرَ يَنْصُرُ

ماضی		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	دَعَا	دَعَوَا	دَعَوْا
3rd Person	مؤنث	دَعَتْ	دَعَتَا	دَعَوْنَ
حاضر	مذکر	دَعَوْتَ	دَعَوْتُمَا	دَعَوْتُمْ
2nd Person	مؤنث	دَعَوْتِ	دَعَوْتُمَا	دَعَوْتُنَّ
متکلم 1st Person	مذکر/مؤنث	دَعَوْتُ	دَعَوْنَا	

مضارع		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	يَدْعُوْ	يَدْعُوَانِ	يَدْعُوْنَ
3rd Person	مؤنث	تَدْعُوْ	تَدْعُوَانِ	يَدْعُوْنَ
حاضر	مذکر	تَدْعُوْ	تَدْعُوَانِ	تَدْعُوْنَ
2nd Person	مؤنث	تَدْعِيْنَ	تَدْعُوَانِ	تَدْعُوْنَ
متکلم 1st Person	مذکر/مؤنث	اَدْعُوْ	نَدْعُوْ	

سَمِعَ يَسْمَعُ

ماضی		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	رَضِيَ	رَضِيَا	رَضُوْا
3rd Person	مؤنث	رَضِيَتْ	رَضِيَتَا	رَضِيْنَ
حاضر	مذکر	رَضِيْتَ	رَضِيْتُمَا	رَضِيْتُمْ
2nd Person	مؤنث	رَضِيْتِ	رَضِيْتُمَا	رَضِيْتُنَّ
متکلم 1st Person	مذکر/مؤنث	رَضِيْتُ	رَضِيْنَا	

مضارع		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	يَرْضٰی	يَرْضَيَانِ	يَرْضَوْنَ
3rd Person	مؤنث	تَرْضٰی	تَرْضَيَانِ	يَرْضَيْنَ
حاضر	مذکر	تَرْضٰی	تَرْضَيَانِ	تَرْضَوْنَ
2nd Person	مؤنث	تَرْضَيْنَ	تَرْضَيَانِ	تَرْضَيْنَ
متکلم 1st Person	مذکر/مؤنث	اَرْضٰی	نَرْضٰی	

فَتَحَ يَفْتَحُ

ماضی		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	سَعٰی	سَعَيَا	سَعَوْا
3rd Person	مؤنث	سَعَتْ	سَعَتَا	سَعَيْنَ
حاضر	مذکر	سَعَيْتَ	سَعَيْتُمَا	سَعَيْتُمْ
2nd Person	مؤنث	سَعَيْتِ	سَعَيْتُمَا	سَعَيْتُنَّ
متکلم 1st Person	مذکر/مؤنث	سَعَيْتُ	سَعَيْنَا	

مضارع		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	يَسْعٰی	يَسْعَيَانِ	يَسْعَوْنَ
3rd Person	مؤنث	تَسْعٰی	تَسْعَيَانِ	يَسْعَيْنَ
حاضر	مذکر	تَسْعٰی	تَسْعَيَانِ	تَسْعَوْنَ
2nd Person	مؤنث	تَسْعَيْنَ	تَسْعَيَانِ	تَسْعَيْنَ
متکلم 1st Person	مذکر/مؤنث	أَسْعٰی	نَسْعٰی	

سَمِعَ يَسْمَعُ

ماضی		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	نَسِیَ	نَسِیَا	نَسُوْا
3rd Person	مؤنث	نَسِیَتْ	نَسِیَتَا	نَسِیْنَ
حاضر	مذکر	نَسِیْتَ	نَسِیْتُمَا	نَسِیْتُمْ
2nd Person	مؤنث	نَسِیْتِ	نَسِیْتُمَا	نَسِیْتُنَّ
متکلم 1st Person	مذکر/مؤنث	نَسِیْتُ	نَسِیْنَا	

مضارع		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	یَنْسٰی	یَنْسَیَانِ	یَنْسَوْنَ
3rd Person	مؤنث	تَنْسٰی	تَنْسَیَانِ	یَنْسَیْنَ
حاضر	مذکر	تَنْسٰی	تَنْسَیَانِ	تَنْسَوْنَ
2nd Person	مؤنث	تَنْسَیْنَ	تَنْسَیَانِ	تَنْسَیْنَ
متکلم 1st Person	مذکر/مؤنث	اَنْسٰی	نَنْسٰی	

ضَرَبَ يَضْرِبُ

ماضی		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	هَدٰی	هَدَيَا	هَدَوْا
3rd Person	مؤنث	هَدَتْ	هَدَتَا	هَدَيْنَ
حاضر	مذکر	هَدَيْتَ	هَدَيْتُمَا	هَدَيْتُمْ
2nd Person	مؤنث	هَدَيْتِ	هَدَيْتُمَا	هَدَيْتُنَّ
متکلم 1st Person	مذکر/مؤنث	هَدَيْتُ	هَدَيْنَا	

مضارع		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	يَهْدِیْ	يَهْدِيَانِ	يَهْدُوْنَ
3rd Person	مؤنث	تَهْدِیْ	تَهْدِيَانِ	يَهْدِيْنَ
حاضر	مذکر	تَهْدِیْ	تَهْدِيَانِ	تَهْدُوْنَ
2nd Person	مؤنث	تَهْدِيْنَ	تَهْدِيَانِ	تَهْدِيْنَ
متکلم 1st Person	مذکر/مؤنث	اَهْدِیْ	نَهْدِیْ	

فعل مجہول (ناقص)

ماضی		واحد	مثنّی	جمع
غائب	مذکر	دُعِيَ	دُعِيَا	دُعُوْا
3rd Person	مؤنث	دُعِيَتْ	دُعِيَتَا	دُعِيْنَ
حاضر	مذکر	دُعِيْتَ	دُعِيْتُمَا	دُعِيْتُمْ
2nd Person	مؤنث	دُعِيْتِ	دُعِيْتُمَا	دُعِيْتُنَّ
متکلم 1st Person	مذکر/مؤنث	دُعِيْتُ	دُعِيْنَا	

مضارع		واحد	مثنّی	جمع
غائب	مذکر	يُدْعٰى	يُدْعَيَانِ	يُدْعَوْنَ
3rd Person	مؤنث	تُدْعٰى	تُدْعَيَانِ	يُدْعَيْنَ
حاضر	مذکر	تُدْعٰى	تُدْعَيَانِ	تُدْعَوْنَ
2nd Person	مؤنث	تُدْعَيْنَ	تُدْعَيَانِ	تُدْعَيْنَ
متکلم 1st Person	مذکر/مؤنث	اُدْعٰى	نُدْعٰى	

لفیف

حروف مادہ میں اگر دو جگہ پر حرف علت آجائے تو اس فعل کو لفیف کہتے ہیں۔ مثلاً (و ق ی) ۔ (س و ی)۔ (ح ی ی)

لفیف کی دو اقسام ہیں۔

۱۔ **لفیف مفروق:** جب دونوں حروف علت کے درمیان کوئی اور حرف آجائے تو اُسے لفیف مفروق کہتے ہیں

مثلاً (و ق ی) (و ف ی) (و ل ی)

۲۔ **لفیف مقرون:** جب دونوں حروف علت ساتھ ساتھ واقع ہوں تو اسے لفیف مقرون کہتے ہیں

مثلاً (ر و ی) (ھ و ی) (ح ی ی)

لفیف مفروق

ثلاثی مجرد کے تین ابواب سے استعمال ہوتا ہے

۱۔ ضَرَبَ يَضْرِبُ

۲۔ سَمِعَ يَسْمَعُ

۳۔ حَسِبَ يَحْسِبُ

۔ لفیف مفروق = مثال + ناقص

مثال اور ناقص دونوں کے قواعد کا اطلاق ہوگا

۱۔ و ق ی (ض) وَقَىٰ يَوْقِيُ وَقْيٌ يَقِيُ

۲۔ و ھ ی (س) وَهِيَ يَوْهَيُ وَهِيَ يَوْهيٰ

۳۔ و ل ی (ح) وَلِيَ يَوْلِيُ وَلِيَ يَلِيُ

۔ فا کلمہ پر ہمیشہ ''و'' اور لا کلمہ پر ''ی'' آتا ہے

لفیف مقرون

ثلاثی مجرد کے دو ابواب سے استعمال ہوتا ہے

۱۔ ضَرَبَ يَضْرِبُ

۲۔ سَمِعَ يَسْمَعُ

۔ لفیف مقرون = اجوف + ناقص

صرف ناقص کے قواعد کا اطلاق ہوگا

۱۔ ر و ی (ض) رَوَىٰ يَرْوِيُ رَوٰى يَرْوِيُ

۲۔ ح ی ی (س) حَيِيَ يَحْيَيُ حَيِيَ يَحْيىٰ

۔ عین کلمہ پر ''و'' اور لام کلمہ پر ''ی'' آتا ہے

نوٹ: ۱۔ فا اور عین کلمہ پر حروف علت کے یکجا ہونے والے مادے بہت کم ہیں اور اگر ہیں تو ان سے فعل استعمال نہیں ہوتا مثلاً

وَيْلٌ - يَوْمٌ

۲۔ بعض اوقات لفیف مقرون مضاعف بھی ہوتا ہے۔ مثلاً (ح ی ی) - (ع ی ی) ایسی صورت میں مثلین کا ادغام کرنا یا نا کرنا دونوں جائز ہیں

ح ی ی	(س)	حَيِيَ يَحْيٰى یا حَيَّ يَحَيُّ	(زندہ ہونا)
ع ی ی	(س)	عَيِيَ يَعْيٰى یا عَيَّ يَعَيُّ	(تھک جانا)
م و ت	(ن)	ثُمَّ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى	
ح ی ی	(س)	اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيٰى	
ع ی ی	(س)	اَفَعَيِيْنَا بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ	

ابواب ثلاثی مزید فیہ

ہم جانتے ہیں کہ فعل ثلاثی مجرد سے مراد تین حروف پر مشتمل مادے کا ایسا فعل ہے جسکے اصلی حروف میں مزید کسی حرف کا اضافہ نہ کیا گیا ہو۔ کسی فعل کے مادے کے اصلی حروف معلوم کرنے کے لیے ہمیں فعل ماضی کے پہلے صیغے کی طرف رجوع کرنا پڑتا ہے کیونکہ ثلاثی مجرد افعال کے ماضی کے پہلے صیغے میں ہمیں صرف مادے کے ہی تین حروف ملتے ہیں۔ اگر ثلاثی مجرد افعال میں مادے کے حروف کے ساتھ ایک، دو یا تین حروف کا اضافہ کر دیا جائے تو وہ فعل ثلاثی مجرد نہیں رہتا بلکہ ثلاثی مزید فیہ بن جاتا ہے۔ ثلاثی مجرد افعال کے چھ ابواب ہم پڑھ چکے ہیں۔ اب ہم ثلاثی مزید فیہ افعال کے آٹھ ابواب کا مطالعہ کریں گے۔

☆ ثلاثی مزید فیہ کے ماضی کے پہلے صیغے میں زائد حروف کا اضافہ یا تو فا کلمہ سے پہلے ہوتا ہے یا فا اور عین کلمہ کے درمیان ہوتا ہے۔ کسی باب میں ایک حرف کا اضافہ ہوتا ہے کسی میں دو کا اور کسی میں تین کا۔

☆ ایک مادہ ثلاثی مجرد کے باب سے ثلاثی مزید فیہ کے باب میں آتا ہے تو اسکے مفہوم میں بھی تبدیلی واقع ہوتی ہے یہ تبدیلی اس باب کی خصوصیت کی وجہ سے ہوتی ہے۔ ہر باب کی کچھ خصوصیات ہوتی ہیں ہم ہر باب کی صرف ایک اہم خصوصیت کا مطالعہ کریں گے باقی خصوصیات ہمیں مطالعے میں اضافے کے ساتھ ساتھ معلوم ہونگی۔

☆ ثلاثی مجرد ابواب کے مصدر کا پتہ ہمیں یا تو ڈکشنری سے چلتا ہے یا پھر اہل زبان سے سنکر۔ لیکن ثلاثی مزید فیہ ابواب کے نام ہی ان ابواب کے مصدر ہوتے ہیں اور ثلاثی مزید فیہ ابواب کے مصدر ہمیں باب کے معنی بتانے میں اہم کردار ادا کریں گے کیونکہ تقریباً سب الفاظ عربی زبان کے ہی الفاظ ہیں جو ہم اردو میں استعمال کرتے ہیں۔

ثلاثی مزید فیہ کے درج ذیل آٹھ ابواب ہم نے پڑھنے ہیں:۔

۱۔	اِفْعَال	۲۔	تَفْعِیْل
۳۔	مُفَاعَلَہ	۴۔	تَفَعُّل
۵۔	تَفَاعُل	۶۔	اِفْتِعَال
۷۔	اِنْفِعَال	۸۔	اِسْتِفْعَال

اِفْعَال

اس باب کے نام کے وزن پر استعمال ہونے والے بہت سے الفاظ ہم اردو زبان میں استعمال کرتے ہیں مثلاً

اکرام اخراج انکار اقرار ادغام انفاق انصاف اسلام

ارسال اعراض انذار احسان اسراف اصلاح انعام افہام

اَفْعَلَ يُفْعِلُ اِفْعَالًا

ماضی		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	اَفْعَلَ	اَفْعَلَا	اَفْعَلُوْا
3rd Person	مؤنث	اَفْعَلَتْ	اَفْعَلَتَا	اَفْعَلْنَ
حاضر	مذکر	اَفْعَلْتَ	اَفْعَلْتُمَا	اَفْعَلْتُمْ
2nd Person	مؤنث	اَفْعَلْتِ	اَفْعَلْتُمَا	اَفْعَلْتُنَّ
متکلم 1st Person	مذکر/مؤنث	اَفْعَلْتُ	اَفْعَلْنَا	

مضارع		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	يُفْعِلُ	يُفْعِلَانِ	يُفْعِلُوْنَ
3rd Person	مؤنث	تُفْعِلُ	تُفْعِلَانِ	يُفْعِلْنَ
حاضر	مذکر	تُفْعِلُ	تُفْعِلَانِ	تُفْعِلُوْنَ
2nd Person	مؤنث	تُفْعِلِيْنَ	تُفْعِلَانِ	تُفْعِلْنَ
متکلم 1st Person	مذکر/مؤنث	اُفْعِلُ	نُفْعِلُ	

خصوصیت :۔ یہ باب فعل لازم کو متعدی بنانے کے کام آتا ہے۔ مثلاً

ن ز ل	(ض)	نَزَلَ	يَنْزِلُ	(اترنا)
	(افعال)	اَنْزَلَ	يُنْزِلُ	(اتارنا)
خ ر ج	(ن)	خَرَجَ	يَخْرُجُ	(نکلنا)
	(افعال)	اَخْرَجَ	يُخْرِجُ	(نکالنا)
د خ ل	(ن)	دَخَلَ	يَدْخُلُ	(داخل ہونا)
	(افعال)	اَدْخَلَ	يُدْخِلُ	(داخل کرنا)

اَنْزَلَ يُنْزِلُ اِنْزَالًا (نازل کرنا)

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

ر س ل اَرْسَلَ يُرْسِلُ اِرْسَالًا (بھیجنا)

وَاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ

اِنَّآ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ

هُوَالَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ

اَنْعَمَ يُنْعِمُ اِنْعَامًا (انعام کرنا)

صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ

يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ

خ ر ج اَخْرَجَ يُخْرِجُ اِخْرَاجًا (نکالنا)

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۙ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ڛ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰۗـــُٔــھُمُ الطَّاغُوْتُ ۙ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ○

ن ذ ر　　اَنْذَرَ　　يُنْذِرُ　　اِنْذَارًا　　(خبردار کرنا)

اِنَّا اَنْذَرْنَاكُمْ عَذَابًا قَرِيْبًا

اِنِّيْ اَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰى

ن ف ق　　اَنْفَقَ　　يُنْفِقُ　　اِنْفَاقًا　　(خرچ کرنا)

وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُوْنَ

وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ ط

ط ع م　　اَطْعَمَ　　يُطْعِمُ　　اِطْعَامًا　　(کھلانا)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ وَسَقَانِیْ وَجَعَلَنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ

د خ ل　　اَدْخَلَ　　يُدْخِلُ　　اِدْخَالًا　　(داخل کرنا)

وَاَدْخَلْنَاهُمْ فِیْ رَحْمَتِنَا

يُدْخِلُ مَنْ يَّشَاءُ فِیْ رَحْمَتِهٖ

ب ل غ　　اَبْلَغَ　　يُبْلِغُ　　اِبْلَاغًا　　(پہنچانا)

لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّیْ

ف ل ح　　اَفْلَحَ　　يُفْلِحُ　　اِفْلَاحًا　　(فلاح پانا)

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ

ء م ن　　اٰمَنَ　　يُؤْمِنُ　　اِيْمَانًا　　(ایمان لانا)

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ

الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۙ﴿۳﴾

ح ب ب	اَحَبَّ	يُحِبُّ	اِحْبَابًا	(محبت کرنا)

مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَاَحَبَّنِیْ

بَلْ تُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ

و ل ج	اَوْلَجَ	يُوْلِجُ	اِيْلَاجًا	(داخل کرنا)

يُوْلِجُ الَّيْلَ فِی النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّيْلِ ۭ وَهُوَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ⑥

ی ق ن	اَيْقَنَ	يُوْقِنُ	اِيْقَانًا	(یقین رکھنا)

وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ

م و ت	اَمَاتَ	يُمِيْتُ	اِمَاتَةً	(مارنا)

فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ

ز ی غ	اَزَاغَ	يُزِيْغُ	اِزَاغَةً	(ٹیڑھا کرنا)

فَلَمَّا زَاغُوْٓا اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ

ل ه و	اَلْهٰی	يُلْهِیْ	اِلْهَاءً	(غافل کرنا)

اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ ① حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ②

ء ذ ی	اٰذٰی	يُؤْذِیْ	اِيْذَاءً	(اذیت دینا)

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ لِمَ تُؤْذُوْنَنِیْ وَقَدْ تَّعْلَمُوْنَ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ ۭ

و ح ی	اَوْحٰی	يُوْحِیْ	اِيْحَاءً	(وحی کرنا)

اِنَّآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ كَمَآ اَوْحَيْنَآ اِلٰى نُوْحٍ وَّالنَّبِيّٖنَ مِنْۢ بَعْدِهٖ ۚ

ح ی ی	اَحْيٰی	يُحْيِیْ	اِحْيَاءً	(زندہ کرنا)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا

تفعیل

تعلیم تدریس تصدیق تکذیب تکریم تسلیم تکفیر تدبیر
تقدیر تکویر تذلیل تعریف تذکیر تجدید تجوید تنزیل
تسبیح تنبیہ تبدیل تضحیک تفہیم ترسیل ترغیب توحید

فَعَّلَ يُفَعِّلُ تَفْعِيلًا يا تَفْعِلَةً

ماضی		واحد	مثنّی	جمع
غائب	مذکر	فَعَّلَ	فَعَّلَا	فَعَّلُوْا
3rd Person	مؤنث	فَعَّلَتْ	فَعَّلَتَا	فَعَّلْنَ
حاضر	مذکر	فَعَّلْتَ	فَعَّلْتُمَا	فَعَّلْتُمْ
2nd Person	مؤنث	فَعَّلْتِ	فَعَّلْتُمَا	فَعَّلْتُنَّ
متکلم 1st Person	مذکر/مؤنث	فَعَّلْتُ	فَعَّلْنَا	

مضارع		واحد	مثنّی	جمع
غائب	مذکر	يُفَعِّلُ	يُفَعِّلَانِ	يُفَعِّلُوْنَ
3rd Person	مؤنث	تُفَعِّلُ	تُفَعِّلَانِ	يُفَعِّلْنَ
حاضر	مذکر	تُفَعِّلُ	تُفَعِّلَانِ	تُفَعِّلُوْنَ
2nd Person	مؤنث	تُفَعِّلِيْنَ	تُفَعِّلَانِ	تُفَعِّلْنَ
متکلم 1st Person	مذکر/مؤنث	أُفَعِّلُ	نُفَعِّلُ	

خصوصیت: فعل لازم کو فعل متعدی میں تبدیل کرتا ہے۔

ع ل م	عَلَّمَ	يُعَلِّمُ	تَعْلِيْمًا	(سکھانا)

اَلرَّحْمٰنُ ۝ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۝ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ۝

يُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ

ن ز ل	نَزَّلَ	يُنَزِّلُ	تَنْزِيْلًا	(نازل کرنا)

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝

هُوَ الَّذِىْ يُنَزِّلُ عَلٰى عَبْدِهٖ اٰيٰتٍ بَيِّنٰتٍ

س ب ح	سَبَّحَ	يُسَبِّحُ	تَسْبِيْحًا	(تسبیح کرنا)

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ

ك ل م	كَلَّمَ	يُكَلِّمُ	تَكْلِيْمًا	(کلام کرنا)

كَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا

ك ذ ب	كَذَّبَ	يُكَذِّبُ	تَكْذِيْبًا	(جھٹلانا)

فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا

اَرَاَيْتَ الَّذِىْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ

ح د ث	حَدَّثَ	يُحَدِّثُ	تَحْدِيْثًا	(بیان کرنا)

يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا

ق د م	قَدَّمَ	يُقَدِّمُ	تَقْدِيْمًا	(آگے کرنا)
ا خ ر	اَخَّرَ	يُؤَخِّرُ	تَاْخِيْرًا	(پیچھے کرنا)

عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَاَخَّرَتْ

رَبِّ لَوْلَا اَخَّرْتَنِىْ اِلٰى اَجَلٍ قَرِيْبٍ

و د ع — وَدَّعَ — يُوَدِّعُ — اِيْدَاعًا — (چھوڑ دینا)

مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ

ی س ر — يَسَّرَ — يُيَسِّرُ — تَيْسِيْرًا — (آسان کرنا)

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ

فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى

ص و ر — صَوَّرَ — يُصَوِّرُ — تَصْوِيْرًا — (صورت بنانا)

هُوَ الَّذِىْ يُصَوِّرُكُمْ فِى الْاَرْحَامِ

ب ی ن — بَيَّنَ — يُبَيِّنُ — تَبْيِيْنًا — (واضح کر دینا)

كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ

ز ك و — زَكّٰى — يُزَكِّىْ — تَزْكِيَةً — (پاک کرنا)

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا

وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ

ج ل ی — جَلّٰى — يُجَلِّىْ — تَجْلِيَةً — (روشن کرنا۔ظاہر کرنا)

وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰىهَا

و ص ی — وَصّٰى — يُوَصِّىْ — تَوْصِيَةً — (وصیت کرنا)

وَوَصّٰى بِهَآ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ يٰبَنِىَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ

س و ی — سَوّٰى — يُسَوِّىْ — تَسْوِيَةً — (برابر کرنا۔سنوارنا)

وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰىهَا

فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِىْ

مُفَاعَلَة

مقابلہ مشاہدہ مجاہدہ مناظرہ مراسلہ مباہلہ معالجہ مقاربہ
معاشقہ محاصرہ مقاتلہ معاشرہ مباحثہ مذاکرہ مراقبہ مطالبہ
مشاعرہ

فَاعَلَ يُفَاعِلُ مُفَاعَلَةً یا فِعَالًا

ماضی		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	فَاعَلَ	فَاعَلَا	فَاعَلُوا
3rd Person	مؤنث	فَاعَلَتْ	فَاعَلَتَا	فَاعَلْنَ
حاضر	مذکر	فَاعَلْتَ	فَاعَلْتُمَا	فَاعَلْتُمْ
2nd Person	مؤنث	فَاعَلْتِ	فَاعَلْتُمَا	فَاعَلْتُنَّ
متکلم 1st Person	مذکر/مؤنث	فَاعَلْتُ	فَاعَلْنَا	

مضارع		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	يُفَاعِلُ	يُفَاعِلَانِ	يُفَاعِلُونَ
3rd Person	مؤنث	تُفَاعِلُ	تُفَاعِلَانِ	يُفَاعِلْنَ
حاضر	مذکر	تُفَاعِلُ	تُفَاعِلَانِ	تُفَاعِلُونَ
2nd Person	مؤنث	تُفَاعِلِينَ	تُفَاعِلَانِ	تُفَاعِلْنَ
متکلم 1st Person	مذکر/مؤنث	أُفَاعِلُ	نُفَاعِلُ	

خصوصیت: مشارکت:۔ دواشخاص یادوگروہ فعل میں اسطرح شریک ہوں کہ ایک فاعل ہواور دوسرا مفعول

خ د ع　خَادَعَ　يُخَادِعُ　مُخَادَعَةً　(دھوکا دینا)

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ وَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۝ؕ

ن ف ق　نَافَقَ　يُنَافِقُ　مُنَافَقَةً يا نِفَاقًا　(منافق ہونا)

نَافَقَ حَنْظَلَةُ

ق ت ل　قَاتَلَ　يُقَاتِلُ　مُقَاتَلَةً يا قِتَالًا　(جنگ کرنا)

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا

ج ہ د　جَاهَدَ　يُجَاهِدُ　مُجَاهَدَةً يا جِهَادًا　(جہاد کرنا)

مَنْ جَاهَدَ فَاِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهٖ

ج د ل　جَادَلَ　يُجَادِلُ　مُجَادَلَةً　(جھگڑنا)

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ فِيْ زَوْجِهَا

ظ ہ ر　ظَاهَرَ　يُظَاهِرُ　مُظَاهَرَةً يا ظِهَارًا　(ظہار کرنا)

اَلَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَآئِهِمْ مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ ؕ اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا الّٰٓـِٔيْ وَلَدْنَهُمْ

ح ف ظ　حَافَظَ　يُحَافِظُ　مُحَافَظَةً　(محافظت کرنا)

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ

د ف ع　دَافَعَ　يُدَافِعُ　مُدَافَعَةً يا دِفَاعًا　(دفاع کرنا)

اِنَّ اللّٰهَ يُدَافِعُ عَنِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

ض ع ف　ضَاعَفَ　يُضَاعِفُ　مُضَاعَفَةً　(بڑھانا۔ دوگنا کرنا)

وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ

ھ ج ر　　ھَاجَرَ　　یُھَاجِرُ　　مُھَاجَرَةً　　(ہجرت کرنا۔ چھوڑ دینا)

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَھَاجَرُوْا وَجٰھَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ اٰوَوْا وَّ نَصَرُوْٓا اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَھُمْ مَّغْفِرَۃٌ وَّ رِزْقٌ کَرِیْمٌ ○

ء خ ذ　　اٰخَذَ　　یُؤَاخِذُ　　مُؤَاخَذَةً　　(گرفت کرنا)

وَ لَوْ یُؤَاخِذُ اللّٰہُ النَّاسَ بِظُلْمِھِمْ مَّا تَرَکَ عَلَیْھَا مِنْ دَآبَّۃٍ وَّ لٰکِنْ یُّؤَخِّرُھُمْ اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی ج

ح ج ج　　حَاجَّ　　یُحَاجُّ　　مُحَآجَّةً　　(بحث کرنا۔ جھگڑا کرنا)

اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْ حَآجَّ اِبْرٰھٖمَ فِیْ رَبِّہٖٓ

و ع د　　وَاعَدَ　　یُوَاعِدُ　　مُوَاعِدَةً یا مِیْعَادًا　　(وعدہ کرنا)

وَاِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰٓی اَرْبَعِیْنَ لَیْلَۃً

ر و د　　رَاوَدَ　　یُرَاوِدُ　　مُرَاوَدَةً　　(پھسلانا)

وَ قَالَ نِسْوَۃٌ فِی الْمَدِیْنَۃِ امْرَاَتُ الْعَزِیْزِ تُرَاوِدُ فَتٰھَا عَنْ نَّفْسِہٖ ج قَدْ شَغَفَھَا حُبًّا ؕ اِنَّا لَنَرٰھَا فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ○

ع ف و　　عَافَا　　یُعَافِیْ　　مُعَافَاةً　　(صحت دینا۔ بلا اور برائی سے بچانا)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّیَ الْاَذٰی وَعَافَانِیْ

ن د ی　　نَادٰی　　یُنَادِیْ　　نِدَاءً　　(پکارنا)

اِذْ نَادٰی رَبَّہٗ نِدَآءً خَفِیًّا

و ر ی　　وَارٰی　　یُوَارِیْ　　مُوَارَاةً　　(چھپانا)

کَیْفَ یُوَارِیْ سَوْءَۃَ اَخِیْہِ

تَفَعُّل

تدبّر تذکّر تکبّر تبسّم تحفّظ تعجب تحمل تجمل
تردّد تنزّل تعلّم تربّص توکّل تشکّر تجسّس تصدّق
تقدّم تکلّم تصرّف

تَفَعَّلَ يَتَفَعَّلُ تَفَعُّلًا

ماضی		واحد	مثنّی	جمع
غائب	مذکر	تَفَعَّلَ	تَفَعَّلَا	تَفَعَّلُوْا
3rd Person	مؤنث	تَفَعَّلَتْ	تَفَعَّلَتَا	تَفَعَّلْنَ
حاضر	مذکر	تَفَعَّلْتَ	تَفَعَّلْتُمَا	تَفَعَّلْتُمْ
2nd Person	مؤنث	تَفَعَّلْتِ	تَفَعَّلْتُمَا	تَفَعَّلْتُنَّ
متکلم 1st Person	مذکر/مؤنث	تَفَعَّلْتُ	تَفَعَّلْنَا	

مضارع		واحد	مثنّی	جمع
غائب	مذکر	يَتَفَعَّلُ	يَتَفَعَّلَانِ	يَتَفَعَّلُوْنَ
3rd Person	مؤنث	تَتَفَعَّلُ	تَتَفَعَّلَانِ	يَتَفَعَّلْنَ
حاضر	مذکر	تَتَفَعَّلُ	تَتَفَعَّلَانِ	تَتَفَعَّلُوْنَ
2nd Person	مؤنث	تَتَفَعَّلِيْنَ	تَتَفَعَّلَانِ	تَتَفَعَّلْنَ
متکلم 1st Person	مذکر/مؤنث	اَتَفَعَّلُ	نَتَفَعَّلُ	

خصوصیت:۔اس باب کی سب سے نمایاں خصوصیت تکلف ہے۔جس فعل کا ذکر ہو رہا ہو اسکو خود حاصل کرنا۔

ع ل م　تَعَلَّمَ　يَتَعَلَّمُ　تَعَلُّمًا　(سیکھنا)

خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ

ذ ك ر　تَذَكَّرَ　يَتَذَكَّرُ　تَذَكُّرًا　(یادکرنا to recall)

يَوْمَئِذٍ يَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ وَاَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى

ف ك ر　تَفَكَّرَ　يَتَفَكَّرُ　تَفَكُّرًا　(غوروفکر کرنا)

وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

د ب ر　تَدَبَّرَ　يَتَدَبَّرُ　تَدَبُّرًا　(غوروفکر کرنا)

اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ

ك ل م　تَكَلَّمَ　يَتَكَلَّمُ　تَكَلُّمًا　(کلام کرنا)

لَا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ

ص د ق　تَصَدَّقَ　يَتَصَدَّقُ　تَصَدُّقًا　(صدقہ کرنا)

وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاَخْفَاهَا

ن ز ل　تَنَزَّلَ　يَتَنَزَّلُ　تَنَزُّلًا　(نازل ہونا)

تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ

نوٹ:۔فعل مضارع کے جن صیغوں میں دو 'ت' اکٹھی ہو جاتی ہیں ان میں سے ایک 'ت' کو گرا دینا جائز ہے۔

تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ۛ

خ ب ط　تَخَبَّطَ　يَتَخَبَّطُ　تَخَبُّطًا　(باؤلا کر دینا)

اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ؕ

ء خ ر　تَأَخَّرَ　يَتَأَخَّرُ　تَأَخُّرًا　(دیر کرنا)

وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ

ج س س	تَجَسَّسَ	يَتَجَسَّسُ	تَجَسُّسًا	(تجسس کرنا)

لَا يَتَجَسَّسُ الْمُؤْمِنُوْنَ

و ك ل	تَوَكَّلَ	يَتَوَكَّلُ	تَوَكُّلًا	(توکل کرنا)

وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ

ط و ع	تَطَوَّعَ	يَتَطَوَّعُ	تَطَوُّعًا	(خوشی سے نیکی کرنا)

وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ

م ی ز	تَمَيَّزَ	يَتَمَيَّزُ	تَمَيُّزًا	(پھٹ جانا)

تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ

و ف ی	تَوَفّٰى	يَتَوَفّٰى	تَوَفِّيًا	(پورا پورا لینا۔ وفات دینا)

وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِيْمَانِ

تَفَاعُل

تکاثر تفاخر تغابن تعارف توازن تعاون تواتر تعاقب
تصادم تناسب تناسل تجاوز تقابل تناظر تدارک

تَفَاعَلَ يَتَفَاعَلُ تَفَاعُلًا

ماضی		واحد	مثنّی	جمع
غائب	مذکر	تَفَاعَلَ	تَفَاعَلَا	تَفَاعَلُوْا
3rd Person	مؤنث	تَفَاعَلَتْ	تَفَاعَلَتَا	تَفَاعَلْنَ
حاضر	مذکر	تَفَاعَلْتَ	تَفَاعَلْتُمَا	تَفَاعَلْتُمْ
2nd Person	مؤنث	تَفَاعَلْتِ	تَفَاعَلْتُمَا	تَفَاعَلْتُنَّ
متکلم 1st Person	مذکر/مؤنث	تَفَاعَلْتُ	تَفَاعَلْنَا	

مضارع		واحد	مثنّی	جمع
غائب	مذکر	يَتَفَاعَلُ	يَتَفَاعَلَانِ	يَتَفَاعَلُوْنَ
3rd Person	مؤنث	تَتَفَاعَلُ	تَتَفَاعَلَانِ	يَتَفَاعَلْنَ
حاضر	مذکر	تَتَفَاعَلُ	تَتَفَاعَلَانِ	تَتَفَاعَلُوْنَ
2nd Person	مؤنث	تَتَفَاعَلِيْنَ	تَتَفَاعَلَانِ	تَتَفَاعَلْنَ
متکلم 1st Person	مذکر/مؤنث	اَتَفَاعَلُ	نَتَفَاعَلُ	

خصوصیت: **تشارک:** کسی کام کے ہونے میں دو افراد یا دو چیزوں کا شریک ہونا اس شرط کے ساتھ کہ دونوں فاعل ہوں۔

غ م ز　　تَغَامَزَ　　يَتَغَامَزُ　　تَغَامُزًا　　(ایک دوسرے کو آنکھ سے اشارہ کرنا)

وَإِذَا مَرُّوْا بِهِمْ يَتَغَامَزُوْنَ

د ر س　　تَدَارَسَ　　يَتَدَارَسُ　　تَدَارُسًا　　(باہم پڑھنا)

يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللهِ وَيَتَدَارَسُوْنَهٗ بَيْنَهُمْ

ع ق ب　　تَعَاقَبَ　　يَتَعَاقَبُ　　تَعَاقُبًا　　(یکے بعد دیگرے آنا)

اِنَّ الْعُسْرَ وَالْيُسْرَ يَتَعَاقَبَانِ

ن ص ر　　تَنَاصَرَ　　يَتَنَاصَرُ　　تَنَاصُرًا　　(ایک دوسرے کی مدد کرنا)

مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُوْنَ

خ ف ت　　تَخَافَتَ　　يَتَخَافَتُ　　تَخَافُتًا　　(ایک دوسرے سے چپکے چپکے بات کرنا)

وَهُمْ يَتَخَافَتُوْنَ

ن ز ع　　تَنَازَعَ　　يَتَنَازَعُ　　تَنَازُعًا　　(باہم جھگڑنا)

لَا يَتَنَازَعُ الْمُؤْمِنُوْنَ عَلَى الْمَالِ

ك ث ر　　تَكَاثَرَ　　يَتَكَاثَرُ　　تَكَاثُرًا　　(باہم کثرت طلب کرنا)

اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ

ف خ ر　　تَفَاخَرَ　　يَتَفَاخَرُ　　تَفَاخُرًا　　(ایک دوسرے پر فخر کرنا)

اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّ لَهْوٌ وَّ زِيْنَةٌ وَّ تَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَ تَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ط

س ء ل　　تَسَاءَلَ　　يَتَسَاءَلُ　　تَسَاءُلًا　　(ایک دوسرے سے سوال کرنا)

عَمَّ يَتَسَاءَلُوْنَ

ح ب ب تَحَابَّ يَتَحَابُّ تَحَابًّا (ایک دوسرے سے محبت کرنا)

وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللهِ

ج و ز تَجَاوَزَ يَتَجَاوَزُ تَجَاوُزًا (درگزر کرنا۔ معاف کرنا)

أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَ نَتَجَاوَزُ عَنْ سَيِّاٰتِهِمْ فِيْٓ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ ؕ

د ی ن تَدَايَنَ يَتَدَايَنُ تَدَايُنًا (ایک دوسرے کو ادھار دینا)

اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ

ع ل و تَعَالٰى يَتَعَالٰى تَعَالِيًا (بلند و برتر ہونا)

فَتَعَالَى اللهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ

ع ط ی تَعَاطٰى يَتَعَاطٰى تَعَاطِيًا (کسی چیز کی طرف ہاتھ بڑھانا۔ پکڑنا)

فَنَادَوْا صَاحِبَهُمْ فَتَعَاطٰى فَعَقَرَ

و ص ی تَوَاصٰى يَتَوَاصٰى تَوَاصِيًا (ایک دوسرے کو وصیت کرنا)

وَ تَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ وَ تَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝

تفعّل اور تفاعل کا خصوصی قاعدہ

ت ث د ذ ز س ش ص ض ط ظ

باب تفعّل اور تفاعل میں ''ف'' کلمہ اگر مندرجہ بالا حروف میں سے کوئی حرف ہو تو ان دونوں ابواب کی ''ت'' تبدیل ہو کر وہی حرف بن جاتی ہے جو ''ف'' کلمہ پر ہے۔ پھر ادغام کے قواعد کا اطلاق ہوتا ہے مثلاً

ذ ک ر (تفعّل) تَذَكَّرَ ذَذَكَّرَ ذْذَكَّرَ اذْذَكَّرَ اِذْذَكَّرَ اِذَّكَّرَ
يَتَذَكَّرُ يَذَذَكَّرُ يَذْذَكَّرُ يَذَّكَّرُ

ث ق ل (تفاعل) تَثَاقَلَ ثَثَاقَلَ ثْثَاقَلَ اثْثَاقَلَ اِثْثَاقَلَ اِثَّاقَلَ
يَتَثَاقَلُ يَثَثَاقَلُ يَثْثَاقَلُ يَثَّاقَلُ

اِفْتِعَال

اختلاف اجتناب اقتدار اقتباس اجتهاد اکتساب اشتغال امتحان
اجتماع اختیار احترام اہتمام اعتراف اعتبار اختصار
انتقام انتظار انتشار انتخاب انتقال

اِفْتَعَلَ یَفْتَعِلُ اِفْتِعَالًا

ماضی		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	اِفْتَعَلَ	اِفْتَعَلَا	اِفْتَعَلُوْا
3rd Person	مؤنث	اِفْتَعَلَتْ	اِفْتَعَلَتَا	اِفْتَعَلْنَ
حاضر	مذکر	اِفْتَعَلْتَ	اِفْتَعَلْتُمَا	اِفْتَعَلْتُمْ
2nd Person	مؤنث	اِفْتَعَلْتِ	اِفْتَعَلْتُمَا	اِفْتَعَلْتُنَّ
متکلم 1st Person	مذکر/مؤنث	اِفْتَعَلْتُ	اِفْتَعَلْنَا	

مضارع		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	یَفْتَعِلُ	یَفْتَعِلَانِ	یَفْتَعِلُوْنَ
3rd Person	مؤنث	تَفْتَعِلُ	تَفْتَعِلَانِ	یَفْتَعِلْنَ
حاضر	مذکر	تَفْتَعِلُ	تَفْتَعِلَانِ	تَفْتَعِلُوْنَ
2nd Person	مؤنث	تَفْتَعِلِیْنَ	تَفْتَعِلَانِ	تَفْتَعِلْنَ
متکلم 1st Person	مذکر/مؤنث	اَفْتَعِلُ	نَفْتَعِلُ	

خصوصیت: ۔جس فعل کا ذکر ہو اس کو اہتمام سے کرنا اہمیت دے کر کرنا

نوٹ: باب افتعال کا همزہ، همزۃُ الوصل ہوتا ہے۔

ک س ب	اِکْتَسَبَ	یَکْتَسِبُ	اِکْتِسَابًا	(کمانا)
	لَهَا مَا کَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ			
ق ر ب	اِقْتَرَبَ	یَقْتَرِبُ	اِقْتِرَابًا	(قریب ہونا)
	اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ			
ج م ع	اِجْتَمَعَ	یَجْتَمِعُ	اِجْتِمَاعًا	(اکٹھا ہونا)
	وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللهِ اِجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ			
ع ر ف	اِعْتَرَفَ	یَعْتَرِفُ	اِعْتِرَافًا	(اعتراف کرنا)
	فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْبِهِمْ			
ن ق م	اِنْتَقَمَ	یَنْتَقِمُ	اِنْتِقَامًا	(انتقام لینا)
	وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللهُ مِنْهُ			
ع ذ ر	اِعْتَذَرَ	یَعْتَذِرُ	اِعْتِذَارًا	(عذر پیش کرنا)
	يَعْتَذِرُوْنَ اِلَيْكُمْ			
م ل ء	اِمْتَلَأَ	یَمْتَلِئُ	اِمْتِلَاءً	(بھر جانا)
	يَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَأْتِ			
ھ ز ز	اِهْتَزَّ	یَهْتَزُّ	اِهْتِزَازًا	(ہلنا۔ بل کھانا)
	فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ يُعَقِّبْ			
ک ی ل	اِکْتَالَ	یَکْتَالُ	اِکْتِيَالًا	(ماپ کر لینا)
	وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ ۝			

ب ل و   اِبْتَلٰى   يَبْتَلِيْ   اِبْتِلَاءً   (آزمانا)

فَاَمَّا الْاِنْسَانُ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ رَبُّهٗ فَاَكْرَمَهٗ وَ نَعَّمَهٗ ۙ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَكْرَمَنِ ۝

ن ه ی   اِنْتَهٰى   يَنْتَهِيْ   اِنْتِهَاءً   (باز آنا)

فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ ؕ

س و ی   اِسْتَوٰى   يَسْتَوِيْ   اِسْتِوَاءً   (برابر ہونا)

لَا يَسْتَوِي الْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ

لَا يَسْتَوِيْٓ اَصْحٰبُ النَّارِ وَاَصْحٰبُ الْجَنَّةِ

افتعال کے خصوصی قواعد

باب افتعال میں ''ف'' کلمہ اگر (د ذ ز) میں سے کوئی حرف ہو تو باب افتعال کی ''ت'' کو ''د'' میں تبدیل کر دیتے ہیں۔

''ف'' کلمہ اگر ''د'' ہے تو ''ت'' سے تبدیل شدہ ''د'' میں کوئی تبدیلی نہ ہوگی۔

دخ ل اِدْتَخَلَ اِدْدَخَلَ اِدَّخَلَ
یَدْتَخِلُ یَدْدَخِلُ یَدَّخِلُ

''ف'' کلمہ اگر ''ذ'' یا ''ز'' ہے تو ''ت'' سے تبدیل شدہ ''د'' کے مختلف احوال ہیں۔

''ز'' کی صورت میں ''د'' اپنی حالت میں باقی رہے گی یا ''د'' کو ''ف'' کلمہ کے ہم جنس سے بدل دیا جائے گا مثلاً

زج ر اِزْتَجَرَ اِزْدَجَرَ یا اِزْزَجَرَ اِزَّجَرَ
یَزْتَجِرُ یَزْدَجِرُ یا یَزْزَجِرُ یَزَّجِرُ

''ذ'' کی صورت میں ''د'' اپنی حالت میں باقی رہے گی یا ''د'' کو ''ف'' کلمہ کے ہم جنس سے بدل دیا جائے گا یا ''ف'' کلمہ کو ''د'' کے ہم جنس سے بدل دیں گے مثلاً

ذک ر اِذْتَکَرَ اِذْدَکَرَ یا اِذْذَکَرَ اِذَّکَرَ یا اِدْدَکَرَ اِدَّکَرَ
یَذْتَکِرُ یَذْدَکِرُ یا یَذْذَکِرُ یَذَّکِرُ یا یَدْدَکِرُ یَدَّکِرُ

باب افتعال کا ''ف'' کلمہ اگر (ص ض ط ظ) میں سے کوئی حرف ہو تو باب افتعال کی ''ت'' تبدیل ہو کر ''ط'' بن جاتی ہے۔ پھر اُس بدلے ہوئے ''ط'' کو ''ف'' کلمہ کے ہم جنس سے بدلنا جائز ہے مثلاً

ص ب ر اِصْتَبَرَ اِصْطَبَرَ یا اِصْصَبَرَ اِصَّبَرَ
یَصْتَبِرُ یَصْطَبِرُ یا یَصْصَبِرُ یَصَّبِرُ
ض ر ب اِضْتَرَبَ اِضْطَرَبَ یا اِضْضَرَبَ اِضَّرَبَ
یَضْتَرِبُ یَضْطَرِبُ یا یَضْضَرِبُ یَضَّرِبُ

ط ل ع اِطْتَلَعَ اِطْطَلَعَ اِطَّلَعَ
يَطْتَلِعُ يَطْطَلِعُ يَطَّلِعُ

ظ ل م اِظْتَلَمَ اِظْطَلَمَ یا اِظْظَلَمَ اِظَّلَمَ
يَظْتَلِمُ يَظْطَلِمُ یا يَظْظَلِمُ يَظَّلِمُ

باب افتعال میں ''ع'' کلمہ (ت ث ج ر د ذ س ش ص ض ط ظ) ہوتو باب افتعال کی ''ت'' کو ان حروف سے تبدیل کر کے آپس میں ادغام کر دیا جاتا ہے اور ھمزۃ الوصل کو گرا دیا جاتا ہے۔

خ ص م اِخْتَصَمَ اِخْصَصَمَ اِخَصَّمَ خَصَّمَ
يَخْتَصِمُ يَخْصَصِمُ يَخَصِّمُ

ھ د ی اِهْتَدَىَ اِهْدَدَىَ اِهَدَّىَ هَدَّىَ هَدّٰى
يَهْتَدِىُ يَهْدَدِىُ يَهَدِّىُ يَهَدِّىُ

فعل مضارع میں ''ف'' کلمہ پر کسرہ پڑھنا بھی جائز ہے یعنی

يَخَصِّمُ سے يَخِصِّمُ
يَهَدِّىُ سے يَهِدِّىُ

باب افتعال میں ''ف'' کلمہ اگر (و یا ی) ہوتو اسے ''ت'' میں تبدیل کر کے باب افتعال کی ''ت'' میں مدغم کر دیتے ہیں۔

و ق ی اِوْتَقٰى اِتْتَقٰى اِتَّقٰى
يَوْتَقِىْ يَتْتَقِىْ يَتَّقِىْ

ی س ر اِيْتَسَرَ اِتْتَسَرَ اِتَّسَرَ
يَيْتَسِرَ يَتْتَسِرُ يَتَّسِرُ

''و'' کی تبدیلی لازمی ہے جبکہ ''ی'' کی تبدیلی اختیاری ہے۔

''اَخَذَ'' جب باب افتعال سے آتا ہے تو خلاف قاعدہ استعمال ہوتا ہے۔

ا خ ذ اِأْتَخَذَ اِتْتَخَذَ اِتَّخَذَ
يَأْتَخِذُ يَتْتَخِذُ يَتَّخِذُ

اِنْفِعَال

انقلاب انکسار انکشاف انحراف انفطار انشقاق انشراح انحصار
انحطاط انقطاع

اِنْفَعَلَ یَنْفَعِلُ اِنْفِعَالًا

ماضی		واحد	مثنّی	جمع
غائب	مذکر	اِنْفَعَلَ	اِنْفَعَلَا	اِنْفَعَلُوْا
3rd Person	مؤنث	اِنْفَعَلَتْ	اِنْفَعَلَتَا	اِنْفَعَلْنَ
حاضر	مذکر	اِنْفَعَلْتَ	اِنْفَعَلْتُمَا	اِنْفَعَلْتُمْ
2nd Person	مؤنث	اِنْفَعَلْتِ	اِنْفَعَلْتُمَا	اِنْفَعَلْتُنَّ
متکلم 1st Person	مذکر/مؤنث	اِنْفَعَلْتُ	اِنْفَعَلْنَا	

مضارع		واحد	مثنّی	جمع
غائب	مذکر	یَنْفَعِلُ	یَنْفَعِلَانِ	یَنْفَعِلُوْنَ
3rd Person	مؤنث	تَنْفَعِلُ	تَنْفَعِلَانِ	یَنْفَعِلْنَ
حاضر	مذکر	تَنْفَعِلُ	تَنْفَعِلَانِ	تَنْفَعِلُوْنَ
2nd Person	مؤنث	تَنْفَعِلِيْنَ	تَنْفَعِلَانِ	تَنْفَعِلْنَ
متکلم 1st Person	مذکر/مؤنث	اَنْفَعِلُ	نَنْفَعِلُ	

خصوصیت:۔ متعدی افعال کو لازم بنانے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔
باب انفعال کا همزه بھی همزةُ الوصل ہوتا ہے۔

ك س ر	اِنْكَسَرَ	يَنْكَسِرُ	اِنْكِسَارًا	(ٹوٹ جانا)
	اِنْكَسَرَ الْقَلَمُ			
ص ر ف	اِنْصَرَفَ	يَنْصَرِفُ	اِنْصِرَافًا	(پھر جانا)
	اِنْصَرَفُوْا صَرَفَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ			
ك د ر	اِنْكَدَرَ	يَنْكَدِرُ	اِنْكِدَارًا	(گدلا ہو جانا)
	وَإِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ			
ب ع ث	اِنْبَعَثَ	يَنْبَعِثُ	اِنْبِعَاثًا	(اٹھ کھڑا ہونا)
	إِذِ انْبَعَثَ اَشْقَاهَا			
ط ل ق	اِنْطَلَقَ	يَنْطَلِقُ	اِنْطِلَاقًا	(چلنا)
	لَا يَنْطَلِقُ لِسَانِيْ			
ق ل ب	اِنْقَلَبَ	يَنْقَلِبُ	اِنْقِلَابًا	(واپس مڑنا)
	وَيَنْقَلِبُ اِلٰى اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا			
ف ج ر	اِنْفَجَرَ	يَنْفَجِرُ	اِنْفِجَارًا	(پھٹ پڑنا)
	فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا			
ق ط ع	اِنْقَطَعَ	يَنْقَطِعُ	اِنْقِطَاعًا	(کٹ جانا)
	إِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهٗ			
ف ط ر	اِنْفَطَرَ	يَنْفَطِرُ	اِنْفِطَارًا	(پھٹ جانا)
	إِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ			

ش ق ق	اِنْشَقَّ	يَنْشَقُّ	اِنْشِقَاقًا	(پھٹ جانا)

اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ

ب غ ی	اِنْبَغٰی	يَنْبَغِیْ	اِنْبِغَاءً	(شایان شان ہونا)

وَمَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْبَغِیْ لَهُ

اِسْتِفْعَال

استغفار استقبال استخراج استکبار استحصال استقرار استحکام استھزاء
استدراج استخلاف

اِسْتَفْعَلَ يَسْتَفْعِلُ اِسْتِفْعَالًا

ماضی		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	اِسْتَفْعَلَ	اِسْتَفْعَلَا	اِسْتَفْعَلُوْا
3rd Person	مؤنث	اِسْتَفْعَلَتْ	اِسْتَفْعَلَتَا	اِسْتَفْعَلْنَ
حاضر	مذکر	اِسْتَفْعَلْتَ	اِسْتَفْعَلْتُمَا	اِسْتَفْعَلْتُمْ
2nd Person	مؤنث	اِسْتَفْعَلْتِ	اِسْتَفْعَلْتُمَا	اِسْتَفْعَلْتُنَّ
متکلم 1st Person	مذکر/مؤنث	اِسْتَفْعَلْتُ	اِسْتَفْعَلْنَا	

مضارع		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	يَسْتَفْعِلُ	يَسْتَفْعِلَانِ	يَسْتَفْعِلُوْنَ
3rd Person	مؤنث	تَسْتَفْعِلُ	تَسْتَفْعِلَانِ	يَسْتَفْعِلْنَ
حاضر	مذکر	تَسْتَفْعِلُ	تَسْتَفْعِلَانِ	تَسْتَفْعِلُوْنَ
2nd Person	مؤنث	تَسْتَفْعِلِيْنَ	تَسْتَفْعِلَانِ	تَسْتَفْعِلْنَ
متکلم 1st Person	مذکر/مؤنث	اَسْتَفْعِلُ	نَسْتَفْعِلُ	

خصوصیت:۔ زیادہ تر کسی کام کو طلب کرنے کا مفہوم ہوتا ہے
باب استفعال کا همزہ بھی همزۃُ الوصل ہوتا ہے۔

غ ف ر	اِسْتَغْفَرَ	يَسْتَغْفِرُ	اِسْتِغْفَارًا	(بخشش مانگنا)

اَسْتَغْفِرُ اللهَ

ك ب ر	اِسْتَكْبَرَ	يَسْتَكْبِرُ	اِسْتِكْبَارًا	(بڑائی چاہنا۔تکبر کرنا)

اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ

ب د ل	اِسْتَبْدَلَ	يَسْتَبْدِلُ	اِسْتِبْدَالًا	(بدلنا چاہنا)

اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِيْ هُوَ اَدْنٰى بِالَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ

ط ع م	اِسْتَطْعَمَ	يَسْتَطْعِمُ	اِسْتِطْعَامًا	(کھانا طلب کرنا)

اِسْتَطْعَمَا اَهْلَهَا

ع ج ل	اِسْتَعْجَلَ	يَسْتَعْجِلُ	اِسْتِعْجَالًا	(جلدی مانگنا)

وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ

ء ذ ن	اِسْتَأْذَنَ	يَسْتَأْذِنُ	اِسْتِئْذَانًا	(اجازت طلب کرنا)

لَا يَسْتَأْذِنُكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ

ھ ز ء	اِسْتَهْزَءَ	يَسْتَهْزِءُ	اِسْتِهْزَاءً	(استہزاء کرنا)

اَللّٰهُ يَسْتَهْزِءُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ

ق ر ر	اِسْتَقَرَّ	يَسْتَقِرُّ	اِسْتِقْرَارًا	(قرار پکڑنا)

فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرَانِيْ

و ق د	اِسْتَوْقَدَ	يَسْتَوْقِدُ	اِسْتِيْقَادًا	(آگ روشن کرنا)

مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا

ع و ن	اِسْتَعَانَ	يَسْتَعِيْنُ	اِسْتِعَانَةٌ	(مدد طلب کرنا)

اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ

خ ی ر	اِسْتَخَارَ	يَسْتَخِيْرُ	اِسْتِخَارَةٌ	(بھلائی طلب کرنا)

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ

ع ل و	اِسْتَعْلٰى	يَسْتَعْلِيْ	اِسْتِعْلَاءٌ	(بلندی چاہنا)

وَ قَدْ اَفْلَحَ الْيَوْمَ مَنِ اسْتَعْلٰى

س ق ی	اِسْتَسْقٰى	يَسْتَسْقِيْ	اِسْتِسْقَاءٌ	(پانی مانگنا)

وَ اِذِ اسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ

و ف ی	اِسْتَوْفٰى	يَسْتَوْفِيْ	اِسْتِيْفَاءٌ	(پورا پورا مانگنا)

اَلَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ

ح ی ی	اِسْتَحْيٰى	يَسْتَحْيِيْ	اِسْتِحْيَاءٌ	(شرمانا۔ زندہ رکھنا)

وَ اللّٰهُ لَا يَسْتَحْيِيْ مِنَ الْحَقِّ ط

يُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَ يَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ط

ثلاثی مزید فیہ

(فعل مجہول)

ماضی مجہول:

ثلاثی مزید فیہ کے تمام ابواب میں ماضی مجہول بنانے کا قاعدہ ایک ہی ہے جو تین Steps پر مشتمل ہے۔

1. آخری حرف کو ویسے ہی رہنے دیں
2. آخری حرف سے پہلے حرف پر زیر لگا دیں
3. باقی تمام متحرک حروف کی حرکت کو پیش میں تبدیل کر دیں

مضارع مجہول:

ثلاثی مزید فیہ کے تمام ابواب میں مضارع مجہول بنانے کا قاعدہ بھی ایک ہی ہے یہ قاعدہ بھی تین Steps پر مشتمل ہے۔

1. آخری حرف کو ویسے ہی رہنے دیں
2. آخری حرف سے پہلے حرف پر زبر لگا دیں
3. علامت مضارع پر پیش لگا دیں اور باقی حروف کو ویسے ہی رہنے دیں۔

ثلاثی مزید فیہ ابواب سے مجہول

باب	مادہ	ماضی معروف	مضارع معروف	ماضی مجہول	مضارع مجہول
اِفْعَال	ن ز ل	اَنْزَلَ	يُنْزِلُ	اُنْزِلَ	يُنْزَلُ
	خ ر ج	اَخْرَجَ	يُخْرِجُ	اُخْرِجَ	يُخْرَجُ
تَفْعِيْل	ك و ر	كَوَّرَ	يُكَوِّرُ	كُوِّرَ	يُكَوَّرُ
	خ ف ف	خَفَّفَ	يُخَفِّفُ	خُفِّفَ	يُخَفَّفُ
مُفَاعَلَه	ن د ی	نَادٰی	يُنَادِیْ	نُوْدِيَ	يُنَادٰی
	ح س ب	حَاسَبَ	يُحَاسِبُ	حُوْسِبَ	يُحَاسَبُ
تَفَعُّل	ق ب ل	تَقَبَّلَ	يَتَقَبَّلُ	تُقُبِّلَ	يُتَقَبَّلُ
	خ ط ف	تَخَطَّفَ	يَتَخَطَّفُ	تُخُطِّفَ	يُتَخَطَّفُ
تَفَاعُل	ن ف س	تَنَافَسَ	يَتَنَافَسُ	تُنُوْفِسَ	يُتَنَافَسُ
اِفْتِعَال	خ ل ف	اِخْتَلَفَ	يَخْتَلِفُ	اُخْتُلِفَ	يُخْتَلَفُ
	ن ف ع	اِنْتَفَعَ	يَنْتَفِعُ	اُنْتُفِعَ	يُنْتَفَعُ
اِنْفِعَال	ف ط ر	اِنْفَطَرَ	يَنْفَطِرُ	×	×
اِسْتِفْعَال	ھ ز ء	اِسْتَهْزَءَ	يَسْتَهْزِءُ	اُسْتُهْزِءَ	يُسْتَهْزَءُ
	ع ت ب	اِسْتَعْتَبَ	يَسْتَعْتِبُ	اُسْتُعْتِبَ	يُسْتَعْتَبُ

۱۔ اَلَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ
۲۔ فَالْيَوْمَ لَا يُخْرَجُوْنَ مِنْهَا
۳۔ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ
۴۔ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ
۵۔ اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ
۶۔ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا
۷۔ اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا
۸۔ اَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا اٰمِنًا وَّيُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ
۹۔ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِيْهِ
۱۰۔ اَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهٖ
۱۱۔ وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ
۱۲۔ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَعْذِرَتُهُمْ وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ

مضارع کے تغیرات

فعل ماضی تو مبنی اسماء کی طرح اپنی شکل تبدیل نہیں کرتا لیکن فعل مضارع اپنی نارمل شکل کے علاوہ مزید شکلیں اختیار کرتا ہے۔ ان شکلوں کو ہم مضارع خفیف اور مضارع اخف دو عنوانات کے تحت سمجھنے کی کوشش کریں گے۔

سب سے پہلے یہ نوٹ کریں کہ عربی زبان میں کچھ حروف ایسے ہیں جو فعل مضارع سے پہلے آ کر فعل مضارع کی شکل تبدیل کر دیتے ہیں یعنی فعل مضارع کی گردان کے مختلف صیغوں میں کچھ تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں۔ ان مختلف تبدیلیوں کو سمجھنے کے لیے ہم فعل مضارع کی کسی بھی گردان کو تین قسم کے صیغوں میں تقسیم کر لیتے ہیں۔

① پہلی قسم کے صیغے

(یَفْعَلُ - تَفْعَلُ - تَفْعَلُ - اَفْعَلُ - نَفْعَلُ)

② دوسری قسم کے صیغے

(یَفْعَلَانِ - تَفْعَلَانِ - تَفْعَلَانِ - تَفْعَلَانِ - یَفْعَلُوْنَ - تَفْعَلُوْنَ - تَفْعَلِیْنَ)

③ تیسری قسم کے صیغے

(یَفْعَلْنَ - تَفْعَلْنَ)

فعل مضارع جب خفیف یا اخف ہوتا ہے تو ان تین قسم کے صیغوں میں کیا تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں اور وہ کون کون سے حروف ہیں جو فعل مضارع کو خفیف یا اخف کر دیتے ہیں؟ ان سوالوں کے جوابات کے لیے اب ہم باقاعدہ ان عنوانات کا مطالعہ کرتے ہیں۔

مضارع خفیف

فعل مضارع جب خفیف ہوتا ہے تو مضارع کے تین قسم کے صیغوں میں جو تبدیلی واقع ہوتی ہے وہ درج ذیل ہے۔

① پہلی قسم کے صیغوں میں لام کلمہ پر آنے والی 'پیش' 'زبر' میں تبدیل ہو جاتی ہے یعنی

یَفْعَلَ ۔ تَفْعَلَ ۔ تَفْعَلَ ۔ اَفْعَلَ ۔ نَفْعَلَ

② دوسری قسم کے صیغوں کے آخر میں آنے والا نون گر جاتا ہے یعنی

یَفْعَلَا ۔ تَفْعَلَا ۔ تَفْعَلَا ۔ تَفْعَلَا ۔ یَفْعَلُوْا ۔ تَفْعَلُوْا ۔ تَفْعَلِیْ

③ تیسری قسم کے صیغوں میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی یعنی

یَفْعَلْنَ ۔ تَفْعَلْنَ

کچھ حروف ایسے ہیں جو مضارع کے شروع میں آ جائیں تو مضارع کو خفیف کر دیتے ہیں۔ یہ حروف درج ذیل ہیں۔

لَنْ ۔ اَنْ ۔ کَیْ ۔ اِذَنْ ۔ حَتّٰی ۔ لِ

مندرجہ بالا حروف میں سے پہلے چار اصلاً مضارع کو خفیف کرتے ہیں جبکہ آخری دو کے بعد ''اَنْ'' حرف محذوف سمجھا جاتا ہے جس کی وجہ سے مضارع خفیف ہوتا ہے۔ ان حروف کی تفصیل درج ذیل ہے

① لَنْ:

حرف لَنْ کے اپنے کوئی الگ معنی نہیں ہیں لیکن جب یہ فعل مضارع پر داخل ہوتا ہے تو اس میں دو طرح کی معنوی تبدیلی لاتا ہے۔

i۔ اس میں زوردار نفی کا مفہوم پیدا ہو جاتا ہے۔

ii۔ اس کے معنی مستقبل کے ساتھ مخصوص ہو جاتے ہیں۔

یَفْعَلُ	(وہ کرتا ہے/کرے گا)
لَن یَفْعَلَ	(وہ ہرگز نہیں کرے گا)

☆ وَاِذْ قُلْتُمْ یٰمُوْسٰی لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰی طَعَامٍ وَّاحِدٍ

☆ اِنَّ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ یَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّ لَوِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ

☆ اِنَّ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْئًا ۚ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ

☆ وَ قَالُوْا لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ؕ تِلْكَ اَمَانِيُّهُمْ ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ

☆ وَ قَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّا اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً ؕ قُلْ اَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا فَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗ

☆ قُلْ لَّنْ يَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ اِنْ فَرَرْتُمْ مِّنَ الْمَوْتِ اَوِ الْقَتْلِ وَ اِذًا لَّا تُمَتَّعُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا

☆ لَنْ تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ وَ لَاۤ اَوْلَادُكُمْ ۚ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ

② اَنْ:

اسے حرفِ مصدر کہتے ہیں کیونکہ یہ فعل کے ساتھ مل کر مصدر کے معنی دیتا ہے مثلاً:

اَمَرْتُهٗ اَنْ يَذْهَبَ — میں نے اُسے جانے کا حکم دیا

☆ اَمَرَنَا اللّٰهُ اَنْ نَعْبُدَهٗ — اللہ نے ہمیں اپنی عبادت کرنے کا حکم دیا

☆ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ — مجھے اللہ کی عبادت کرنے کا حکم دیا گیا

☆ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً — بے شک اللہ تمہیں ایک گائے ذبح کرنے کا حکم دیتا ہے

☆ عَسٰۤى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَعَسٰۤى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْئًا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ

☆ اَلرِّبٰو سَبْعُوْنَ حُوْبًا ۔ اَيْسَرُهَا اَنْ يَنْكِحَ الرَّجُلُ اُمَّهٗ

☆ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ

☆ اَلْاِحْسَانُ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ

☆ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْۤا اَنْ يَّقُوْلُوْۤا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ

☆ اِنَّمَاۤ اَمْرُهٗۤ اِذَاۤ اَرَادَ شَيْئًا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ

☆ وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ

حرف اَنْ اور فعل کا مجموعہ مصدر مُؤَوَّل کہلاتا ہے یعنی

اَنْ + فعل = مصدر مُؤَوَّل

مصدر مؤوّل کی جگہ مصدر صریح لانا جائز ہے مثلاً

اَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ — تمہارا روزہ رکھنا تمہارے لیے بہتر ہے

صِيَامُكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ

أُرِيْدُ اَنْ اَخْرُجَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ

أُرِيْدُ الْخُرُوْجَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ

مصدر مؤوّل جملے میں مبتداء، خبر، فاعل، مفعول وغیرہ بن کر استعمال ہوتا ہے۔

③ كَيْ : تا کہ

یہ فعل کے بعد آ کر فعل کا مقصد بیان کرتا ہے۔

☆ اَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ كَيْ اَفْهَمَهٗ

☆ كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيْرًا

☆ فَرَدَدْنٰهُ اِلٰٓى اُمِّهٖ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ

كَيْ کے ساتھ اکثر لامِ جارّہ ہوتا ہے مثلاً

جِئْتُ لِكَيْ اَفْهَمَ الْقُرْاٰنَ

اِس لام کو اکثر حذف کر دیا جاتا ہے جیسے اوپر کی مثالوں میں ہے

لِكَيْ کو لَا نافیہ کے ساتھ ملا کر لکھا جاتا ہے

لِكَيْ + لَا = لِكَيْلَا

④ اِذَنْ : تب تو یا پھر تو

اس حرف سے پہلے ایک جملہ آتا ہے جس کا نتیجہ یا ردِ عمل 'اِذَنْ' سے ظاہر کیا جاتا ہے مثلاً

☆ قُلْتُ لِزَيْدٍ ''هٰذَا الْكِتَابُ مُفِيْدٌ'' فَقَالَ ''اِذَنْ سَاَقْرَءُهٗ''

⑤ حَتّٰى : یہاں تک کہ

میں ہرگز نہیں بیٹھوں گا یہاں تک کہ معلم اجازت دے

لَنْ اَجْلِسَ حَتّٰى يَأْذَنَ الْمُعَلِّمُ

☆ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ

☆ وَمَا يُعَلِّمَانِ حَتّٰى يَقُوْلَا اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ

☆ وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصَارٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ

☆ قَالُوْا يٰمُوْسٰى اِنَّ فِيْهَا قَوْمًا جَبَّارِيْنَ وَاِنَّا لَنْ نَدْخُلَهَا حَتّٰى يَخْرُجُوْا مِنْهَا

☆ اَلَا وَاِنَّ نَفْسًا لَنْ تَمُوْتَ حَتّٰى تَسْتَكْمِلَ رِزْقَهَا

☆ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ

⑥ لِ: تاکہ

وجہ بتانے کے لیے استعمال ہوتا ہے

اللہ نے انسانوں کو پیدا کیا تاکہ وہ اس کی عبادت کریں

خَلَقَ اللّٰهُ النَّاسَ لِيَعْبُدُوْهُ

میں پانی پینے کے لیے کلاس سے باہر نکلا

خَرَجْتُ مِنَ الْفَصْلِ لِاَشْرَبَ الْمَاءَ

اسے لامِ کَیْ بھی کہتے ہیں اور لامِ تعلیل بھی

لِ ۔ كَيْ ۔ لِكَيْ ایک ہی طرح استعمال ہوتے ہیں۔

☆ هُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ عَلٰى عَبْدِهٖۤ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ

☆ وَاَنْزَلْنَا اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ

☆ هُوَ الَّذِيْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ

☆ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ

☆ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ

☆ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا

☆ اَلَّذِيْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا

مضارع اخف

فعل مضارع جب اخف ہوتا ہے تو مضارع کے تین قسم کے صیغوں میں جو تبدیلی واقع ہوتی ہے وہ درج ذیل ہے۔

① پہلی قسم کے صیغوں میں لام کلمہ پر آنے والی ' پیش ' سکون میں تبدیل ہوجاتی ہے یعنی
یَفْعَلْ ۔ تَفْعَلْ ۔ تَفْعَلْ ۔ اَفْعَلْ ۔ نَفْعَلْ

② دوسری قسم کے صیغوں کے آخر میں آنے والا نون گر جاتا ہے یعنی
یَفْعَلَا ۔ تَفْعَلَا ۔ تَفْعَلَا ۔ تَفْعَلَا ۔ یَفْعَلُوْا ۔ تَفْعَلُوْا ۔ تَفْعَلِیْ

③ تیسری قسم کے صیغوں میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی یعنی
یَفْعَلْنَ ۔ تَفْعَلْنَ

درج ذیل حروف مضارع پر داخل ہو کر اُسے اخف کر دیتے ہیں۔

① لَمْ:

حرف لَمْ کے بھی اپنے کوئی الگ معنی نہیں ہیں لیکن فعل مضارع پر داخل ہونے کے بعد یہ بھی اس میں دو طرح کی معنوی تبدیلی لاتا ہے۔

① اس میں زوردار نفی کا مفہوم پیدا ہوجاتا ہے۔

② اس کے معنی ماضی کے ساتھ مخصوص ہوجاتے ہیں۔

یَفْعَلُ (وہ کرتا ہے/کرے گا)

لَمْ یَفْعَلْ (اس نے بالکل نہیں کیا۔ اس نے کیا ہی نہیں)

☆ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ

☆ اَلَمْ یَأْتِکُمْ نَذِیْرٌ

☆ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

☆ اَلَمْ یَعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ هُوَ یَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ

☆ اَلَمْ یَأْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِکْرِ اللّٰهِ

② لَمَّا: (ابھی تک نہیں)

زید نے ابھی تک نہیں لکھا	لَمَّا یَکْتُبْ زَیْدٌ
سورج ابھی تک طلوع نہیں ہوا	لَمَّا تَطْلُعِ الشَّمْسُ
میں نے ابھی تک یہ کتاب نہیں پڑھی	لَمَّا اَقْرَءْ هٰذَا الْكِتَابَ

☆ وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ

☆ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جَاهَدُوْا مِنْكُمْ

③ اِنْ: (اگر)

'اِنْ' حرف شرط ہے۔شرط والا جملہ، جملہ شرطیہ کہلاتا ہے۔مثلاً اگر تو بیٹھے گا تو میں بیٹھوں گا

جملہ شرطیہ کے دو حصے ہوتے ہیں

① شرط — اگر تو بیٹھے گا

② جواب شرط یا جزاء — تو میں بیٹھوں گا

اگر شرط اور جواب شرط دونوں میں فعل مضارع آئے (جیسا کہ عموماً ہوتا ہے) اور شرط بھی حرف ''اِنْ' سے بیان کرنی ہو تو شرط والے فعل مضارع سے پہلے حرف 'اِنْ' لگتا ہے جس سے مضارع اخف ہو جاتا ہے اور جواب شرط/ جزاء والا مضارع خود بخود اخف ہو جاتا ہے۔

☆ اگر تو بیٹھے گا تو میں بیٹھوں گا	اِنْ تَجْلِسْ اَجْلِسْ
☆ اگر تو مجھے مارے گا تو میں تجھے ماروں گا	اِنْ تَضْرِبْنِيْ اَضْرِبْكَ
☆ اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کرے گا	اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ
☆ اگر تو رحم کرے گا تو تجھ پر رحم کیا جائے گا	اِنْ تَرْحَمْ تُرْحَمْ
☆ اگر وہ محنت کرے گا تو کامیاب ہوگا	اِنْ يَّجْتَهِدْ يَنْجَحْ

مندرجہ ذیل اسماء بھی شرط اور جزاء پر داخل ہوتے ہیں:۔

مَنْ۔ مَا۔ اَيْنَ۔ اَنّٰى۔ مَتٰى۔ اَيٌّ۔ مَهْمَا

☆ مَن يَّرْحَمْ يُرْحَمْ	جو رحم کرے گا اس پر رحم کیا جائے گا
☆ مَن يَّجْتَهِدْ يَنْجَحْ	جو محنت کرے گا کامیاب ہوگا

☆ مَا تَشْرَبْ اَشْرَبْ — جو تو پیئے گا میں پیوں گا

☆ مَا تَقُوْلِيْ اَفْعَلْ — جو تم کہوگی میں کروں گا

☆ اَيْنَ تَذْهَبُوْا نَذْهَبْ — جہاں تم جاؤ گے ہم بھی وہاں جائیں گے

☆ مَتٰى تَصُمْ اَصُمْ — جب تو روزہ رکھے گا میں بھی روزہ رکھوں گا

☆ اَيُّهُمْ يَضْرِبْنِيْ اَضْرِبْهُ — ان میں سے جو مجھے مارے گا میں بھی اسے ماروں گا

☆ مَهْمَا تَفْعَلْ اَفْعَلْ — جو کچھ تو کرے گا وہی میں کروں گا

اِذَا ایک اسم ظرف ہے لیکن اس میں شرط کے معنی بھی پائے جاتے ہیں۔ اِذَا کے ساتھ اکثر فعل ماضی استعمال ہوتا ہے لیکن معنی مضارع کے دیتا ہے، جیسے

☆ اِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ — جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں

حرف لَوْ بھی شرط کے لیے آتا ہے لیکن یہ صرف ماضی میں ایک غیر تکمیل شدہ شرط کے اظہار کے لیے استعمال ہوتا ہے، جیسے

☆ لَوْ زَرَعْتَ لَحَصَدْتَّ — اگر تو بوتا تو کاٹتا

☆ لَوِاجْتَهَدْتَّ لَنَجَحْتَ — اگر تو محنت کرتا تو کامیاب ہوتا

لَوْ کے جواب پر اکثر لام استعمال ہوتا ہے لیکن منفی جملے کے ساتھ لام کا استعمال نہیں کیا جاتا، جیسے

☆ لَوْ صَدَقْتَ مَا ضُرِبْتَ — اگر تو سچ بولتا تو نہ پٹتا

ہم جانتے ہیں کہ جملہ شرطیہ دو جملوں سے مرکب ہوتا ہے، پہلے جملے کو شرط کہتے ہیں اور دوسرا جوابِ شرط یا جزاء کہلاتا ہے۔ شرط والا جملہ ہمیشہ جملہ فعلیہ ہوتا ہے جبکہ جواب شرط یا جزاء والا جملہ، جملہ فعلیہ بھی ہوسکتا ہے اور جملہ اسمیہ بھی، جیسے

☆ مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ

شرط اور جواب شرط جب دونوں جملہ فعلیہ ہوں تو دونوں کا فعل، فعل مضارع بھی ہوسکتا ہے اور فعل ماضی بھی۔ اسی طرح دونوں میں سے کسی ایک کا فعل، فعل مضارع ہوسکتا ہے اور دوسرے کا فعل ماضی۔ فعل مضارع تو قاعدے کے مطابق اخف ہوجاتا ہے لیکن فعل ماضی میں مبنی کی طرح کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی، جیسے

☆ مَنْ لَّا يَرْحَمْ لَا يُرْحَمْ — (دونوں فعل مضارع)

☆ مَنْ بَنٰى لِلّٰهِ مَسْجِدًا بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ — (دونوں فعل ماضی)

☆ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِيْ حَرْثِهٖ (پہلا فعل ماضی اور دوسرا فعل مضارع)

☆ مَنْ يَقُمْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ اِيْمَانًا وَّ اِحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ (پہلا فعل مضارع اور دوسرا فعل ماضی)

جواب شرط یا جزاء اگر جملہ اسمیہ ہو یا جملہ انشائیہ یعنی فعل امر اور فعل نہی (آگے پڑھیں گے) ہو، ماضی قَدْ کے ساتھ ہو یا مضارع بغیر لَا کے منفی ہو تو جواب شرط یا جزاء پر فَ داخل کرنا واجب ہے، جیسے

☆ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا

☆ اِنْ يَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ

☆ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا

☆ وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ

④ لِ (لامِ امر) خواہش

فعل مجہول (Passive voice) میں مطلقاً یعنی تینوں قسم (غائب، حاضر اور متکلم) کے صیغوں میں اور فعل معروف (Active Voice) میں غائب اور متکلم سے کسی خواہش کے اظہار کے لیے مضارع سے پہلے 'لِ' لگایا جاتا ہے جسے ''لامِ امر'' کہتے ہیں۔

يَفْعَلُ	(وہ کرتا ہے/کرے گا)
لِيَفْعَلْ	(اسے چاہیے کہ وہ کرے)
لِاَ فْعَلْ	(مجھے کرنا چاہیے)

☆ لام کَیْ مضارع کو خفیف کرتا ہے جبکہ لام امر اخف۔ پہلی قسم کے صیغوں میں تو لامِ کَیْ اور لامِ امر کی پہچان آسانی سے ہو جاتی ہے مثلاً

لِيَفْعَلَ	(تا کہ وہ کرے)	لامِ کَیْ
لِيَفْعَلْ	(اسے چاہیے کہ وہ کرے)	لامِ امر

☆ دوسری اور تیسری قسم کے صیغوں میں لامِ کَیْ اور لامِ امر کی پہچان عام طور پر سیاق وسباق اور جملہ کے مفہوم سے ہوتی ہے کیونکہ

دوسری اور تیسری قسم کے صیغوں کی شکل خفیف اور اخف دونوں میں ایک ہی ہوتی ہے۔

لِيَسْمَعُوْا (تا کہ وہ سنیں)

لِيَسْمَعُوْا (انھیں سننا چاہیے)

☆ لامِ کی اور لامِ امر میں پہچان کرنے کا ایک طریقہ اور بھی ہے کہ جب لام امر سے پہلے 'وَ' یا 'فَ' آجائے تو لام امر ساکن ہو جاتا ہے جبکہ لامِ کَی ساکن نہیں ہوتا۔

وَلِيَسْمَعُوْا (اور تا کہ وہ سنیں)

وَلْيَسْمَعُوْا (اور انھیں چاہیے کہ سنیں)

۱۔ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ

۲۔ فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ

۳۔ فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ

۴۔ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ

۵۔ وَلْيَكْتُبْ بَيْنَكُمْ كَاتِبٌ بِالْعَدْلِ

۶۔ اسے چاہیے کہ (وہ) محنت کرے تا کہ (وہ) کامیاب ہو

۷۔ پس ہمیں چاہیے کہ (ہم) اپنے رب کی عبادت کریں تا کہ ہمارا رب ہمیں بخش دے۔

۸۔ انھیں چاہیے کہ (وہ) مسلمانوں کی مدد کریں

۹۔ ہمیں چاہیے کہ (ہم) اللہ کی مدد کریں تا کہ وہ ہماری مدد کرے

۱۰۔ ہر طالب علم یہ سبق پڑھے اور اس کو لکھے۔

فعل امر

مخاطب کو کسی کام کا حکم دینے کے لیے یا درخواست کرنے کے لیے فعل امر استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً تم لکھو۔ اے اللہ ہماری مدد فرما

فعل امر بنانے کا طریقہ:

☆ فعل امر فعل مضارع سے بنے گا

☆ حاضر کے صیغوں سے بنے گا۔

۱۔ مضارع کو اخف کریں

۲۔ علامت مضارع ہٹا دیں۔ اگر پڑھا جائے تو یہی فعل امر ہے ورنہ پڑھنے کے لیے

۳۔ شروع میں همزة الوصل کا اضافہ کریں۔

همزة الوصل کی حرکت کا فیصلہ عین کلمہ کی حرکت سے کریں۔ جن ابواب میں عین کلمہ کی حرکت پیش ہے ان میں همزة الوصل پر پیش لگائیں۔ جن ابواب میں عین کلمہ کی حرکت زبر یا زیر ہے ان میں همزة الوصل پر زیر لگائیں۔ اس اصول کے تحت صرف دو ابواب (نَصَرَ - یَنْصُرُ اور کَرُمَ - یَکْرُمُ) سے فعل امر بناتے ہوئے همزة الوصل پر پیش آئے گی باقی میں زیر۔

نوٹ: باب افعال سے فعل امر فعل مضارع میں زائد حرف ہمزہ کو ظاہر کر کے بنائیں۔ جیسے

یُأَنْفِقُ   اَنْفِقَ

ن ص ر (ن)

	واحد	مثنّٰی	جمع
مذکر	تَنْصُرُ	تَنْصُرَانِ	تَنْصُرُوْنَ
مؤنث	تَنْصُرِيْنَ	تَنْصُرَانِ	تَنْصُرْنَ

(فعل مضارع کو اخف کیا)

	واحد	مثنّٰی	جمع
مذکر	تَنْصُرْ	تَنْصُرَا	تَنْصُرُوْا
مؤنث	تَنْصُرِيْ	تَنْصُرَا	تَنْصُرْنَ

(علامت مضارع ہٹائی)

	واحد	مثنّٰی	جمع
مذکر	نْصُرْ	نْصُرَا	نْصُرُوْا
مؤنث	نْصُرِيْ	نْصُرَا	نْصُرْنَ

(پڑھنے کے لیے شروع میں ھمزۃ الوصل لگایا اور اس پر قاعدے کے مطابق حرکت لگائی)

	واحد	مثنّٰی	جمع
مذکر	اُنْصُرْ	اُنْصُرَا	اُنْصُرُوْا
مؤنث	اُنْصُرِيْ	اُنْصُرَا	اُنْصُرْنَ

اَللّٰهُمَّ انْصُرْ مَنْ نَصَرَ دِيْنَ مُحَمَّدٍ

ف ت ح (ف)

	واحد	مثنٰی	جمع
مذکر	اِفْتَحْ	اِفْتَحَا	اِفْتَحُوْا
مؤنث	اِفْتَحِیْ	اِفْتَحَا	اِفْتَحْنَ

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

غ ف ر (ض)

	واحد	مثنٰی	جمع
مذکر	اِغْفِرْ	اِغْفِرَا	اِغْفِرُوْا
مؤنث	اِغْفِرِیْ	اِغْفِرَا	اِغْفِرْنَ

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ

ر ح م (س)

	واحد	مثنٰی	جمع
مذکر	اِرْحَمْ	اِرْحَمَا	اِرْحَمُوْا
مؤنث	اِرْحَمِیْ	اِرْحَمَا	اِرْحَمْنَ

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ

ن ف ق (افعال) اَنْفَقَ یُاَنْفِقُ

	واحد	مثنٰی	جمع
مذکر	اَنْفِقْ	اَنْفِقَا	اَنْفِقُوْا
مؤنث	اَنْفِقِیْ	اَنْفِقَا	اَنْفِقْنَ

وَاَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنَاكُمْ

ط ھ ر (تفعیل)

	واحد	مثنّی	جمع
مذکر	طَهِّرْ	طَهِّرَا	طَهِّرُوْا
مؤنث	طَهِّرِیْ	طَهِّرَا	طَهِّرْنَ

اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِیْ مِنَ النِّفَاقِ وَ عَمَلِیْ مِنَ الرِّيَاءِ وَلِسَانِیْ مِنَ الْكَذِبِ وَ عَيْنِیْ مِنَ الْخِيَانَةِ

ق ب ل (تفعل)

	واحد	مثنّی	جمع
مذکر	تَقَبَّلْ	تَقَبَّلَا	تَقَبَّلُوْا
مؤنث	تَقَبَّلِیْ	تَقَبَّلَا	تَقَبَّلْنَ

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

ع ر ف (تفاعل)

	واحد	مثنّی	جمع
مذکر	تَعَارَفْ	تَعَارَفَا	تَعَارَفُوْا
مؤنث	تَعَارَفِیْ	تَعَارَفَا	تَعَارَفْنَ

تَعَارَفُوْا بَيْنَكُمْ

غ ن م (افتعال)

	واحد	مثنّی	جمع
مذکر	اِغْتَنِمْ	اِغْتَنِمَا	اِغْتَنِمُوْا
مؤنث	اِغْتَنِمِیْ	اِغْتَنِمَا	اِغْتَنِمْنَ

اِغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ

غ ف ر (استفعال)

	واحد	مثنیٰ	جمع
مذکر	اِسْتَغْفِرْ	اِسْتَغْفِرَا	اِسْتَغْفِرُوْا
مؤنث	اِسْتَغْفِرِیْ	اِسْتَغْفِرَا	اِسْتَغْفِرْنَ

قَالُوْا يَا اَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا

قرآن مجید کا مختصر ترین فعل امر

و ق ی (ض)

	واحد	مثنیٰ	جمع
مذکر	قِ	قِيَا	قُوْا
مؤنث	قِيْ	قِيَا	قِيْنَ

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ

درج ذیل مادوں سے ابواب کو مدنظر رکھتے ہوئے فعل امر بنائیں۔

۱- ع ب د (ن)
۲- ج ع ل (ف)
۳- ھ د ی (ض)
۴- ت و ب (ن)
۵- ش ر ح (ف)
۶- ی س ر (تفعیل)
۷- ح ل ل (ن)
۸- س ل م (افعال)
۹- ق و م (افعال)
۱۰- ء ت ی (افعال)

فعل نہی

جس فعل میں کسی کام کے نہ کرنے کا حکم پایا جائے اسے فعل نہی کہتے ہیں۔ مثلاً
تو مت لکھ۔ تمہیں اللہ کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہیے۔
فعل نہی بنانے کے لیے حرف 'لَا' استعمال کیا جاتا ہے جس کی وجہ سے مضارع اخف ہو جاتا ہے۔

تَكْتُبُ (تو لکھتا ہے/ لکھے گا)

لَا تَكْتُبُ (تو نہیں لکھتا ہے/ لکھے گا)

لَا تَكْتُبْ (تو مت لکھ)

اردو میں لفظ 'نہیں' میں کسی کام کے نہ ہونے کا مفہوم ہوتا ہے اور اس کے لیے نفی کی اصطلاح استعمال ہوتی ہے جبکہ 'نہی' میں کسی کام سے منع کرنے کا مفہوم ہوتا ہے۔

- لَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ
- لَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ
- لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ
- لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ
- لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ
- لَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ
- لَا تَجَسَّسُوْا وَ لَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا
- لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ
- يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ
- لَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّ لَا تَنْهَرْهُمَا
- تو مت ڈر بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے
- تم (سب) ایک ہی دروازے سے داخل مت ہونا
- تم (سب) گواہی مت چھپاؤ
- تم (سب) بائیں ہاتھ سے مت کھاؤ اس لیے کہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے
- وہ ٹھنڈا پانی نہ پئیں

منصوبات

وہ اسم جو حالت نصب میں ہو منصوب کہلاتا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ اسم اعرابی حالت کے اعتبار سے یا تو مرفوع ہوتا ہے یا منصوب یا پھر مجرور چوتھی حالت کوئی نہیں ہوتی اسم صرف دو صورتوں میں مجرور ہوتا ہے۔

۱۔ جب وہ مضاف الیہ ہو مثلاً — كِتَابُ زَيْدٍ
۲۔ جب اس سے پہلے حرف جر آجائے مثلاً — فِي كِتَابِ زَيْدٍ

اس طرح اسم کے حالت رفع میں ہونے کی بھی چند ہی وجوہات ہیں۔

۱۔ جب جملہ اسمیہ میں مبتدا اور خبر ہو مثلاً — زَيْدٌ صَالِحٌ
۲۔ جب جملہ فعلیہ میں فاعل ہو — ضَرَبَ زَيْدٌ
۳۔ جب نائب الفاعل ہو — ضُرِبَ زَيْدٌ

اسم کے منصوب ہونے کی بہت سی وجوہات ہیں جن میں سے چند ہم پڑھ چکے ہیں اور چند پڑھیں گے۔ وہ سب درج ذیل ہیں:

① حروف مشبہ بالفعل کا اسم

- إِنَّ زَيْدًا صَالِحٌ
- أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
- كَأَنَّ زَيْدًا مَرِيْضٌ
- لٰكِنَّ الْكَافِرِيْنَ جَاهِلُوْنَ
- لَيْتَ الْإِسْلَامَ غَالِبٌ
- لَعَلَّ الصِّحَّةَ دَائِمَةٌ

② ما اور لا مشبہ بلیس کی خبر

- مَا هٰذَا بَشَرًا
- لَا رَجُلٌ صَالِحًا
- لَيْسَ زَيْدٌ طَوِيْلًا

③ لائے نفی جنس کا اسم

- لَا رَیْبَ فِیْهِ
- لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

④ منادیٰ مضاف

- یَا عَبْدَ اللّٰهِ
- یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

⑤ افعال ناقصہ کی خبر

افعال ناقصہ میں سے کَانَ کے متعلق ہم پڑھ چکے ہیں۔ باقی افعال ناقصہ درج ذیل ہیں۔

- صَارَ (ہوگیا) — صَارَ الْفَقِیْرُ غَنِیًّا (غریب امیر ہوگیا)
- اَصْبَحَ (صبح کی۔ صبح کے وقت ہوا۔ ہوگیا) — اِنْ اَصْبَحَ مَاءُکُمْ غَوْرًا (اگر تمہارا پانی نیچا ہو جائے)
- اَضْحٰی (چاشت کے وقت ہوا) — اَضْحَی النَّاسُ مَشْغُوْلِیْنَ (چاشت کے وقت لوگ مصروف ہوگئے)
- اَمْسٰی (شام کے وقت ہوا) — اَمْسَی الْهَوَاءُ بَارِدًا (شام کے وقت ہوا ٹھنڈی ہوگئی)
- ظَلَّ (دن بھر رہا) — ظَلَّ الْوَلَدُ لَاعِبًا (لڑکا دن بھر کھیلتا رہا)
- بَاتَ (رات بھر رہا) — بَاتَ الْمَرِیْضُ نَائِمًا (مریض رات بھر سوتا رہا)
- مَادَامَ (جاری رہا۔ منقطع نہ ہوا) — اَنَا قَائِمٌ مَادَامَ الْمُعَلِّمُ قَائِمًا (جب تک استاد کھڑا ہے میں کھڑا ہوں)

✦ مَازَالَ (جاری رہا۔ منقطع نہ ہوا)	مَازَالَ زَيْدٌ غَنِيًّا (زید بدستور امیر ہے)
✦ مَابَرِحَ (جاری رہا۔ منقطع نہ ہوا)	مَابَرِحَ زَيْدٌ صَائِمًا (زید ابھی تک روزہ سے ہے)
✦ مَا انْفَكَّ (جاری رہا۔ منقطع نہ ہوا)	مَا انْفَكَّ الْمُسْلِمُوْنَ خَاسِئِيْنَ (مسلمان ابھی تک رسوا ہیں)
✦ مَافَتِیءَ (جاری رہا۔ منقطع نہ ہوا)	مَافَتِیءَ الْمُعَلِّمُ اَمِيْنًا (معلم اب بھی امانت دار ہے)
✦ لَيْسَ (نہیں)	لَيْسَ زَيْدٌ مُجْتَهِدًا (زید محنتی نہیں ہے)

⑥ مفعول

مفعول کی پانچ اقسام ہیں جنہیں مفاعیل خمسہ کہا جاتا ہے ہم نے جملہ فعلیہ میں جو مفعول پڑھا ہے وہ مفعول کی پہلی قسم ہے جسے 'مفعول بِہٖ' کہتے ہیں۔ مفعول کی پانچوں اقسام درج ذیل ہیں

① مفعول بِہٖ

وہ چیز یا ذات جس پر فعل واقع ہو

- ✦ اَكَلَ اِبْرَاهِيْمُ التُّفَّاحَ
- ✦ ضَرَبَ حَامِدٌ مَحْمُوْدًا
- ✦ نَصَرَ الْمُسْلِمِيْنَ
- ✦ وَعَدَ الْوَلَدَيْنِ
- ✦ كَتَبَ الْكُتُبَ
- ✦ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ

ایک سے زائد مفعول بہ

- اٰتَیْنَا مُوْسَی الْکِتَابَ
- حَسِبَ حَامِدٌ مَحْمُوْدًا عَالِمًا
- اَعْطَیْنَاكَ الْکَوْثَرَ

فعل کا حذف: درج ذیل تین مقامات میں صرف مفعول بہ مذکور ہوتا ہے فعل اور فاعل دونوں مقدر ہوتے ہیں۔

① **تحذیر:** کسی کام سے تنبیہ کرنا۔ مثلاً ہم اردو میں کہتے ہیں سانپ سانپ تو مراد ہوتا ہے سانپ سے بچو۔
عربی میں فعل ' اِحْذَرْ ' کو مقدر سمجھا جاتا ہے یا پھر ' اِتَّقِ ' یا ' بَعِّدْ ' کو بھی مقدر مان سکتے ہیں۔
تحذیر کے لیے ضروری ہے کہ

i۔ جس چیز سے متنبہ کرنا مقصود ہو اسکی تکرار ہو

- اَلنَّارَ اَلنَّارَ (آگ سے بچ)

ii۔ عطف کے ساتھ ہو

- اَلْکَذِبَ وَالنِّفَاقَ (جھوٹ اور منافقت سے بچ)

iii۔ اِیَّاكَ یا اسکے کسی صیغے مثلاً اِیَّاکُمَا ، اِیَّاکُمْ وغیرہ کے ساتھ ہو

- اِیَّاكَ وَالْکَذِبَ

② **اِغْرَاء:** کسی اچھے کام پر ابھارنا یا آمادہ کرنا۔
اس کے لیے اِلْزَمْ (وابستہ رہ)۔ خُذْ (پکڑ) یا اِخْتَرْ (اختیار کر) فعل محذوف سمجھا جاتا ہے۔
اِغراء کے لیے شرط یہ ہے کہ جس چیز پر آمادہ کرنا مقصود ہو اسکی تکرار کی جائے

- اَلْحَیَاءَ اَلْحَیَاءَ (حیا اختیار کر)
- اَلْاِجْتِهَادَ اَلْاِجْتِهَادَ (کوشش کو لازم بناؤ)

③ **اِخْتِصَاص:** کسی بات کو کسی خاص فرد یا چیز کے لیے مخصوص کرنا۔

- نَحْنُ مَعَاشِرَ الْاَنْبِیَاءِ لَا نَرِثُ وَلَا نُوْرَثُ
- وَالصَّابِرِیْنَ فِی الْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ وَحِیْنَ الْبَأْسِ

ان کے علاوہ چند مقامات سماعی ہیں جہاں فعل اور فاعل کو حذف کر کے صرف مفعول بہ بولا جاتا ہے

- اَهْلًا وَسَهْلًا وَمَرْحَبًا

یعنی اَتَیْتَ اَهْلًا وَوَطِئْتَ سَهْلًا وَصَادَفْتَ مَرْحَبًا

(آپ اپنوں میں آئے اور نرم اور آسان راستہ طے کیا اور کشادہ مقام حاصل کرلیا)

- غُفْرَانَكَ رَبَّنَا یعنی نَطْلُبُ غُفْرَانَكَ

② مفعول مطلق:

ایک ایسا مصدر جو فعل کی

i۔ تاکید کے لیے

ii۔ نوعیت یا کیفیت بتانے کیلیے

iii۔ تعداد بتانے کے لیے

حالت نصب میں استعمال ہوتا ہے مثلاً

- ضَرَبْتُهٗ ضَرْبًا (تاکید کے لیے)
- كَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا (تاکید کے لیے)
- ضُرِبَ السَّارِقُ ضَرْبًا شَدِيْدًا (نوعیت کیلیے)
- جَلَسَ جِلْسَةَ الْمُعَلِّمِ (نوعیت کیلیے)
- قَرَأْتُ الرِّسَالَةَ قِرَائَةً وَّاحِدَةً (تعداد کیلیے)
- فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي النُّجُوْمِ (تعداد کیلیے)

جب مفعول مطلق صرف تاکید کے لیے لانا ہو تو اس کا مترادف لفظ بھی بول سکتے ہیں۔

- جَلَسْتُ قُعُوْدًا
- قَامَ الْخَطِيْبُ وَقُوْفًا

لفظ كُلٌّ اور بَعْضٌ اسم صفت اور اسم عدد مفعول مطلق کے قائم مقام ہو کر منصوب ہوتے ہیں۔

- فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ
- تَاَثَّرَ بَعْضَ التَّاَثُّرِ
- وَجَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ

- اُذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا (ذِكْرًا كَثِيْرًا)
- فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمَانِيْنَ جَلْدَةً

بہت سے مقامات پر صرف مفعول مطلق مذکور ہوتا ہے اور جملہ کا باقی حصہ محذوف ہوتا ہے۔

- شُكْرًا لَكَ (اَشْكُرُ شُكْرًا لَكَ)
- سُبْحَانَ اللّٰهِ (نُسَبِّحُ سُبْحَانَ اللّٰهِ)
- وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا (وَاَحْسِنُوْا بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا)

③ مفعول لَهٗ:

ایک ایسا منصوب اسم جو فعل کے واقع ہونے کا سبب یا وجہ بیان کرے۔ اسے **مفعول لِاَجْلِهٖ** بھی کہتے ہیں۔ یہ بھی مصدر ہوتا ہے۔

- ضَرَبْتُهٗ تَأْدِيْبًا (میں نے اسے ادب سکھانے کے لیے مارا)
- اُعْبُدُوا اللّٰهَ شُكْرًا
- وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ
- يَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ فِيْ اٰذَانِهِمْ مِنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ
- يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ
- وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْا اَيْدِيَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ ؕ

④ مفعول فيه:

اسے ظرف بھی کہتے ہیں۔ یہ وہ منصوب اسم ہے جو فعل کے واقع ہونے کی جگہ یا وقت کو ظاہر کرتا ہے۔ اگر جگہ کو ظاہر کرے تو ظرف مکان اور اگر وقت بتائے تو ظرف زمان کہلاتا ہے

- سَافَرْتُ يَوْمَ السَّبْتِ (میں نے ہفتے کے روز سفر کیا)
- صُمْتُ شَهْرًا (میں نے ایک ماہ روزے رکھے)
- ذَهَبْتُ خَلْفَ زَيْدٍ (میں زید کے پیچھے چلا)
- وَقَفَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ (وہ درخت کے نیچے ٹھہرا)

قَرَءْتُ الدَّرْسَ صَبَاحًا اَمَامَ الْمُعَلِّمِ

صَبَاحًا (ظرف زمان)

اَمَامَ الْمُعَلِّمِ (ظرف مکان)

ظرف زمان:

ثَانِيَة	(سیکنڈ)	دَقِيْقَة	(منٹ)
سَاعَة	(گھنٹہ)	يَوْم	(دن)
اُسْبُوْع	(ہفتہ)	سَنَة - عَام	(سال)
قَرْن	(صدی)	دَهْر	(زمانہ)
بُكْرَة	(صبح سویرے)	اَصِيْل	(شام)
صَبَاح	(صبح)	مَسَاء	(شام)
لَيْل	(رات)	نَهَار	(دن)
اَبَد	(ہمیشہ)	حِيْن	(وقت)

☆ ترکیب میں ظرف زمان پر حرف جر داخل نہ ہو تو وہ ہمیشہ منصوب ہوگا اور مضاف نہ ہو آخر میں تنوین آئے گی۔

اُذْكُرُوا اللهَ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا

ظرف مکان:

فَوْقَ	(اوپر)	تَحْتَ	(نیچے)	اَمَامَ	(سامنے)
خَلْفَ	(پیچھے)	قَبْلَ	(پہلے)	بَعْدَ	(بعد میں)
قُدَّامَ	(آگے)	وَرَاءَ	(پیچھے/آگے/سوا)	بَيْنَ	(درمیان)

عِنْدَ - لَدُنْ - لَدٰى (پاس)

☆ یہ تمام الفاظ مضاف ہو کر استعمال ہوتے ہیں

✦ وَفَوْقَ كُلِّ ذِىْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ ✦ اَتٰى زَيْدٌ بَعْدَ الْمَغْرِبِ

☆ مندرجہ ذیل الفاظ بھی ظروف مکان ہیں۔

يَمِيْنًا (دائیں طرف) شِمَالًا (بائیں طرف) يَسَارًا (بائیں طرف)

شَرْقًا - غَرْبًا - جَنُوْبًا - شَمَالًا (جہات اربعہ)

☆ ظروف کے ساتھ لام تعریف اور حروف جارہ بھی لگائے جاتے ہیں

✦ یَمِیْن اور شِمَال کے ساتھ اکثر 'عَنْ' لگایا جاتا ہے

عَنِ الْیَمِیْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِیْدٌ

✦ باقی کے ساتھ عموماً 'مِنْ' لگتا ہے

تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ

✦ جہات کے ساتھ زیادہ تر 'فِیْ' لگتا ہے

اَلْبَحْرُ فِیْ غَرْبِ الْھِنْدِ

☆ وہ ظرف مکان جو معین اور محدود جگہ بتاتے ہوں عموماً 'فِیْ' کے بعد حالت جر میں آتے ہیں مثلاً دَارٌ - بَیْتٌ - مَسْجِدٌ - مَدْرَسَۃٌ - مَکَّۃُ

لیکن اگر دَخَلَ - نَزَلَ اور سَکَنَ کے بعد آئیں تو بغیر فِیْ کے حالت نصب میں بولے جاتے ہیں۔

✦ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ

✦ یَا اٰدَمُ اسْکُنْ اَنْتَ وَزَوْجُکَ الْجَنَّۃَ

قبل اور **بعد**: جب مضاف ہو کر آتے ہیں تو حالت نصب میں آتے ہیں۔

قَبْلَ الْفَجْرِ اور بَعْدَ الْفَجْرِ

✦ اگر ان سے پہلے حرف جار آ جائے جو عموماً 'مِنْ' ہوتا ہے تو یہ حالت جرّ میں چلے جاتے ہیں لیکن معنی میں کوئی فرق نہیں پڑتا

مِنْ قَبْلِ الْفَجْرِ اور مِنْ بَعْدِ الْفَجْرِ

✦ اگر ان کا مضاف الیہ مذکور نہ ہو یعنی ذکر نہ کیا جائے تو ان کے آخر پر پیش آتی ہے خواہ ان سے پہلے حرف جرّ 'مِنْ' ہی کیوں نہ ہو بلکہ ایسی صورت میں ان سے پہلے 'مِنْ' ضرور لگتا ہے۔

مِنْ قَبْلُ اور مِنْ بَعْدُ

حَيْثُ : ظرف مکان ہے اور زمان کے لیے بھی آتا ہے اس کے آخر پر ہمیشہ پیش آتا ہے

✦ فَكُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ

⑤ **مفعول مَعَهٗ :۔**

وہ منصوب اسم جو اس 'واو' کے بعد ہو جو 'مَعَ' (ساتھ) کے معنی دے۔اس 'واو' کو واو معیّت کہتے ہیں۔

✦ جَاءَ زَيْدٌ وَبَكْرًا (زید بکر سمیت آیا)

✦ اَكَلَ الْوَالِدُ وَالْاَبْنَاءَ (والد نے بیٹوں کے ساتھ کھایا)

✦ دَخَلْتُ الْمَدْرَسَةَ وَاَخَاكَ (میں تیرے بھائی سمیت مدرسے میں داخل ہوا)

⑦ **حال:۔**

حال وہ منصوب اسم ہے جو فعل واقع ہونے کے وقت فاعل یا مفعول یا دونوں کی حالت بیان کرے۔

✦ جَاءَ الْوَلَدُ ضَاحِكًا (لڑکا ہنستے ہوئے آیا) (فاعل کی حالت)

✦ وَجَدتُّ الطِّفْلَ خَائِفًا (میں نے بچے کو خوفزدہ پایا) (مفعول کی حالت)

✦ كَلَّمْتُ زَيْدًا رَاكِبَيْنِ (فاعل اور مفعول دونوں کی حالت)

(میں نے زید سے کلام کیا جبکہ ہم دونوں سوار تھے)

✦ جس کا حال بیان کیا جائے اسے ذُوالحال کہتے ہیں

✦ حال عموماً نکرہ ہوتا ہے اور ذوالحال معرفہ

✦ حال ایک سے زیادہ بھی ہو سکتے ہیں

رَجَعَ مُوْسٰى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا

☆ حال مفرد بھی ہو سکتا ہے اور جملہ بھی۔ پھر جملہ اسمیہ بھی ہو سکتا ہے اور جملہ فعلیہ بھی۔اس وقت حال اور ذوالحال کے درمیان ایک رابط کی ضرورت ہوتی ہے وہ رابط یا تو واو ہوتا ہے جسے واو حالیہ کہتے ہیں یا ضمیر یا پھر دونوں مثلاً:

✦ لَئِنْ اَكَلَهُ الذِّئْبُ وَنَحْنُ عُصْبَةٌ (جملہ اسمیہ ۔ واو)

✦ اِهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ (جملہ اسمیہ ۔ ضمیر)

✦ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ (جملہ اسمیہ ۔ واو اور ضمیر)

✦ وَجَاءُوْا اَبَاهُمْ عِشَاءً يَّبْكُوْنَ (جملہ فعلیہ ۔ ضمیر)

حال کی مزید مثالیں

- اُدْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا
- يَذْكُرُونَ اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُودًا
- تَرَكُوكَ قَائِمًا
- يَبِيتُونَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا
- قَالَتْ يَا وَيْلَتٰى ءَاَلِدُ وَاَنَا عَجُوزٌ
- لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكَارٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُولُونَ وَلَا جُنُبًا
- وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ۝
- وَلَدَتْكَ اُمُّكَ بَاكِيًا وَالنَّاسُ حَوْلَكَ ضَاحِكُونَ

فَاعْمَلْ صَالِحًا لِتَذْهَبَ ضَاحِكًا وَالنَّاسُ حَوْلَكَ بَاكُونَ

⑧ تمیز:۔

تمیز وہ منصوب اسم ہے جو کسی مبہم معنی والے اسم سے یا جملے کے معنی سے ابہام دور کر کے مطلب کو واضح کر دیتا ہے اِسے مُمَیِّز بھی کہتے ہیں۔ جس اسم یا جملے کے معنی کا ابہام دور کیا جائے وہ مُمَیَّز کہلاتا ہے۔

اسم کا ابہام: لِزَيْدٍ مِتْرَانِ (زید کے پاس دو میٹر ہے)

اس جملے میں لفظ مِتْرَانِ میں ابہام ہے۔ زید کے پاس دو میٹر کیا ہے؟ اس ابہام کو دور کرنے کے لیے مندرجہ ذیل اسماء میں سے کوئی اسم استعمال کرنا پڑے گا۔

لِزَيْدٍ مِتْرَانِ حَرِيْرًا (زید کے پاس دو میٹر ریشم ہے)

یا

لِزَيْدٍ مِتْرَانِ خَيْطًا (زید کے پاس دو میٹر دھاگہ ہے)

یہ ابہام عدد یا مقدار (وزن، ماپ، مساحت یعنی پیمائش) میں ہو سکتا ہے

- يَا اَبَتِ اِنِّي رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا (عدد کا ابہام)
- فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ (مقدار کا ابہام)

جملے کا ابہام: بعض اوقات کسی لفظ کی بجائے پورے جملے میں ابہام ہوتا ہے مثلاً

زَیْدٌ حَسَنٌ (زید اچھا ہے)

اگر چہ جملہ مکمل ہے لیکن معنی میں ابہام ہے کہ کس لحاظ سے یا کس اعتبار سے اچھا ہے اس ابہام کو درج ذیل الفاظ سے دور کیا جاسکتا ہے

زَیْدٌ حَسَنٌ وَجْهًا (زید چہرے کے اعتبار سے اچھا ہے)

زَیْدٌ حَسَنٌ ذَوْقًا (زید ذوق کے اعتبار سے اچھا ہے)

تمیز کی مزید مثالیں

- فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا
- اَنَا اَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا
- رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا
- اَلْاَعْرَابُ اَشَدُّ كُفْرًا وَّ نِفَاقًا
- قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا
- كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ
- وَالْاٰخِرَةُ اَكْبَرُ دَرَجٰتٍ وَّاَكْبَرُ تَفْضِيْلًا
- هُمْ اَشَدُّ مِنْهُمْ بَطْشًا
- هُوَ اَفْصَحُ مِنِّيْ لِسَانًا
- هُوَ خَيْرٌ ثَوَابًا وَّ خَيْرٌ عُقْبًا

⑨ مُسْتَثْنٰی:۔

وہ اسم ہے جو اِلَّا یا استثناء کے کلمات کے بعد ذکر کیا جائے تا کہ اسے ماقبل کے حکم سے خارج کر دیا جائے۔ استثناء کے معنی ہیں کئی چیزوں میں سے ایک یا کئی کو الگ کر دینا۔ نحو کی اصطلاح میں استثناء سے مراد ہے کہ حرف استثناء کے ماقبل جملے میں جو حکم (اِثبات یا نفی) ہو اس حکم سے مابعد کو خارج کر دینا۔ یعنی یہ بتانا کہ مابعد کا حکم ماقبل کے خلاف ہے

میں نے سب پھل کھائے مگر انگور (یعنی انگور نہیں کھائے)

میں نے سب پھل نہیں کھائے مگر انگور (یعنی صرف انگور کھائے)

حرف استثناء سے پہلے جس کے لیے حکم ثابت ہو اُسے ''مستثنیٰ مِنْهُ'' کہتے ہیں

سب پھل	مستثنٰی منه
مگر	حرفِ استثناء
انگور	مستثنٰی

① مستثنیٰ منہ مذکور ہو اور اِلَّا سے پہلے کلام مُوجَبْ تامّ ہو یعنی اس جملے میں نفی اور استفہام نہ ہو تو مستثنیٰ منصوب ہوتا ہے

- اَكَلْتُ الْفَوَاكِهَ اِلَّا عِنَبًا
- جَاءَ الْقَوْمُ اِلَّا زَيْدًا
- كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ
- لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ اِلَّا الْمَوْتَ
- فَسَجَدُوْا اِلَّا اِبْلِيْسَ
- فَشَرِبُوْا مِنْهُ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ

② مستثنیٰ منہ مذکور ہو مگر اِلاَّ سے پہلے کلام غیر مُوجَبْ ہو تو مستثنیٰ منصوب بھی ہو سکتا ہے اور مستثنیٰ منہ کی مطابقت میں مرفوع یا مجرور بھی

مَا حَضَرَ التَّلَامِيْذُ اِلَّا زَيْدًا / زَيْدٌ (طلبہ نہیں آئے سوائے زید کے)

چونکہ مستثنیٰ منہ مرفوع ہے لہٰذا اسکی مطابقت میں مستثنیٰ بھی مرفوع ہے۔

مَا سَلَّمْتُ عَلَى الْقَادِمِيْنَ اِلَّا الْاَوَّلَ یا مَا سَلَّمْتُ عَلَى الْقَادِمِيْنَ اِلَّا الْاَوَّلِ

چونکہ مستثنیٰ منہ مجرور ہے لہٰذا اس کی مطابقت میں مستثنیٰ بھی مجرور ہے

③ مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو بلکہ اِلَّا سے پیشتر کلام ناقص ہو تو اِلَّا کا اثر یا عمل باقی نہ رہے گا بلکہ مستثنیٰ ماقبل عوامل کی مطابقت میں اعراب پائے گا

مَا جَاءَ اِلَّا زَيْدٌ (زید فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے)

مَا رَاَيْتُ اِلَّا زَيْدًا (زید مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے)

لَمْ اُسَافِرْ اِلَّا مَعَ زَيْدٍ (زید مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہے)

مختصراً مستثنیٰ صرف دو شرطوں کے ساتھ ہی لازمًا منصوب ہوتا ہے

i۔ جملہ میں مستثنیٰ منہ مذکور ہو

ii۔ جملہ مثبت ہو

غَيْرُ ، سِوٰى، عَدَا، خَلَا اور حَاشَا بھی اِلَّا کے معنی میں استعمال ہوتے ہیں۔ غیر اور سوی کا مابعد اسم ان کا مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہوتا ہے جبکہ عدا، خلا اور حاشا حروف جارہ ہونے کی وجہ سے اسم کو جر دیتے ہیں۔ البتہ عَدَا اور خَلَا سے پہلے مَا لگ جائے تو یہ فعل ماضی بن کر اپنے مابعد اسم کو مفعول بہ ہونے کی وجہ سے نصب دیتے ہیں۔

افعال مدح وذمّ

افعال مدح وذم وہ افعال ہیں جو کسی کی مدح یا مذمت کے لیے وضع کیے گئے ہیں۔ یہ تعداد میں چار ہیں۔ دو مدح کے لیے اور دو ذمّ کے لیے۔ نِعْمَ اور حَبَّذَا مدح کے لیے جبکہ بِئْسَ اور سَاءَ ذمّ کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ جس کی مدح کی جائے اسے مخصوص بالمدح کہتے ہیں اور جس کی مذمت کی جائے وہ مخصوص بالذم کہلاتا ہے۔ مثلاً:

نِعْمَ الرَّجُلُ زَیْدٌ — زید اچھا آدمی ہے۔

بِئْسَ الرَّجُلُ خَالِدٌ — خالد برا آدمی ہے۔

مندرجہ بالا جملوں میں نِعْمَ اور بِئْسَ افعال مدح اور ذمّ ہیں۔ اَلرَّجُلُ ان افعال کا فاعل ہے جبکہ زَیْدٌ اور خَالِدٌ بالترتیب مخصوص بالمدح اور مخصوص بالذم ہیں۔

ان افعال کا فاعل چار صورتوں میں آسکتا ہے۔

۱) معرّف باللام: نِعْمَ الرَّجُلُ زَیْدٌ

۲) معرّف باللام کی طرف مضاف: نِعْمَ غُلَامُ الرَّجُلِ زَیْدٌ

۳) ضمیر مستتر (پوشیدہ): نِعْمَ رَجُلًا زَیْدٌ

نِعْمَ کے اندر ضمیر (هُوَ) پوشیدہ ہے وہی اس کا فاعل ہے اور رَجُلًا اس کی تمیز واقع ہوا ہے اس لیے منصوب ہے۔

۴) مَا بمعنی شَیْءٌ۔ فَنِعِمَّا هِیَ

❁ حَبَّذَا میں حَبَّ فعل اور ذَا اسم اشارہ اس کا فاعل ہے، جیسے حَبَّذَا زَیْدٌ

❁ کبھی مخصوص بالمدح یا مخصوص بالذم کو حذف کر دیتے ہیں، جیسے

نِعْمَ الْعَبْدُ یعنی نِعْمَ الْعَبْدُ اَیُّوْبُ

نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ

بِئْسَ الْقَرَارُ

❁ نِعْمَ، بِئْسَ اور سَاءَ کا مونث بھی استعمال ہوتا ہے، جیسے

نِعْمَتِ الْمَرْءَةُ فَاطِمَةُ وَبِئْسَتِ الْمَرْءَةُ سُعَادُ

افعال تعجب

وہ افعال ہیں جن کو تعجب کے اظہار کے لیے وضع کیا گیا ہے۔ یہ دو صیغے ہیں جنہیں صِیْغَتَا التَّعَجُّبِ کہا جاتا ہے۔

۱)	مَا اَفْعَلَهٗ	جیسے	مَا اَحْسَنَهٗ	وہ کس قدر حسین ہے!
۲)	اَفْعِلْ بِهٖ	جیسے	مَا اَحْسِنْ بِهٖ	وہ کیا ہی حسین ہے!

دونوں صیغوں میں ضمیر کی جگہ ہر قسم کا اسم ظاہر (مذکر، مؤنث، واحد، مثنٰی، جمع) اور تمام ضمائر لگا سکتے ہیں، جیسے:

مَا اَحْسَنَ زَیْدًا	زید کس قدر حسین ہے!
اَحْسِنْ بِزَیْدٍ	زید کیا ہی حسین ہے!
مَا اَطْوَلَ الْوَلَدَیْنِ	دونوں لڑکے کتنے لمبے ہیں!
اَقْصِرْ بِالنِّسَاءِ	عورتیں کتنی چھوٹی ہیں!

ماضی کے لیے کَانَ اور مستقبل کے لیے یَکُوْنُ بڑھا کر استعمال کر سکتے ہیں، جیسے

مَا کَانَ اَطْوَلَ الْوَلَدَ	لڑکا کتنا لمبا تھا!
مَا یَکُوْنُ اَطْیَبَ مَنْظَرَ الْبَحْرِ	سمندر کا منظر کیا ہی پاکیزہ ہوگا!

یہ صرف ثلاثی مجرد کے ان ابواب سے آتے ہیں جن میں رنگ اور عیب کے معنی نہ ہوں۔

رنگ اور عیب کے معنی دینے والے ابواب اور مزید فیہ یا رباعی ابواب کے مصادر پر اَشَدَّ یا اَشْدِدْ یا اَعْظَمَ یا اَعْظِمْ لگانے سے یہ معنی پیدا کیے جا سکتے ہیں، جیسے

مَا اَشَدَّ اِکْرَامَهٗ

اَشْدِدْ بِاِکْرَامِهٖ

افعال مقاربہ

یہ افعال بھی افعال ناقصہ (کَانَ وَ اَخَوَاتُھَا) کی طرح جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں یعنی ان افعال کا بھی ایک اسم اور ایک خبر ہوتی ہے لیکن ان کی خبر ہمیشہ فعل مضارع ہوتی ہے۔

کَادَ، کَرَبَ اور اَوْشَکَ خبر کے قرب وقوع پر دلالت کرتے ہیں جبکہ عَسٰی وقوع خبر کی امید پر دلالت کرتا ہے۔

شَرَعَ، طَفِقَ، جَعَلَ، اَخَذَ وغیرہ بھی افعال مقاربہ کی طرح استعمال ہوتے ہیں اور خبر کے شروع ہونے پر دلالت کرتے ہیں۔

کَادَ الطِّفْلُ یَقُوْمُ	قریب ہے کہ بچہ کھڑا ہو جائے
عَسٰی زَیْدٌ اَنْ یَّخْرُجَ	ہو سکتا ہے کہ زید باہر نکل آئے
اَخَذَ الطِّفْلُ یَمْشِیْ	بچہ چلنے لگا

- کَرَبَ اور اَوْشَکَ قرآن میں استعمال نہیں ہوئے۔
- عَسٰی اور اَوْشَکَ کی خبر پر 'اَنْ' لانا بہتر ہے اور کَادَ اور کَرَبَ کے بعد نہ لانا بہتر ہے جبکہ شَرَعَ، طَفِقَ، جَعَلَ، اَخَذَ وغیرہ کے بعد اَنْ نہیں آتا۔
- کَادَ اور اَوْشَکَ کا مضارع بھی استعمال ہوتا ہے جبکہ عَسٰی کا صرف ماضی آتا ہے۔
- یَکَادُ الْبَرْقُ یَخْطَفُ اَبْصَارَھُمْ
- تَکَادُ تَمَیَّزُ مِنَ الْغَیْظِ
- فَذَبَحُوْھَا وَمَا کَادُوْا یَفْعَلُوْنَ
- عَسٰی رَبُّکُمْ اَنْ یَّرْحَمَکُمْ
- عَسَی اللّٰہُ اَنْ یَّاْتِیَنِیْ بِھِمْ جَمِیْعًا
- وَطَفِقَا یَخْصِفٰنِ عَلَیْھِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّۃِ
- جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَمْسَحُ رَاْسَہٗ

توابع

توابع جمع ہے تابع کی اور لغت میں بعد میں آنے والا، دوسرے کی پیروی کرنے والا تابع کہلاتا ہے۔ تابع سے مراد وہ اسم ہے جو رفع، نصب، جر میں پہلے کی اتباع میں ہو یعنی جس کا اپنا کوئی مستقل اعراب نہ ہو بلکہ یہ اپنے سے پہلے آنے والے اسم کا تابع ہو۔ جس کی پیروی کی جائے وہ متبوع کہلاتا ہے۔ تابع کی چار اقسام ہیں۔

۱) نعت یعنی صفت ۲) توکید یا تاکید

۳) بدل ۴) معطوف

نعت (صفت)

نعت یا صفت وہ تابع ہے جو متبوع کی یا اس کے متعلق کی کوئی صفت بیان کرے۔ جس کی صفت بیان کی جائے اسے موصوف یا منعوت کہتے ہیں مثلاً

جَاءَنِیْ رَجُلٌ عَالِمٌ (متبوع کی صفت)

جَاءَنِیْ رَجُلٌ عَالِمٌ اَبُوْهُ (متبوع کے متعلق کی صفت)

پہلی قسم کی نعت کو نعت حقیقی اور دوسری کو نعت سببی کہتے ہیں۔ نعت حقیقی اعراب، وسعت، عدد اور جنس کے اعتبار سے اپنے منعوت کے مطابق ہوتی ہے۔ جیسے

اَلْبَیْتُ الْجَدِیْدُ سَیَّارَةٌ جَدِیْدَةٌ

وَلَدَانِ صَالِحَانِ اَلْبِنْتَانِ الصَّالِحَتَانِ

اَلطُّلَّابُ الْمُجْتَهِدُوْنَ اَلطَّالِبَاتُ الْمُجْتَهِدَاتُ

رَاَیْتُ الْوَلَدَیْنِ الصَّالِحَیْنِ فِی الْمَسْجِدِ الْکَبِیْرِ

جبکہ نعت سببی صرف اعراب اور وسعت کے اعتبار سے اپنے منعوت کو Follow کرتی ہے۔ مثلاً

اَلْوَلَدُ الصَّالِحُ اَبُوْهُ

اَلْوَلَدَانِ الصَّالِحُ اَبَوَاهُمَا

اَلْاَوْلَادُ الصَّالِحُ اٰبَاؤُهُمْ

اَلْوَلَدُ الصَّالِحَةُ اُخْتُهٗ

رَبَّنَا اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْیَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا

توکید یا تاکید

لغت میں کسی امر کو پختہ کرنا تاکید کہلاتا ہے۔توکید ایسا تابع ہے جو متبوع کے متعلق سننے والے کے وہم اور شک کو دور کرنے کے لیے لایا جاتا ہے۔جس کی تاکید کی جائے اسے مُؤکَّد کہتے ہیں۔تاکید کی دو اقسام ہیں۔

۱) لفظی تاکید

۲) معنوی تاکید

تاکید لفظی میں مؤکد کو بعینہٖ مکرّر لے آتے ہیں چاہے وہ

اسم ہو جیسے	جَاءَ زَيْدٌ زَيْدٌ
فعل ہو جیسے	جَلَسَ جَلَسَ زَيْدٌ
حرف ہو جیسے	نَعَمْ نَعَمْ هٰذَا كِتَابِيْ
جملہ ہو جیسے	كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ

جبکہ تاکید معنوی میں مؤکد کی بجائے درج ذیل کلمات کا ذکر کیا جاتا ہے

نَفْس۔ عَيْن۔ كُل۔ اَجْمَعَ۔ كِلَا اور كِلْتَا

جَاءَ زَيْدٌ نَفْسُهٗ (زید خود آیا)

رَاَيْتُ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ عَيْنَهٗ

حَفِظْتُ الْقُرْاٰنَ كُلَّهٗ

عَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَاءَ كُلَّهَا

لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ

سَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ

فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ

اَلرَّاشِيْ وَالْمُرْتَشِيْ كِلَاهُمَا فِي النَّارِ

سَاَلْتُ زَيْنَبَ وَمَرْيَمَ كِلْتَيْهِمَا

بدل

بدل وہ تابع ہے جو براہِ راست خود مقصود بالحکم ہوتا ہے اور متبوع کو بطور تمہید و تعارف کے لایا جاتا ہے۔ متبوع کو مبدل منہ کہتے ہیں۔ مثلاً

جَاءَ اَخُوْكَ زَيْدٌ　　رَاَيْتُ اَخَاكَ زَيْدًا　　مَرَرْتُ بِاَخِيْكَ زَيْدٍ

مندرجہ ذیل بالا مثالوں میں اَخُوْكَ، اَخَاكَ اور اَخِيْكَ مبدل منہ جبکہ زَيْدٌ، زَيْدًا اور زَيْدٍ بدل ہیں۔ بدل کی چار اقسام ہیں۔

① **بدل کل یا بدل مطابق:**

وہ بدل ہے جو بعینہٖ مبدل منہ ہو یعنی تابع اور متبوع مکمل طور پر ایک ہی شخصیت یا ذات ہوں۔ جیسے

كَتَبَتْ اُخْتُكَ زَيْنَبُ

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ

جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ

② **بدل بعض:**

وہ بدل کہ تابع اپنے متبوع کا ایک حصہ ہو مکمل طور پر مبدل منہ نہ ہو۔ جیسے

اِنْكَسَرَ الْقَلَمُ رِيْشُهٗ

قُطِعَتِ الشَّجَرَةُ فُرُوْعُهَا

③ **بدل اشتمال:**

وہ بدل ہے جس کا مبدل منہ سے تعلق ہو۔ بدل اشتمال اپنے مبدل منہ کا جزو یا کل نہیں بلکہ مبدل منہ اس کو شامل ہوتا ہے۔ جیسے

نَفَعَنِى الْمُعَلِّمُ عِلْمُهٗ

يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ

بدل اشتمال ایک ضمیر کی طرف مضاف ہوتا ہے جو مبدل منہ کی طرف لوٹتی ہے۔

④ **بدل غلط:**

وہ بدل جو غلطی یا نسیان سے زبان سے نکل گیا مگر خود ہی بولنے والے نے اپنی غلطی درست کر کے دوسرا لفظ بولا۔ یہ دوسرا لفظ بدل غلط ہے۔ جیسے

رَاَیْتُ زَیْدًا حَامِدًا

قرآن کریم، حدیث، شعر اور کسی درست کلام میں بدل غلط نہیں ہوگا۔

معطوف

وہ تابع ہے جو متبوع کے بعد بواسطہ حرف عطف آئے۔ متبوع معطوف علیہ جبکہ تابع معطوف کہلاتا ہے۔ مثلاً

اَللّٰہُ خَالِقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰہِ

حروف عطف نو(۹) ہیں۔ وَ - فَ - ثُمَّ - اَوْ - حَتّٰی - اَمْ - لَا - لٰکِنْ - بَلْ

① الواو: یہ صرف اپنے سے پہلے اور بعد والے کو شریک کرنے اور جمع کرنے کا کام دیتا ہے۔ جیسے

جَاءَ زَیْدٌ وَعَلِیٌّ

اس میں ترتیب کا لحاظ نہیں کہ کون پہلے آیا اور کون بعد میں۔

② الفاء: یہ ترتیب اور تعقیب کے لیے ہے یعنی پہلے نے پہلے اور دوسرے نے فوراً ہی اس کے بعد کام کیا ہے، جیسے

جَاءَ زَیْدٌ فَعَلِیٌّ

③ ثُمَّ: یہ ترتیب اور تراخی دونوں کو بیان کرتا ہے یعنی پہلے نے پہلے کام کیا اور دوسرے نے اس کے بعد مگر تاخیر سے، جیسے

جَاءَ زَیْدٌ ثُمَّ عَلِیٌّ

④ اَوْ: مختلف معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً

اختیار دینے کے معنی میں، جیسے اِقْرَاْ صَفْحَۃً اَوْ صَفْحَتَیْنِ

شک کے معنی میں، جیسے قَالُوْا لَبِثْنَا یَوْمًا اَوْ بَعْضَ یَوْمٍ

⑤ حَتّٰی: غایت اور انتہا بیان کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے

خَرَجَ الْمُدَرِّسُوْنَ حَتَّی الْمُدِیْرُ

⑥ اَمْ: اس کی دو قسمیں ہیں۔ پہلا اَمْ متصلہ ہے جس کا ماقبل اور مابعد آپس میں متصل ہوتے ہیں اور اس سے پہلے ہمزہ تسویہ یا ہمزہ استفہام ہوتا ہے جس کے ذریعے سے دو چیزوں میں سے ایک کی تعیین کے بارے میں سوال کرنا مقصود ہوتا ہے، جیسے

اَمُسَافِرٌ زَیْدٌ اَمْ حَامِدٌ (کیا مسافر زید ہے یا حامد)

جبکہ دوسرا اَمْ منقطعہ ہے جو دو مستقل جملوں کے درمیان واقع ہوتا ہے اور ان میں سے ہر ایک جملہ معنی کے

اعتبار سے مختلف ہوتا ہے۔لہٰذا یہ بَلْ کے معنی ادا کرتا ہے، جیسے

وَ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ۙ هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَلَا تَمْلِكُوْنَ لِيْ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ

⑦ لَا: اس حرف کے ذریعے سے معطوف سے حکم کی نفی ہوتی ہے، جیسے

جَاءَ زَيْدٌ لَا حَامِدٌ

قَرَءْتُ كِتَابًا لَا جَرِيْدَةً

یہ چند شرائط کے ساتھ عطف کے معنی ادا کرتا ہے۔مثلاً معطوف مفرد ہو جملہ نہ ہو۔اس سے ماقبل کلام منفی نہ ہو۔اس کے ساتھ دوسرا حرف عطف نہ ہو۔

⑧ لٰكِنْ: یہ ماقبل سے وہم دور کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے، جیسے

مَا جَاءَنِيْ زَيْدٌ لٰكِنْ حَامِدٌ

اس سے پہلے بھی معطوف مفرد ہونا چاہیے، ماقبل کلام منفی ہو اور لٰكِنْ واو کے فوراً بعد واقع نہ ہو۔

⑨ بَلْ: اس کا استعمال دو طرح سے ہوتا ہے۔

مثبت کلام اور فعل امر کے بعد معطوف علیہ سے حکم سلب کر کے وہی حکم معطوف کے لیے ثابت کرنے کا فائدہ دیتا ہے جسے اضراب کہتے ہیں، جیسے

دَخَلَ الْبَيْتَ زَيْدٌ بَلْ حَامِدٌ

اُكْتُبْ رِسَالَةً بَلْ بَرْقِيَّةً

اور اگر بَلْ نفی یا نہی کے بعد واقع ہو تو مکمل طور پر لٰكِنْ کی طرح ہوتا ہے۔

مَا جَاءَ زَيْدٌ بَلْ حَامِدٌ

اسمائے مُشْتَقَّه

1. عربی زبان میں بننے والے الفاظ خواہ وہ افعال ہوں یا اسماء ان کا ایک مادہ ہوتا ہے۔ زیادہ تر الفاظ کا مادہ تین حروف پر مشتمل ہوتا ہے۔
2. بعض مادوں سے بہت کم الفاظ بنتے ہیں اور بعض سے بہت زیادہ
3. ان الفاظ کی بناوٹ دو طرح کی ہوتی ہے۔

1. کچھ الفاظ ایک قاعدے اور اصول کے تحت بنتے ہیں۔ یعنی وہ تمام مادوں سے ایک ہی طریقے پر یعنی ایک ہی مقررہ وزن پر بنائے جاسکتے ہیں ایسے الفاظ مشتقات کہلاتے ہیں۔
2. کچھ الفاظ کسی قاعدے اور اصول کے تحت نہیں بنتے بلکہ اہل زبان انھیں جس طرح استعمال کرتے آئے ہیں وہ اسی طرح استعمال ہوتے ہیں۔ انھیں جامد کہتے ہیں۔

4. افعال سب کے سب مشتقات ہیں کیونکہ ہر فعل کی بناوٹ مقررہ قواعد کے مطابق عمل میں آتی ہے۔

سینکڑوں اسماء ایسے ہیں جو کسی قاعدے کے تحت نہیں بنائے گئے بس اہل زبان ان کو اس طرح استعمال کرتے ہیں۔
جیسے عربی زبان میں ثلاثی مجرد کا 'مصدر' کسی قاعدے کے تحت نہیں بنتا مثلاً

مارنا	ضَرْبٌ
جانا	ذَهَابٌ
طلب کرنا	طَلَبٌ
بخش دینا	غُفْرَانٌ
بیٹھنا	قُعُوْدٌ

اسی طرح بے شمار اشخاص، مقامات اور دیگر اشیاء کے نام بھی کسی قاعدہ اور اصول کے تحت نہیں آتے مثلاً مَلِكٌ، مَلَكٌ، رَجُلٌ، رِجْلٌ

ان تمام اسماء کا یقیناً مادہ تو ہے لیکن ان کی بناوٹ کسی خاص اصول کے تحت نہیں ہے۔ ان اسماء کو اسماءِ جامد کہتے ہیں۔ تاہم کچھ اسماء ایسے بھی ہیں جو تمام مادوں سے تقریباً ایک ہی طریقے سے بنائے جاتے ہیں ایسے اسماء کو اسماء مشتقہ کہتے ہیں۔ اسمائے مشتقہ کی درج ذیل اقسام ہیں۔

اسم الفاعل — اسم المفعول — اسم الظرف — اسم الصفّه — اسم الآله

اسم الفاعل

وہ اسم مشتق ہے جو کسی کام کو کرنے والے کا مفہوم دے۔ مثلاً لکھنے والا، پڑھنے والا، مارنے والا، پینے والا، مدد کرنے والا وغیرہ

ثلاثی مجرد اور ثلاثی مزید فیہ سے اسم الفاعل بنانے کا طریقہ مختلف ہے

ثلاثی مجرد سے اسم الفاعل بنانے کا طریقہ:۔

ثلاثی مجرد کے تمام ابواب (سوائے کَرُمَ) سے اسم الفاعل فَاعِلٌ کے وزن پر بنتا ہے۔

ن ص ر (ن) نَاصِرٌ مدد کرنے والا

ف ت ح (ف) فَاتِحٌ کھولنے والا

ض ر ب (ض) ضَارِبٌ مارنے والا

ش ر ب (س) شَارِبٌ پینے والا

ثلاثی مجرد سے اسم الفاعل کی گردان

(ق ت ل)

		حالت رفع	حالت نصب	حالت جرّ
	واحد	قَاتِلٌ	قَاتِلًا	قَاتِلٍ
مذکر	تثنی	قَاتِلَانِ	قَاتِلَيْنِ	قَاتِلَيْنِ
	جمع	قَاتِلُوْنَ	قَاتِلِيْنَ	قَاتِلِيْنَ
	واحد	قَاتِلَةٌ	قَاتِلَةً	قَاتِلَةٍ
مؤنث	تثنی	قَاتِلَتَانِ	قَاتِلَتَيْنِ	قَاتِلَتَيْنِ
	جمع	قَاتِلَاتٌ	قَاتِلَاتٍ	قَاتِلَاتٍ

ثلاثی مزید فیہ سے اسم الفاعل بنانے کا طریقہ: ثلاثی مزید فیہ ابواب سے اسم الفاعل بنانے کے لیے فعل مضارع کے پہلے صیغے کا انتخاب کیا جاتا ہے پھر درج ذیل Steps کے تحت اسم الفاعل بنایا جاتا ہے۔

i۔ علامت مضارع ہٹا کر اس کی جگہ مضموم میم (مُ) لگا دیں۔

ii۔ عین کلمہ پر اگر زیر نہیں ہے تو زیر لگا دیں۔

iii۔ لام کلمہ پر دو پیش (تنوین) لگا دیں

س ل م	(افعال)	یُسْلِمُ	سے	مُسْلِمٌ	اسلام لانے والا
ع ل م	(تفعیل)	یُعَلِّمُ	سے	مُعَلِّمٌ	علم دینے والا
ج ھ د	(مفاعله)	یُجَاھِدُ	سے	مُجَاھِدٌ	جہاد کرنے والا
ك ب ر	(تفعّل)	یَتَکَبَّرُ	سے	مُتَکَبِّرٌ	تکبر کرنے والا
ش ب ھ	(تفاعل)	یَتَشَابَهُ	سے	مُتَشَابِهٌ	ایک دوسرے سے ملتا جلتا
ن ظ ر	(افتعال)	یَنْتَظِرُ	سے	مُنْتَظِرٌ	انتظار کرنے والا
ح ر ف	(انفعال)	یَنْحَرِفُ	سے	مُنْحَرِفٌ	انحراف کرنے والا
ن ص ر	(استفعال)	یَسْتَنْصِرُ	سے	مُسْتَنْصِرٌ	مدد طلب کرنے والا

ثلاثی مزید فیہ سے اسم الفاعل کی گردان

(افعال)

		حالت رفع	حالت نصب	حالت جر
	واحد	مُسْلِمٌ	مُسْلِمًا	مُسْلِمٍ
مذکر	مثنی	مُسْلِمَانِ	مُسْلِمَیْنِ	مُسْلِمَیْنِ
	جمع	مُسْلِمُوْنَ	مُسْلِمِیْنَ	مُسْلِمِیْنَ
	واحد	مُسْلِمَةٌ	مُسْلِمَةً	مُسْلِمَةٍ
مؤنث	مثنی	مُسْلِمَتَانِ	مُسْلِمَتَیْنِ	مُسْلِمَتَیْنِ
	جمع	مُسْلِمَاتٌ	مُسْلِمَاتٍ	مُسْلِمَاتٍ

اسم الفاعل اور فاعل میں فرق: فاعل ہمیشہ جملہ فعلیہ میں معلوم ہوسکتا ہے۔

دَخَلَ زَيْدٌ	فاعل ہے لہذا حالت رفع میں ہے
ضَرَبَ زَيْدًا	مفعول ہے لہذا حالت نصب میں ہے

جبکہ

دَخَلَ سَارِقٌ	سَارِق اسم الفاعل ہے اور فاعل ہونے کی وجہ سے حالت رفع میں ہے
ضَرَبَ سَارِقًا	سَارِق اسم الفاعل ہے اور مفعول ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے
بَيْتُ السَّارِقِ	سَارِق اسم الفاعل ہے اور مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے حالت جر میں ہے
فاعل	حالت رفع میں استعمال ہوتا ہے
اسم الفاعل	حسب موقع حالت رفع، حالت نصب اور حالت جر میں استعمال ہوسکتا ہے۔

اِسم المفعول

اسم المفعول وہ اسم مشتق ہے جس پر فعل واقع ہوا ہو۔ مثلاً مارا ہوا، کھولا ہوا ، مدد کیا ہوا وغیرہ
اسم الفاعل کی طرح ثلاثی مجرد اور ثلاثی مزید فیہ ابواب میں اسم المفعول بنانے کا طریقہ بھی مختلف ہے۔
ثلاثی مجرد سے اسم المفعول بنانے کا طریقہ: ثلاثی مجرد سے اسم المفعول مَفْعُوْلٌ کے وزن پر بنتا ہے

ن ص ر	(ن)	مَنْصُوْرٌ	مدد کیا ہوا
ف ت ح	(ف)	مَفْتُوْحٌ	کھلا ہوا
ض ر ب	(ض)	مَضْرُوْبٌ	مارا ہوا
ش ر ب	(س)	مَشْرُوْبٌ	پیا ہوا

ثلاثی مجرد سے اسم المفعول کی گردان

(ق ت ل)

		حالت رفع	حالت نصب	حالت جر
	واحد	مَقْتُوْلٌ	مَقْتُوْلًا	مَقْتُوْلٍ
مذکر	مثنی	مَقْتُوْلَانِ	مَقْتُوْلَیْنِ	مَقْتُوْلَیْنِ
	جمع	مَقْتُوْلُوْنَ	مَقْتُوْلِیْنَ	مَقْتُوْلِیْنَ
	واحد	مَقْتُوْلَةٌ	مَقْتُوْلَةً	مَقْتُوْلَةٍ
مؤنث	مثنی	مَقْتُوْلَتَانِ	مُقْتُوْلَتَیْنِ	مُقْتُوْلَتَیْنِ
	جمع	مَقْتُوْلَاتٌ	مَقْتُوْلَاتٍ	مَقْتُوْلَاتٍ

ثلاثی مزید فیہ سے اسم المفعول بنانے کا طریقہ:

ثلاثی مزید فیہ ابواب سے اسم المفعول بنانے کے لیے بھی فعل مضارع کے پہلے صیغے کا انتخاب کیا جاتا ہے اور پھر درج ذیل (Steps) کے تحت اسم المفعول بنایا جاتا ہے

i۔ علامت مضارع ہٹا کر اسکی جگہ مضموم میم (مُ) لگا دیں

ii۔ عین کلمہ پر زبر لگا دیں

iii۔ لام کلمہ پر تنوین لگا دیں۔

ك ر م	(افعال)	يُكْرِمُ	سے	مُكْرَمٌ
ح د ث	(تفعيل)	يُحَدِّثُ	سے	مُحَدَّثٌ
خ ط ب	(مفاعله)	يُخَاطِبُ	سے	مُخَاطَبٌ
ف ر ق	(تفعل)	يَتَفَرَّقُ	سے	مُتَفَرَّقٌ
ن ظ ر	(افتعال)	يَنْتَظِرُ	سے	مُنْتَظَرٌ

ثلاثی مزید فیہ سے اسم المفعول کی گردان

(تفعيل)

		حالت رفع	حالت نصب	حالت جر
	واحد	مُحَدَّثٌ	مُحَدَّثًا	مُحَدَّثٍ
مذکر	تثنی	مُحَدَّثَانِ	مُحَدَّثَيْنِ	مُحَدَّثَيْنِ
	جمع	مُحَدَّثُوْنَ	مُحَدَّثِيْنَ	مُحَدَّثِيْنَ
	واحد	مُحَدَّثَةٌ	مُحَدَّثَةً	مُحَدَّثَةٍ
مؤنث	تثنی	مُحَدَّثَتَانِ	مُحَدَّثَتَيْنِ	مُحَدَّثَتَيْنِ
	جمع	مُحَدَّثَاتٌ	مُحَدَّثَاتٍ	مُحَدَّثَاتٍ

اسم المفعول اور مفعول میں فرق:

مفعول ہمیشہ جملہ فعلیہ میں معلوم ہوسکتا ہے

ضَرَبَ زَیْدًا	زید مفعول ہے لہٰذا حالت نصب میں ہے جبکہ
ذَهَبَ مَحْمُوْدٌ	محمود اسم المفعول ہے اور فاعل ہونے کی وجہ سے حالت رفع میں ہے
ضَرَبَ مَحْمُوْدًا	محمود اسم المفعول ہے اور مفعول ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے
بَیْتُ مَحْمُوْدٍ	محمود اسم المفعول ہے اور مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے حالت جر میں ہے
مفعول	حالت نصب میں آتا ہے
اسم المفعول	حسب موقع حالت رفع ، حالت نصب اور حالت جر میں آسکتا ہے۔

اسم الظرف

ایسا اسم مشتق جو کسی کام کے ہونے یا کرنے کا وقت یا اسکی جگہ کا مفہوم رکھتا ہو۔ اگر کام کے وقت اور زمانے کو ظاہر کرے تو ظرف زمان اور اگر کام کرنے کی جگہ کا مفہوم دے تو ظرف مکان کہلاتا ہے۔

ثلاثی مجرد سے اسم الظرف بنانے کا طریقہ: فعل ثلاثی مجرد سے **اسم الظرف** بنانے کے لیے دو وزن استعمال ہوتے ہیں۔

۱۔ مَفْعَلٌ

۲۔ مَفْعِلٌ

جن ابواب کے مضارع میں عین کلمہ پیش والا یا زبر والا ہو ان ابواب سے **اسم الظرف** عام طور پر مَفْعَلٌ کے وزن پر بنتا ہے۔ اور جب ابواب کے مضارع میں عین کلمہ زیر والا ہو ان سے **اسم الظرف** ہمیشہ مَفْعِلٌ کے وزن پر بنتا ہے۔ مختصراً یوں کہہ سکتے ہیں کہ ثلاثی مجرد ابواب میں باب ضَرَبَ اور باب حَسِبَ سے اسم الظرف ہمیشہ مَفْعِلٌ کے وزن پر بنتا ہے جبکہ باقی ابواب سے عموماً مَفْعَلٌ کے وزن پر بنتا ہے (کچھ مَفْعِلٌ کے وزن پر بھی بنتے ہیں)

مَفْعَلٌ :۔ مَكْتَبٌ ۔ مَنْظَرٌ ۔ مَرْقَدٌ ۔ مَشْرَبٌ ۔ مَطْلَعٌ ۔ مَسْكَنٌ

مَفْعِلٌ :۔ مَجْلِسٌ ۔ مَنْزِلٌ ۔ مَرْجِعٌ ۔ (مَسْجِدٌ ۔ مَشْرِقٌ ۔ مَغْرِبٌ)

۔ اگر کوئی کام کسی جگہ بکثرت ہوتا ہو تو اس کا اسم الظرف مَفْعَلَةٌ کے وزن پر آتا ہے۔ یہ وزن صرف ظرف مکان کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

مَفْعَلَةٌ : مَدْرَسَةٌ ۔ مَطْبَعَةٌ ۔ مَزْرَعَةٌ ۔ مَقْبَرَةٌ ۔ مَكْتَبَةٌ

۔ اسم الظرف خواہ مَفْعَلٌ کے وزن پر آئے، مَفْعِلٌ کے وزن پر آئے یا مَفْعَلَةٌ کے وزن پر آئے ان کی جمع مکسر ہی استعمال ہوتی ہے جس کا وزن مَفَاعِلُ ہے جو غیر منصرف ہے۔

مَفَاعِلُ: مَسَاجِدُ۔ مَنَاظِرُ۔ مَكَاتِبُ۔ مَدَارِسُ۔ مَجَالِسُ۔ مَشَارِقُ۔ مَغَارِبُ۔ مَسَاكِنُ

- کچھ اسم الظرف مِفْعَالٌ کے وزن پر بھی آتے ہیں

و ق ت	مِيْقَاتٌ
و ع د	مِيْعَادٌ
و ز ن	مِيْزَانٌ
ح ر ب	مِحْرَابٌ
ء ذ ن	مِئْذَانٌ

ثلاثی مزید فیہ سے اسم الظرف بنانے کا طریقہ: مزید فیہ سے اسم الظرف بنانے کا کوئی قاعدہ نہیں ہے بلکہ مزید فیہ سے بنائے گئے اسم المفعول کو ہی اسم الظرف کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے اور فیصلہ سیاق وسباق سے کیا جاتا ہے۔

د خ ل	(افعال)	مُدْخَلٌ
خ ر ج	(افعال)	مُخْرَجٌ

میم کی پیش اور زبر ثلاثی مجرد اور مزید فیہ کے اسم الظرف ہونے کا پتا دے گی

ظرف اور اسم الظرف میں فرق:۔

- ظرف صرف جگہ یا وقت کو ظاہر کرتا ہے مثلاً فَوْقَ ، تَحْتَ ، عِنْدَ ، لَيْلاً ، نَهَارًا ، صُبْحًا وغیرہ جبکہ اسم الظرف جگہ یا وقت کے ساتھ کام کے کرنے یا ہونے کا مفہوم بھی دیتا ہے۔
- ظرف حالت نصب میں استعمال ہوتا ہے جبکہ اسم الظرف حسب موقع حالت رفع، نصب یا جر میں استعمال ہوسکتا ہے

مَسَاجِدُ الْمُسْلِمِيْنَ	(حالت رفع)
قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَشْرَبَهُمْ	(حالت نصب)
سَلٰمٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ	(حالت جر)

اسم الصِّفة

ایسا اسم مشتق جو مستقل طور پر کسی اسم کی وقتی یا دائمی صفت کو ظاہر کرے اسم الصِّفة یا صفت مشبہ کہلاتا ہے۔

اسم الصِّفة کے اوزان: اسم الصِّفة کے کئی اوزان ہیں۔

- فَعْلٌ صَعْبٌ (مشکل)
- فِعْلٌ صِفْرٌ (خالی)
- فُعْلٌ حُلْوٌ (میٹھا)
- فَعَلٌ حَسَنٌ (اچھا)
- فَعِلٌ فَرِحٌ (خوش)
- فَعُلٌ
- فَعَالٌ جَبَانٌ (بزدل)
- فُعَالٌ شُجَاعٌ (بہادر)
- فَعِيْلٌ كَرِيْمٌ - سَمِيْعٌ - حَرِيْصٌ - رَحِيْمٌ - بَصِيْرٌ

فعیل کے وزن میں کبھی اسم الفاعل کا مفہوم ہوتا ہے اور کبھی اسم المفعول کا

سَمِيْعٌ سننے والا بَصِيْرٌ دیکھنے والا

قَتِيْلٌ قتل کیا ہوا رَجِيْمٌ رجم کیا ہوا

مندرجہ بالا اوزان ایک درخت کے تنے کی مانند ہیں اس سے نکلنے والی شاخیں درج ذیل ہیں

① **اِسْمُ الْمُبَالَغَةِ:** اسم الصِّفة کی وہ قسم جس میں کسی کام کی کثرت یا زیادتی کا مفہوم پایا جائے اسم المبالغہ میں بھی زیادہ تر 'کام کرنے والا' کا ہی مفہوم ہوتا ہے لیکن کام کی کثرت اور زیادتی کے معنی کے ساتھ

ح م د حَامِدٌ (اسم الفاعل) حَمَّادٌ (اسم المبالغہ)

اسم المبالغہ کے بھی کئی اوزان ہیں جن میں سے زیادہ استعمال ہونے والے اوزان درج ذیل ہیں

۱- فَعَّالٌ غَفَّارٌ - سَتَّارٌ - تَوَّابٌ - حَمَّالٌ - خَبَّازٌ - خَيَّاطٌ

۲- فَعُوْلٌ غَفُوْرٌ - صَبُوْرٌ - شَكُوْرٌ - غَرُوْرٌ

۳- فَعِيْلٌ یہ وزن صفت مشبہ کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے

۴- فَعْلَانُ غَضْبَانُ - عَطْشَانُ - جَوْعَانُ - كَسْلَانُ

۵- فَعْلَانٌ تَعْبَانٌ

اسم المبالغہ کے مزید اوزان:

○ فُعَالٌ عُجَافٌ (بہت دبلا ہونا)

○ فَعَّالَةٌ عَلَّامَةٌ (بہت بڑا عالم)

○ فُعَّالٌ كُبَّارٌ

○ فَاعُوْلٌ طَاغُوْتٌ - فَارُوْقٌ

○ فَعُّوْلٌ قَيُّوْمٌ

○ فُعُّوْلٌ قُدُّوْسٌ

○ فِعِّيْلٌ صِدِّيْقٌ

○ فُعَلَةٌ هُمَزَةٌ

○ فَاعِلَةٌ قَارِعَةٌ

○ مِفْعِيْلٌ مِسْكِيْنٌ

○ مِفْعَالٌ مِدْرَارٌ

② اَلْوَانٌ و عُيُوْب:

یہ اسمائے الصّفۃ کی ایک خاص اور اہم قسم ہے۔ جو افعال رنگ، ظاہری عیب یا حلیہ کے معنی دیتے ہیں ان سے اسم الصفۃ مذکر کے لیے اَفْعَلُ کے وزن پر استعمال ہوتا ہے اور مؤنث کے لیے فَعْلَاءُ کے وزن پر اور یہ دونوں وزن غیر منصرف ہیں، ان دونوں کی جمع کا ایک ہی ہے وزن ہے جو فُعْلٌ ہے مثلاً

اَسْوَدُ (کالا۔ مذکر) سَوْدَاءُ (کالا۔ مؤنث) سُوْدٌ (جمع)

اَحْمَرُ	(سرخ)	حَمْرَاءُ	حُمْرٌ
اَزْرَقُ	(نیلا)	زَرْقَاءُ	زُرْقٌ
اَصْفَرُ	(زرد)	صَفْرَاءُ	صُفْرٌ
اَخْضَرُ	(سبز)	خَضْرَاءُ	خُضْرٌ
اَبْيَضُ	(سفید)	بَيْضَاءُ	بِيْضٌ
اَبْكَمُ	(بہرا)	بَكْمَاءُ	بُكْمٌ

اَصَمُّ	(گونگا)	صَمَّاءُ	صُمٌّ
اَعْمٰی	(اندھا)	عَمْیَاءُ	عُمْیٌ
اَحْوَرُ	(آنکھوں کی سفیدی اور سیاہی کا نمایاں ہونا)	حَوْرَاءُ	حُوْرٌ
اَعْیَنُ	(موٹی آنکھ والا)	عَیْنَاءُ	عِیْنٌ

		رفع	نصب	جر
	واحد	اَفْعَلُ	اَفْعَلَ	اَفْعَلَ
مذکر	مثنی	اَفْعَلَان	اَفْعَلَیْنِ	اَفْعَلَیْنِ
	جمع	فُعْلٌ	فُعْلًا	فُعْلٍ
	واحد	فَعْلَاءُ	فَعْلَاءَ	فَعْلَاءَ
مؤنث	مثنی	فَعْلَاوَانِ	فَعْلَاوَیْنِ	فَعْلَاوَیْنِ
	جمع	فُعْلٌ	فُعْلًا	فُعْلٍ

③ اِسْمُ التَّفْضِیْلِ:

ایسا اسم مشتق جو کسی موصوف کی صفت کو دوسرے کے مقابلے میں برتر یا زیادہ ظاہر کرے اسم التفضیل کہلاتا ہے۔ یہ برتری یا زیادتی اچھائی یا برائی دونوں کے اظہار کے لیے ہوسکتی ہے۔ یہ برتری کلی بھی ہوسکتی ہے اور موازنہ کے طور پر بھی۔ کلی برتری یا کمتری کو تفضیل کل کہتے ہیں جسے ہم Superlative degree کے نام سے جانتے ہیں۔ موازنہ کے طور پر برتری یا کمتری تفضیل بعض کہلاتی ہے جس سے ہم Comparative degree کے حوالے سے واقف ہیں۔

☆ اسم التفضیل مذکر کے لیے اَفْعَلُ کے وزن پر آتا ہے اور مؤنث کے لیے فُعْلٰی کے وزن پر۔ مذکر اور مؤنث دونوں کی جمع سالم بھی استعمال ہوتی ہے اور جمع مکسر بھی۔

		رفع	نصب	جر
	واحد	اَفْعَلُ	اَفْعَلَ	اَفْعَلَ
مذکر	مثنّی	اَفْعَلَانِ	اَفْعَلَيْنِ	اَفْعَلَيْنِ
	جمع سالم	اَفْعَلُوْنَ	اَفْعَلِيْنَ	اَفْعَلِيْنَ
	جمع مکسر	اَفَاعِلُ	اَفَاعِلَ	اَفَاعِلَ
	واحد	فُعْلٰى	فُعْلٰى	فُعْلٰى
مؤنث	مثنّی	فُعْلَيَانِ	فُعْلَيَيْنِ	فُعْلَيَيْنِ
	جمع سالم	فُعْلَيَاتٌ	فُعْلَيَاتٍ	فُعْلَيَاتٍ
	جمع مکسر	فُعَلٌ	فُعَلًا	فُعَلٍ

تفضیل بعض:

تفضیل بعض سے مراد ہے دو چیزوں یا اشخاص میں سے کسی ایک کی صفت (اچھی یا بری) کو دوسری کے مقابلے میں زیادہ بتانا۔ اسے ہم انگریزی میں Comparative degree کے نام سے جانتے ہیں مثلاً زید عمر سے زیادہ اچھا ہے۔

☆ تفضیل بعض میں اسم التفضیل خبر ہو کر آتا ہے لہٰذا نکرہ ہوتا ہے اور ہمیشہ واحد مذکر آتا ہے (جملہ اسمیہ میں خبر کے مبتدا کی مطابقت میں ہونے والا قاعدہ ٹوٹ جاتا ہے) اور حرف مِنْ کا استعمال کیا جاتا ہے۔

اَلرَّجُلُ اَعْلَمُ مِنْ زَيْدٍ — اَلرَّجُلَانِ اَعْلَمُ مِنْ زَيْدٍ

اَلرِّجَالُ اَعْلَمُ مِنْ زَيْدٍ — اَلْبِنْتُ اَعْلَمُ مِنْ عَائِشَةَ

اَلْبِنْتَانِ اَعْلَمُ مِنْ عَائِشَةَ — اَلْبَنَاتُ اَعْلَمُ مِنْ عَائِشَةَ

وَالْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ — وَاِثْمُهُمَا اَكْبَرُ مِنْ نَفْعِهِمَا

اَنَا اَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا — هُوَ اَفْصَحُ مِنِّيْ لِسَانًا

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ

تفضیل کل:

تفضیل کل سے مراد ہے کسی چیز یا شخص کی صفت کو باقی تمام چیزوں یا اشخاص کے مقابلے میں زیادہ بتانا۔ اسے ہم Superlative Degree کے نام سے جانتے ہیں مثلاً زید سب سے اچھا ہے۔

اسم التفضیل کو تفضیل کل کے مفہوم میں استعمال کرنے کے دو طریقے ہیں

i۔ اسم التفضیل کو معرف باللام کر دیں اور مرکب توصیفی بنا دیں

اَلرَّجُلُ الْاَفْضَلُ (سب سے زیادہ افضل مرد)

اَلرَّجُلَانِ الْاَفْضَلَانِ

اَلرِّجَالُ الْاَفَاضِلُ

اَلْعَالِمَةُ الْفُضْلٰی

اَلْعَالِمَتَانِ الْفُضْلَيَانِ

اَلْعَالِمَاتُ الْفُضْلَيَاتُ

ii۔ اسم التفضیل کو مضاف بنا کر لائیں اور مضاف الیہ میں ان کا ذکر ہو جن پر برتری ظاہر کرنا مقصود ہو مثلاً

اَعْلَمُ النَّاسِ (تمام لوگوں سے زیادہ عالم)

جب اسم التفضیل مرکب اضافی کی صورت میں جملے میں خبر بن کر استعمال ہو تو اس وقت عدد اور جنس کے اعتبار سے اسکا اپنے موصوف یعنی مبتداء کے مطابق یا مبتداء کے مطابق نہ ہونا دونوں طرح جائز ہے۔

- زَيْدٌ اَعْلَمُ النَّاسِ
- مَرْيَمُ اَفْضَلُ النِّسَاءِ یا
  مَرْيَمُ فُضْلَى النِّسَاءِ
- اَلْاَنْبِيَاءُ اَفْضَلُ النَّاسِ یا
  اَلْاَنْبِيَاءُ اَفَاضِلُ النَّاسِ
- فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ الْاَكْبَرَ
- وَ يَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى ۝ الَّذِيْ يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰى ۝

- وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ
- اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ

☆ خَيْرٌ اور شَرٌّ کے الفاظ بطور اسم التفضیل تفضیل بعض اور تفضیل کل دونوں صورتوں میں استعمال ہوتے ہیں

- اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ
- اُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ

☆ اگر قرینہ موجود ہو تو حرف جر اور اس کے بعد والے اسم کو حذف کیا جا سکتا ہے

- بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ○ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى

یعنی

- وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَاَبْقٰى مِنْهَا

☆ اسم التفضیل ہمیشہ فعل ثلاثی مجرد سے ہی بنتا ہے اور صرف ان افعال سے بنتا ہے جن میں الوان وعیوب والا مفہوم نہ ہو۔

اگر کسی ضرورت کے تحت مزید فیہ یا الوان وعیوب والے افعال سے اسم التفضیل استعمال کرنا پڑے تو حسب موقع اَشَدُّ (زیادہ سخت)، اَكْثَرُ (مقدار یا تعداد میں زیادہ)، اَعْظَمُ (عظمت میں زیادہ) وغیرہ کے ساتھ متعلقہ فعل کا مصدر لگا دیتے ہیں جسے تمییز کہتے ہیں اور ہم جانتے ہیں کہ تمییز حالت نصب میں استعمال ہوتی ہے۔

- اَشَدُّ سَوَادًا (زیادہ سیاہ)
- اَكْثَرُ اِخْتِيَارًا (اختیار میں زیادہ)
- اَعْظَمُ تَوْقِيْرًا (عزت کی عظمت میں زیادہ)

☆ جن افعال سے افضل التفضیل بن سکتا ہے بعض اوقات ان میں بھی اَكْثَرُ جیسے الفاظ کے ساتھ اس فعل کا مصدر بطور تمییز استعمال کرتے ہیں جو بہتر ادبی انداز بیان ہے

- اَكْثَرُ نَفْعًا

اِسْمُ الْاٰلة

وہ اسم مشتق جس سے یہ پتا چلے کہ فعل کس ذریعے سے واقع ہوا ہے اسم الآلہ زیادہ تر متعدی افعال سے بنتا ہے اور صرف ثلاثی مجرد سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۔	مِفْعَلٌ	مِبْرَدٌ	(ریتی)	مِعْرَجٌ	(سیڑھی)
۲۔	مِفْعَلَةٌ	مِطْرَقَةٌ	(ہتھوڑا)	مِكْنَسَةٌ	(جھاڑو)
۳۔	مِفْعَالٌ	مِفْتَاحٌ	(چابی)	مِصْبَاحٌ	(چراغ)

☆ مِفْعَلٌ اور مِفْعَلَةٌ دونوں اوزان کی جمع مَفَاعِلُ کے وزن پر آتی ہے جبکہ مِفْعَالٌ کی جمع مَفَاعِيْلُ کے وزن پر آتی ہے

❁ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ

❁ لَا تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ

❁ اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ

کتاب میں دی گئی مشقوں کے حل

حالت رفع	حالت نصب	حالت جرّ
رَسُوْلٌ	رَسُوْلًا	رَسُوْلٍ
يُوْنُسُ	يُوْنُسَ	يُوْنُسَ
شَهْوَةٌ	شَهْوَةً	شَهْوَةٍ
مُسْلِمٌ	مُسْلِمًا	مُسْلِمٍ
مَرْيَمُ	مَرْيَمَ	مَرْيَمَ
اَسْوَدُ	اَسْوَدَ	اَسْوَدَ
حُسْنٰى	حُسْنٰى	حُسْنٰى
اُولٰٓئِكَ	اُولٰٓئِكَ	اُولٰٓئِكَ
سَوَاءٌ	سَوَاءً	سَوَاءٍ
اٰخِرٌ	اٰخِرًا	اٰخِرٍ
صَادِقٌ	صَادِقًا	صَادِقٍ
هٰٓؤُلَآءِ	هٰٓؤُلَآءِ	هٰٓؤُلَآءِ
سُلَيْمَانُ	سُلَيْمَانَ	سُلَيْمَانَ
شُعَيْبٌ	شُعَيْبًا	شُعَيْبٍ
مُّطْمَئِنَّةٌ	مُّطْمَئِنَّةً	مُّطْمَئِنَّةٍ
شَيْءٌ	شَيْئًا	شَيْءٍ
سُوْءٌ	سُوْءًا	سُوْءٍ
اَخٌ	اَخًا	اَخٍ
نِدَاءٌ	نِدَاءً	نِدَاءٍ

صفحہ نمبر 21

1	مذکر	2	مذکر	3	مونث	4	مذکر	5	مونث
6	مونث	7	مونث	8	مونث	9	مونث	10	مونث

صفحہ نمبر 36 (1)

1 اَلرَّجُلُ الصَّالِحُ
2 اَلْوَلَدُ الْحَسَنُ
3 اَلْقُرْاٰنُ الْحَكِيْمُ
4 اَلصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيْمُ
5 اِمَامٌ عَادِلٌ
6 حَرْبٌ طَوِيْلَةٌ
7 اَلْمُعَلِّمَانِ الصَّالِحَانِ
8 اَلْمُعَلِّمَتَانِ الْمُجْتَهِدَتَانِ
9 اَلسَّيَّارَتَانِ الْجَدِيْدَتَانِ
10 اَلْكِتَابَانِ الْقَدِيْمَانِ
11 اَلنِّسَاءُ الصَّالِحَاتُ
12 اَلرِّجَالُ الطَّوِيْلُوْنَ / الطِّوَالُ
13 بَقَرَةٌ صَفْرَاءُ
14 مِنْدِيْلٌ اَزْرَقُ
15 اَلنَّوَافِذُ الْمَفْتُوْحَةُ (الْمَفْتُوْحَاتُ)
16 اَلْاَبْوَابُ الْمُغْلَقَةُ (الْمُغْلَقَاتُ)
17 اَلسَّاعَاتُ الْجَمِيْلَاتُ
18 عِلْمٌ نَافِعٌ
19 عَمَلٌ مَقْبُوْلٌ / مُتَقَبَّلٌ
20 رِزْقٌ طَيِّبٌ

صفحہ نمبر 36 (2)

يَوْمٌ عَظِيْمٌ — اَلرَّجُلَانِ الصَّالِحَانِ
شَيْءٌ عَجِيْبٌ — اِمْرَءَتَانِ مُجْتَهِدَتَانِ
قَلْبٌ مُطْمَئِنٌّ — نِسَاءٌ مُؤْمِنَاتٌ
اَلنَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ — اَبْوَابٌ مَفْتُوْحَةٌ
اَلْاَرْضُ الْمُقَدَّسَةُ — اٰيٰتٌ بَيِّنَاتٌ

صفحہ نمبر 39

1 هٰذَا الرَّجُلُ
2 ذٰلِكَ الْوَلَدُ
3 هٰذَانِ الْمُعَلِّمَانِ
4 تَانِكَ الْمُعَلِّمَتَانِ
5 هٰٓؤُلَآءِ الْاَوْلَادُ
6 أُولٰٓئِكَ النِّسَاءُ
7 هٰذَا الْكِتَابُ
8 تِلْكَ النَّوَافِلُ
9 هٰذِهِ الْكُتُبُ
10 هٰذَا الْبَلَدُ
11 ذٰلِكَ الْوَلَدُ الصَّالِحُ
12 تِلْكَ الْجِبَالُ الشَّامِخَةُ
13 هٰذَا الْبَلَدُ الْاَمِيْنُ
14 هٰذِهِ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا

1 هٰذَا 2 هٰذَا 3 هٰذِهِ 4 هَاتَانِ 5 هٰذَانِ
6 هٰٓؤُلَآءِ 7 هٰذِهِ 8 هٰٓؤُلَآءِ 9 هٰذِهِ 10 هٰذَا

1 ذٰلِكَ 2 أُولٰٓئِكَ 3 تِلْكَ 4 ذٰلِكَ 5 تِلْكَ
6 تِلْكَ 7 تَانِكَ 8 أُولٰٓئِكَ 9 تِلْكَ 10 تِلْكَ

صفحہ نمبر 41

بَيْتُ اللهِ — كِتَابُ اللهِ — رَسُوْلُ اللهِ
عَبْدُ اللهِ — نَصْرُ اللهِ — نِعْمَةُ اللهِ
مُقِيْمُ الصَّلٰوةِ — يَوْمُ الْجُمُعَةِ — صَلٰوةُ الْفَجْرِ

عَالِمُ الْغَيْبِ	مِعْرَاجُ الْمُؤمِنِ	عِمَادُ الدِّيْنِ
سِجْنُ الْمُؤْمِنِ	جَنَّةُ الْكَافِرِ	حُبُّ الدُّنْيَا
عَابِرُ سَبِيْلٍ	كِتَابَا الْوَلَدِ	كِتَابُ الْوَلَدَيْنِ
بَيْتَا زَيْدٍ	بَيْتُ الْمُسْلِمِيْنَ	مُسْلِمُو الْمَدِيْنَةِ
رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ	مَلِكُ النَّاسِ	اَبْوَابُ الْمَسْجِدِ
اٰيٰتُ اللّٰهِ		

صفحہ نمبر 42

١- عَبْدُ السَّمِيْعِ	شَهْرُ رَمَضَانَ
نَارُ جَهَنَّمَ	مَزْرَعَةُ الْاٰخِرَةِ
رَسُوْلَا اللّٰهِ	صَاحِبَا السِّجْنِ
اِخْوَانُ لُوْطٍ	اِخْوَةُ يُوْسُفَ
نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	صُحُفُ اِبْرَاهِيْمَ وَمُوْسٰى

صفحہ نمبر 44

1 دُعَاءُ رَسُوْلِ اللّٰهِ	6 يَدَا اَبِيْ لَهَبٍ
2 عَلَامَةُ فَضْلِ اللّٰهِ	7 قَدَمَا ابْنِ اٰدَمَ
3 كَثْرَةُ ذِكْرِ الْمَوْتِ	8 دُعَاءُ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ
4 مٰلِكُ يَوْمِ الدِّيْنِ	9 مِفْتَاحُ غُرْفَةِ بَيْتِ زَيْدٍ
5 اِطَاعَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ	10 بُيُوْتُ مُسْلِمِي الْمَدِيْنَةِ

صفحہ نمبر 49

1	رَسُوْلُہٗ	8	حَالُكَ	15	رَبِّیْ
2	عَبْدُہٗ	9	رَبُّكُمَا	16	سَیَّارَتِیْ
3	حَمْدُہٗ	10	بَیْتُهُمْ	17	بَیْتُنَا
4	بَیْتُهُمَا	11	اَعْمَالُنَا	18	رَبُّنَا
5	یَدَاہُ	12	قَمِیْصِیْ	19	بُیُوْتُكُنَّ
6	اَعْمَالُهُمْ	13	مَحْیَایَ	20	اُمَّهَاتُكُمْ
7	دِیْنُكَ	14	مَمَاتِیْ		

صفحہ نمبر 49 (2)

1	بَیْتُهٗ	2	سَیَّارَتُهَا
3	بَابُهٗ	4	بَابُهَا
5	كِتَابُهُمَا	6	قَلَمُهُمَا
7	بَیْتُهُمْ	8	مَدْرَسَتُهُنَّ
9	اٰیَتُهٗ	10	تِلَاوَتُهُنَّ/تِلَاوَتُهَا
11	اَبْوَابُهَا	12	مَفَاتِیْحُهَا
13	بَیْتُهُمْ	14	اَعْمَالُهُمْ
15	خَزَائِنُهُمَا		

صفحہ نمبر 50

1 تِلْمِيْذُ الْمُعَلِّمِ الصَّالِحُ
2 تِلْمِيْذُ الْمُعَلِّمِ الْمُجْتَهِدِ
3 نِعْمَةُ اللهِ الْعَظِيْمَةُ
4 نِعْمَةُ اللهِ الْعَظِيْمِ
5 نَارُ اللهِ الْمُوْقَدَةُ
6 قُلُوْبُ الْمُؤْمِنِيْنَ الصَّالِحِيْنَ
7 تَلْمِيْذُ الْمُعَلِّمَةِ الْمُجْتَهِدَةِ الصَّالِحُ

صفحہ نمبر 51

وَلَدُ تِلْكَ الْمَدْرَسَةِ
بِنْتُ الْمَدْرَسَةِ هٰذِهٖ
رَبُّ هٰذَا الْبَيْتِ
قَمِيْصِيْ هٰذَا
سَيَّارَةُ مُعَلِّمِيْ هٰذِهٖ
اَخُوْكَ هٰذَا
دَرَّاجَةُ الْوَلَدِ تِلْكَ
وَلَدُ الْمُعَلِّمَةِ الصَّالِحَةِ هٰذَا
بَيْتُ اَخِيْ ذٰلِكَ
مَسَاجِدُ الْبَلَدِ هٰذِهٖ

صفحہ نمبر 55

عَنْهُ	عَنْهُمَا	عَنْهُمْ
عَنْهَا	عَنْهُمَا	عَنْهُنَّ
عَنْكَ	عَنْكُمَا	عَنْكُمْ
عَنْكِ	عَنْكُمَا	عَنْكُنَّ
	عَنِّيْ	عَنَّا

صفحہ نمبر 62

1 اَلْقُرْاٰنُ هُدًی لِّلنَّاسِ
2 هٰذَا الْكِتَابُ هُدًی لِّلْمُتَّقِيْنَ
3 اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَی النِّسَاءِ
4 اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ
5 اَلْمُحْسِنُ قَرِيْبٌ مِنَ الْخَيْرِ وَبَعِيْدٌ مِنَ الشَّرِّ

صفحہ نمبر 65

1 اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ
2 اِنَّ الرَّجُلَيْنِ صَالِحَانِ
3 اِنَّ الْمُعَلِّمِيْنَ مُجْتَهِدُوْنَ
4 اِنَّ الْبِنْتَيْنِ صَادِقَتَانِ
5 اِنَّ النِّسَاءَ مُؤْمِنَاتٌ
6 اِنَّهٗ صَادِقٌ
7 اِنَّهُمْ كَاذِبُوْنَ
8 اِنَّهَا مُجْتَهِدَةٌ
9 اِنَّكَ اَمِيْنٌ
10 اِنَّكِ مِنَ الْخَاطِئِيْنَ
11 اِنَّكُمْ جَاهِلُوْنَ
12 اِنِّیْ/اِنَّنِیْ مُسْلِمٌ
13 اِنَّا/اِنَّنَا عِبَادُ اللّٰهِ
14 اِنَّ فِی الْجَسَدِ مُضْغَةً
15 اِنَّ لِیْ جَارَيْنِ
16 اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْيَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ
17 اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ
18 اِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ
19 اِنَّ كِتَابِیْ جَدِيْدٌ
20 اِنَّ لِكُلِّ اُمَّةٍ فِتْنَةً

صفحہ نمبر 65،66

1 اَلْعِلْمُ نَافِعٌ
2 اِنَّ الْعِلْمَ نَافِعٌ
3 نَصْرُ اللّٰهِ قَرِيْبٌ
4 اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ
5 بَطْشُ رَبِّكَ شَدِيْدٌ
6 اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ شَدِيْدٌ
7 اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَیْءٌ عَظِيْمٌ
8 اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ

9 اِنَّ الْكَافِرِيْنَ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ دَاخِلُوْنَ
10 اِنَّهٗ صَالِحٌ
11 اِنَّكَ ذَكِيٌّ
12 اِنَّا/اِنَّنَا لِلّٰهِ
13 اِنِّيْ/اِنَّنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ
14 اِنِّيْ/اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ
15 اِنَّ هٰذَيْنِ سَاحِرَانِ

صفحہ نمبر 66

1 اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ
2 اِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ لَكَاذِبُوْنَ
3 اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ
4 اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ
5 اِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ
6 اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ
7 اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَخَبِيْرٌ
8 اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ
9 اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ
10 اِنَّ رَبِّيْ لَسَمِيْعُ الدُّعَاءِ
11 اِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ
12 اِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ
13 اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ
14 اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ
15 اِنَّ هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى
16 اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً
17 اِنَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ

صفحہ نمبر 70

1 اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ
2 اَلْكَافِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ
3 اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَائِزُوْنَ
4 هٰذَا هُوَ كِتَابُكَ
5 اَلْاٰخِرَةُ هِيَ دَارُ الْقَرَارِ

1 اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ
2 اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ
3 اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
4 اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ
5 اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ
6 (قَالَ اللّٰهُ) اِنِّیْ/ اِنَّنِیْ اَنَا اللّٰهُ

اِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِیَ الْحَیَوَانُ

صفحہ نمبر 73

1 لَیْسَ الْوَلَدُ مُجْتَهِدًا
2 لَیْسَ الْوَلَدُ بِمُجْتَهِدٍ
3 مَا هُمْ بِمُؤْمِنِیْنَ
4 مَا الْبِنْتَانِ صَادِقَتَیْنِ
5 مَا الْاَوْلَادُ صَالِحِیْنَ
6 مَا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ
7 مَا اَنْتَ بِمَجْنُوْنٍ
8 مَا النِّسَاءُ كَاذِبَاتٍ
9 مَا الطَّالِبَاتُ حَاضِرَاتٍ
10 مَا هٰؤُلَآءِ مُنَافِقِیْنَ

صفحہ نمبر 76

1 یَا رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
2 یَا صَاحِبَیِ السِّجْنِ
3 یَا قَوْمِیْ/ قَوْمِ
یَا بَنِیْ اِسْرَآءِیْلَ
4 یَا بُنَیَّ

صفحہ نمبر 77

1 هَلْ/ اَزَیْدٌ صَالِحٌ
2 نَعَمْ هُوَ صَالِحٌ
3 هَلْ/ اَالْبِنْتَانِ صَادِقَتَانِ
4 هَلِ الْمُعَلِّمَاتُ جَالِسَاتٌ
5 اَحَامِدٌ وَلَدُ زَیْدٍ

صفحہ نمبر 81

1 اَلْوَلَدُ الَّذِیْ فِی الْمَسْجِدِ اَخُوْ زَیْدٍ
2 اَلْبِنْتُ الَّتِیْ اَمَامَ الْمُعَلِّمَةِ ذَکِیَّةٌ
3 اَلنَّاسُ الَّذِیْنَ فِی الْمَسْجِدِ صَالِحُوْنَ
4 اَلْکِتَابُ الَّذِیْ عَلَی الْمَکْتَبِ لِزَیْدٍ
5 اَلنِّسَاءُ اللَّاتِیْ فِی الْبَیْتِ مُؤْمِنَاتٌ

صفحہ نمبر 90

1 ذَهَبَ زَیْدٌ
2 نَصَرَ حَامِدٌ
3 شَهِدَ شَاهِدٌ
4 سَجَدَ الْمُسْلِمُوْنَ
5 ظَلَمْتُمْ
6 نَجَحَتِ/ نَجَحَ النِّسَاءُ
7 صَبَرْتُمَا
8 شَکَرْنَا
9 جَلَسَتِ الْمُعَلِّمَاتُ
10 سَمِعَ اللّٰهُ
11 قَدِمَ رِجَالٌ/قَدِمَتْ رِجَالٌ
12 جَلَسُوْا
13 مَرِضَ اِبْرَاهِیْمُ
14 قَرَءَتِ الْبَنَاتُ
15 نَصَرَ الْمُسْلِمَانِ

صفحہ نمبر 91

1 خَلَقَ اللّٰهُ الْاَرْضَ
2 خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ
3 خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
4 نَصَرَ حَامِدٌ مَحْمُوْدًا
5 ضَرَبَ زَيْدُ نِ الْوَلَدَيْنِ
6 قَرَءَتُ الْقُرْاٰنَ
7 قَتَلَ الْمُسْلِمُوْنَ الْكَافِرِيْنَ
8 سَمِعْنَا الْقُرْاٰنَ
9 ذَبَحَ الْمُسْلِمُوْنَ الْبَقَرَةَ
10 حَفِظَتْ زَيْنَبُ الدَّرْسَ
11 ضَرَبَتِ الْبِنْتَانِ الْوَلَدَ
12 وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ
13 نَصَرَ اِبْرَاهِيْمُ اُسَامَةَ
14 قَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ
سَرَقَ السَّارِقَانِ الْمَالَ

صفحہ نمبر 94

1 صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ
2 نَصَرَ رَبُّكَ
3 مَرِضَ وَلَدَا مَحْمُوْدٍ
4 سَمِعَ النَّاسُ كَلَامَ الْخَطِيْبِ
5 فَتَحَ اللّٰهُ بَابَ رَحْمَتِهٖ
6 فَتَحَ بَوَّابُ الْمَدْرَسَةِ بَابَ الْمَدْرَسَةِ
7 ضَرَبَ وَلَدُ هٰذِهِ الْمَدْرَسَةِ وَلَدَ تِلْكَ الْمَدْرَسَةِ
8 ضَحِكَ رَفِيْقِيْ
9 نَصَرْتُ رَفِيْقِيْ
10 رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا

11 نَصَرَنَا اللّٰهُ

12 ضَرَبْتَهٗ

13 نَصَرْتُنَّهٗ

14 سَرَقْتُمَا قَلَمَ حَامِدٍ

15 طَلَبَكُمَا اَخُوْ زَيْدٍ

16 ذَبَحَ الْمُسْلِمُوْنَ الْبَقَرَةَ وَاَكَلُوْا لَحْمَهَا

17 دَخَلَ السَّارِقَانِ فِي الْبَيْتِ وَسَرَقَا الْمَالَ

18 رَجَعَ مُوْسٰى اِلٰى قَوْمِهٖ

19 ضَرَبَنِيْ وَلَدُكَ

20 قَدِمَ حَامِدٌ وَ مَحْمُوْدٌ فِي الْمَدْرَسَةِ وَ حَفِظَا دَرْسَهُمَا

21 دَخَلَتْ فَاطِمَةُ وَزَيْنَبُ فِي الْبَيْتِ وَاَكَلَتَا الطَّعَامَ

22 قَدِمَ رِجَالٌ فَجَلَسُوْا ثُمَّ ذَهَبُوا

23 ضَرَبْتُمُ الْوَلَدَ الصَّغِيْرَ

24 بَعَثَ اللّٰهُ مُوْسٰى اِلٰى فِرْعَوْنَ

25 ضَرَبَ وَلَدُ اِبْرَاهِيْمَ الصَّغِيْرُ وَلَدَ زَيْدِنِ الْكَبِيْرَ

صفحہ نمبر 97

1 مَا قَرَءَ الْاَوْلَادُ دَرْسَهُمْ

2 مَا سَرَقَ زَيْدٌ كِتَابَكَ

3 مَا حَفِظْتُ الدَّرْسَ

4 مَا رَجَعَ زَيْدٌ مِنَ الْمَسْجِدِ

5 مَا قَتَلَ الْيَهُوْدُ عِيْسٰى

6 مَا قَتَلُوْهُ

7 مَا قَرَءْتُمُ الْقُرْاٰنَ الْيَوْمَ

8 مَا رَبِحَتْ تِجَارَتُهُمْ

9 مَا نَصَرَتْ زَيْنَبُ فَاطِمَةَ

10 مَا شَرِبَ الْوَلَدُ الْمَاءَ

صفحہ نمبر 98

1 هَلْ/اَقَرَءْتُنَّ الْقُرْاٰنَ الْيَوْمَ

2 نَعَمْ قَرَءْنَا الْقُرْاٰنَ الْيَوْمَ

3 هَلْ/ اَاَكَلْتِ طَعَامَكِ

4 نَعَمْ اَكَلْتُ طَعَامِيْ

5 لِمَ ضَرَبْتَنِيْ

6 اَيْنَ ذَهَبَ اَخُوْكَ

7 مَتٰى رَجَعَ اَبُوْكَ مِنْ لَاهَوْرَ

8 يَا فَاطِمَةُ مَنْ خَلَقَكِ

9 يَا اَيُّهَا النَّاسُ مَنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

10 يَا اَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ لِمَ /كَيْفَ كَفَرْتُمْ بِاللّٰهِ

صفحہ نمبر 102

1 ضُرِبَ مَحْمُوْدٌ

2 خُلِقَ الْاِنْسَانُ

3 نُصِرَ الْوَلَدَانِ

4 قُتِلَ الْكَافِرُوْنَ

5 طُلِبَتْ زَيْنَبُ

6 نُصِرَتْ فَاطِمَةُ وَمَرْيَمُ

7 أُمِرَتِ الْبَنَاتُ بِالصلوٰةِ

8 بُعِثَ مُوْسٰى اِلٰى فِرْعَوْنَ

9 كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ

10 ذُهِبَ بِنُوْرِهِمْ

صفحہ نمبر 102

1 ضُرِبَ

2 طُلِبَا

3 نُصِرُوْا

4 ذُهِبَ بِهِنَّ

5 أُمِرْتُ بِالصَّلٰوةِ

صفحہ نمبر 104

1 اَلْوَلَدَانِ جَلَسَا اَمَامَ الْمُعَلِّمِ

2 اَلْمُسْلِمُوْنَ نَصَرُوْا اِخْوَانَهُمْ

3 اَلْاَوْلَادُ شَرِبُوْا اللَّبَنَ

4 اَلْمُسَافِرُوْنَ اَكَلُوْا الطَّعَامَ

5 اَنَا كَتَبْتُ رِسَالَةً اِلٰى اَخِيْ

6 ءَاَنْتَ فَعَلْتَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا يَا اِبْرَاهِيْمُ

7 اَلنَّاسُ سَمِعُوْا كَلَامَ الْخَطِيْبِ

8 اَلْوَلَدَانِ الصَّالِحَانِ دَخَلَا فِي الْمَسْجِدِ

9 فَاطِمَةُ وَزَيْنَبُ وَحَامِدٌ خَرَجُوْا مِنَ الْبَيْتِ

10 اَلْبَنَاتُ رَجَعْنَ مِنَ الْمَدْرَسَةِ

11 اَلْمُدِيْرُ طَلَبَ الطُّلَّابَ

12 اَلسَّارِقَانِ دَخَلَا فِي الْبَيْتِ

13 اَلْاِنْسَانُ خُلِقَ مِنْ طِيْنٍ

14 اَلْمُسْلِمُوْنَ نُصِرُوْا

15 اَلطَّالِبُ طُلِبَ

16 هُوَ دَخَلَ فِي الْبَيْتِ

17 هُمْ خَرَجُوْا مِنَ الْمَسْجِدِ

18 هِيَ ذَهَبَتْ اِلٰى اُمِّهَا

19 اَنَا فَتَحْتُ الْبَابَ

20 نَحْنُ شَرِبْنَا الْمَاءَ

صفحہ نمبر 109

1 نَصْبِرُ

2 يَشْرَبُوْنَ الْمَاءَ الْبَارِدَ

3 نَعْبُدُ اللّٰهَ

4 اَذْكُرُ اللّٰهَ

5 يَغْفِرُ اللّٰهُ الذُّنُوْبَ

6 يَرْزُقُنَا اللّٰهُ

7 يَشْرَحُ اللّٰهُ صُدُوْرَنَا لِلْاِسْلَامِ

8 يَذْبَحُ الْمُسْلِمُوْنَ الْبَقَرَةَ

صفحہ نمبر 114

1 يُضْرَبُ

2 يُرْزَقُوْنَ

3 تُرْجَعُوْنَ/ تُحْشَرُوْنَ

4 يُفْتَحُ بَابُ الْمَسْجِدِ الْيَوْمَ

5 لَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ

6 يَقْتُلُوْنَ وَ يُقْتَلُوْنَ

7 لَا تُسْئَلُوْنَ

8 لَا يُرْحَمُ

9 يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِيْمَاهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

10 سَوْفَ يُقْرَءُ / سَيُقْرَءُ هٰذَا الْكِتَابُ

صفحہ نمبر 117

ماضی	مضارع	ماضی	مضارع
سَجَدَ	يَسْجُدُ	نَظَرَ	يَنْظُرُ
كَتَبَ	يَكْتُبُ	ضَحِكَ	يَضْحَكُ
خَرَجَ	يَخْرُجَ	دَخَلَ	يَدْخُلُ
رَزَقَ	يَرْزُقُ	رَفَعَ	يَرْفَعُ
عَلِمَ	يَعْلَمُ	فَرِحَ	يَفْرَحُ
تَبِعَ	يَتْبَعُ	حَسِبَ	يَحْسَبُ
غَفَرَ	يَغْفِرُ	ذَبَحَ	يَذْبَحُ

مَلَكَ	يَمْلِكُ	عَبَدَ	يَعْبُدُ
قَطَعَ	يَقْطَعُ	صَدَقَ	يَصْدُقُ
مَنَعَ	يَمْنَعُ	ذَهَبَ	يَذْهَبُ
صَبَرَ	يَصْبِرُ	حَفِظَ	يَحْفَظُ
قَبِلَ	يَقْبَلُ	ذَكَرَ	يَذْكُرُ
نَزَلَ	يَنْزِلُ	نَعِمَ	يَنْعِمُ
شَفَعَ	يَشْفَعُ	غَفَلَ	يَغْفُلُ
ضَعُفَ	يَضْعُفُ	تَرَكَ	يَتْرُكُ
شَهِدَ	يَشْهَدُ	جَهِلَ	يَجْهَلُ
كَسَرَ	يَكْسِرُ	رَجَعَ	يَرْجِعُ
حَمِدَ	يَحْمَدُ	عَمِلَ	يَعْمَلُ
حَكَمَ	يَحْكُمُ	طَلَبَ	يَطْلُبُ
كَبُرَ	يَكْبُرُ	رَحِمَ	يَرْحَمُ
رَكِبَ	يَرْكَبُ	نَقَصَ	يَنْقُصُ

صفحہ نمبر 118

1 يَا فَاطِمَةُ اَتَعْلَمِيْنَ مَنْ خَلَقَكِ نَعَمْ اَعْلَمُ خَلَقَنِيَ اللّٰهُ

2 يَاوَلَدُ اَتَعْلَمُ اَيْنَ ذَهَبَ زَيْدٌ لَا اَعْلَمُ اَيْنَ ذَهَبَ

3 اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ اِلٰى اَجْسَامِكُمْ وَلَا اِلٰى صُوَرِكُمْ وَلٰكِنْ يَّنْظُرُ اِلٰى قُلُوْبِكُمْ وَ اَعْمَالِكُمْ

4 هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ يَعْلَمُ مَا يَخْرُجُ مِنَ الْاَرْضِ وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ

5 اَتَفْهَمُوْنَ اللُّغَةَ الْعَرَبِيَّةَ

ہماری دیگر ویڈیوز اور کتب کی فہرست

ڈاکٹر عبدالسمیع	اسلام اینڈ سیکولرازم	1DVD
ڈاکٹر عبدالسمیع	حقیقت انسان	1DVD
ڈاکٹر عبدالسمیع	ہدایت اور الہدی	1DVD
ڈاکٹر عبدالسمیع	رب ہمارا	1DVD
ڈاکٹر عبدالسمیع	سیرت ابراہیم	1DVD
ڈاکٹر عبدالسمیع	تفسیر سورہ یوسف	1DVD
ڈاکٹر عبدالسمیع	اسلام ایک نظر میں	1DVD
ڈاکٹر عبدالسمیع	سیرت النبی ﷺ تفصیلی	3DVD
ڈاکٹر عبدالسمیع	سیرت النبی پنجابی	2DVD
ڈاکٹر عبدالسمیع	صراط مستقیم	3DVD
ڈاکٹر عبدالسمیع	رب دا فرمان (پنجابی پارہ)	2DVD
ڈاکٹر عبدالسمیع	قصہ آدم ابلیس	1DVD
ڈاکٹر عبدالسمیع	سیکس اور پاکبازی	1DVD
ڈاکٹر عبدالسمیع	ازدواجی زندگی کے مسائل اور انکا حل ۔ رب ہمارا شیطان کے حملے	1DVD
ڈاکٹر عبدالسمیع	سورۃ الفاتحہ	1DVD
ڈاکٹر عبدالسمیع	آزادی یا غلامی	1DVD
ڈاکٹر عبدالسمیع	توبہ کی منادی	1DVD
ڈاکٹر عبدالسمیع	دعا اور کسب حلال	1DVD
ڈاکٹر عبدالسمیع	انسانی خدمت	1DVD
ڈاکٹر عبدالسمیع	حقیقت اقسام شرک	1DVD

ڈاکٹر عبدالسمیع	بنیادی دینی موضوعات	2DVD
ڈاکٹر عبدالسمیع	ارکان اسلام	2DVD
ڈاکٹر عبدالسمیع	منتخب نصاب نمبر 2	1DVD
ڈاکٹر عبدالسمیع	طلاق (Divorce)	1DVD
ڈاکٹر عبدالسمیع	اسلام کا سماجی نظام	1DVD
ڈاکٹر عبدالسمیع	دورہ ترجمہ القرآن	3DVD
عامر سہیل	لسان القرآن (85 لیکچرز)	11DVD
عامر سہیل	لسان القرآن (72 لیکچرز) Only For Computer	4DVD
عامر سہیل	لسان القرآن (بنیادی قوائد پر مشتمل ایک مکمل کتاب)	
عامر سہیل	مطالعہ قرآن حکیم سورۃ الملک	2DVD
عامر سہیل	مطالعہ قرآن حکیم سورۃ الحدید	5DVD
عامر سہیل	ایڈوانس عربی گرائمر	2DVD
عامر سہیل	الدرس لغۃ العربیہ	DVD
ڈاکٹر جہانزیب	قرآن اینڈ میڈیکل سائنس	2DVD
ڈاکٹر اسرار احمدؒ	بیان القرآن	14DVD
ڈاکٹر اسرار احمدؒ	منتخب نصاب	12DVD
ڈاکٹر اسرار احمدؒ	خطبات ہند	7DVD
ڈاکٹر اسرار احمدؒ	سیرت خیر الانام	2DVD
ڈاکٹر اسرار احمدؒ	اربعین نووی	12DVD
ڈاکٹر اسرار احمدؒ	عظمت قرآن	9 DVD
ڈاکٹر اسرار احمدؒ	بیان القرآن کتاب	7 جلدیں
ڈاکٹر اسرار احمدؒ	منتخب نصاب کتاب	2 جلدیں

شعبہ سمع و بصر انجمن خدام القرآن فیصل آباد

کی پیشکش

قرآن فہمی کے لیے ابتدائی عربی گرائمر کورس

مکتبہ خدام القرآن فیصل آباد

قرآن اکیڈمی سعید کالونی نمبر 2 فیصل آباد۔ پاکستان

041-2420490-8520869

ویب سائٹ www.khuddam-ul-quran.com ای میل abuharoon@ymail.com

ڈاکٹر عبدالسمیع
صدر انجمن خدام القرآن فیصل آباد

ڈاکٹر اسرار احمد رحمہ اللہ
بانی سرپرست مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور

مرکزی **انجمن خدّام القرآن** لاہور

کے قیام کا مقصد

منبع ایمان ——اور—— سرچشمۂ یقین

قرآن حکیم

کے علم و حکمت کی

وسیع پیمانے ......اور...... اعلیٰ علمی سطح پر تشہیر و اشاعت ہے

تاکہ اُمتِ مسلمہ کے فہیم عناصر میں **تجدیدِ ایمان** کی ایک عمومی تحریک برپا ہو جائے

اور اس طرح

اسلام کی نشاۃِ ثانیہ ——اور—— غلبۂ دینِ حق کے دورِ ثانی کی راہ ہموار ہو سکے

وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ